بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا. [القرآن الکریم]

اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔ (کنز الایمان)

رہنمائے حج وزیارت

تالیف

مولانا ساجد علی مصباحی

استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ، یوپی

حسب فرمائش

مولانا اختر القادری، منتظم اعلیٰ، حج ٹریننگ سینٹر، سوانچ پار، سنت کبیر نگر

ناشر: عزیزی دار الاشاعت

دار العلوم احمدیہ برکاتیہ، سوانچ پار، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

- نام کتاب : رہنمائے حج وزیارت
- نام مولف : مولانا ساجد علی مصباحی
- ادارہ کا پتا : استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی۔276404
- موبائل نمبر : 9450827590 / 6394795277
- ای میل ایڈریس : sajidalimisbahi79@gmail.com
- کلمات خیر : حضرت مولانا مفتی محمد نسیم مصباحی
استاذ و مفتی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ۔
- کمپوزنگ : نعمانی کمپیوٹر سینٹر، مہندو پار، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی۔
- پروف ریڈنگ : مولانا محمد عرفان عالم مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور۔
- تعدادِ صفحات : ۱۰۴ (ایک سو چار)
- طباعت بار اول : ۱۱۰۰ (گیارہ سو)
- سن طباعت بار اول : رجب المرجب ۱۴۴۳ھ/فروری ۲۰۲۲ء
- حسب فرمائش : مولانا اختر القادری، مہتمم دار العلوم احمدیہ برکاتیہ، سواچ پار، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی۔ موبائل نمبر: 9919696375

- یہ کتاب (رہنمائے حج وزیارت) درج ذیل ایڈریس سے آن لائن لوڈ بھی کر سکتے ہیں :

http//ahmadiabarkatia.in/books.php

اشاعت کا پس منظر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لك الحمد یا اللہ و الصلوٰۃ و السلام علیك یارسول اللہ.

جسے چاہا دَر پہ بلالیا ، جسے چاہا اپنا بنالیا
یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے ،یہ بڑے نصیب کی بات ہے

بحمدہٖ تعالیٰ وبکرم رسولہ الاعلیٰ ۱۴۳۵ھ، مطابق ۲۰۱۴ء میں زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل ہوئی۔وہاں بہت سے حاجیوں کو دیکھ کر یہ احساس ہوا کہ ہر علاقے میں فریضۂ حج اداکرنے کی باضابطہ ٹریننگ ہونی چاہیے تاکہ اُن کا یہ فریضہ بحسن وخوبی ادا ہوسکے۔

حج سے واپس آنے کے بعد میں نے اس کا ذکر برادر گرامی **حضرت مولانا اختر القادری** صاحب سے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ بہت اچھی بات ہے ،ہم کوشش کرتے ہیں کہ اپنے ادارہ **دارالعلوم احمدیہ برکاتیہ** میں اس کا باضابطہ انتظام ہوجائے تاکہ ہمارے قرب وجوار کے حجاج کرام آسانی کے ساتھ حج کی ٹریننگ کر سکیں۔

اِس منصوبہ کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ۲۱/ جون ۲۰۱۸ء،جمعرات کو انھوں نے اپنے ادارہ میں پہلا حج ٹریننگ پروگرام رکھا اور حاجیوں کو ٹریننگ دینے کے لیے مجھے ہی منتخب کیا۔

الحمد للہ میں نے اپنی معلومات اور تجربات کے مطابق انھیں فریضۂ حج ادا کرنے کی ٹریننگ دی اور اِس مبارک سفر میں پیش آنے والے ضروری مسائل کی رہنمائی کی،ساتھ لے جانے والے ضروری سامانوں کی فہرست اور حرمین شریفین کے اوقات نماز کا چارٹ بھی دیا تاکہ انھیں وہاں کھانے پینے کی پریشانی سے دوچار نہ ہونا پڑے اور جب روزہ رکھنا چاہیں تو مناسب وقت پر سحر وافطار کر سکیں، خصوصًا نماز عصر فقہ حنفی کے مطابق صحیح وقت پر پڑھ سکیں۔

اس ٹریننگ میں اندازہ ہوا کہ حاجیوں کو ٹریننگ کے ساتھ حج سے متعلق آسان ہندی یا

اردو زبان میں کوئی رسالہ بھی دینا چاہیے تاکہ وہ ضروری احکام و مسائل بار بار پڑھ کر ذہن نشیں کر سکیں اور منقول دعائیں اُس میں دیکھ کر آسانی سے یاد کر سکیں؛ اس لیے جب دوبارہ ۱۰؍ جون ۲۰۱۹ء، بروز دوشنبہ، حاجیوں کو ٹریننگ دی گئی تو انھیں حرمین شریفین کے اوقات نماز کی کاپی اور سفر حج میں لے جانے والے ضروری سامانوں کی فہرست کے ساتھ مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی "حج و عمرہ کا مختصر طریقہ" نامی کتاب بھی دی گئی۔

اس پروگرام کے بعد برادر گرامی مولانا اختر القادری صاحب نے فرمائش کی کہ آپ حج و عمرہ سے متعلق ایک مختصر سی کتاب ترتیب دے دیں جس میں موجودہ حالات کے پیش نظر حج و عمرہ کی ادائگی کا آسان طریقہ، ان کے ضروری احکام و مسائل، دعائیں اور سفر حج کے آداب وغیرہ مذکور ہوں۔ ان شاء اللہ عزوجل ہمارے اِدارہ کی طرف سے اس کی اشاعت ہوگی اور ٹریننگ کے موقع پر حجاج کرام کو مفت دی جائے گی۔

میں نے اس کام کا وعدہ کرلیا اور بہار شریعت حصہ ششم کو سامنے رکھ کر کام کرنا شروع کر دیا، حالات کے پیش نظر جو باتیں ضروری معلوم ہوئیں ان کا اضافہ کیا اور اَب جن چیزوں کی ضرورت نہیں پڑتی ہے انھیں ترک کر دیا، الفاظ و ترتیب میں بھی آسانی لانے کی کوشش کی اور اس طرح بہار شریعت کے بیشتر معانی و مضامین اس کتاب میں شامل کر لیے، اس کے ساتھ دوسری چند کتابوں سے بھی استفادہ کیا اور **شعبان ۱۴۴۱ھ، مطابق اپریل ۲۰۲۰ء میں یہ کتاب تیار ہوگئی**، لیکن لاک ڈاؤن کی وجہ سے اِس کی اشاعت نہیں ہوسکی، پھر جب اُس سال حج کی پروازیں منسوخ ہوگئیں تو میں نے یہ کتاب **مولانا محمد عرفان عالم مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور** کے پاس بھیج دی، اس گزارش کے ساتھ کہ وہ ایک بار اس کا مطالعہ کرلیں اور اپنے مفید مشوروں سے نوازیں۔ انھوں نے دوستی کا حق ادا کیا اور پوری کتاب کا بغور مطالعہ کر کے بعض مناسب امور کے اضافہ کا مشورہ دیا جس پر عمل کرتے ہوئے میں اضافہ بھی کردیا فجزاہ اللہ تعالیٰ أحسن الجزاء منی و یوفقه لما یحب و یرضاه.

پھر جب لاک ڈاؤن مزید بڑھ گیا اور ۱۴۴۲ھ، مطابق ۲۰۲۱ء کا سفر حج بھی منسوخ ہوگیا تو میں نے یہ کتاب حضرت علامہ **مفتی محمد نسیم صاحب قبلہ مصباحی، استاذ و مفتی جامعہ اشرفیہ**،

مبارک پور کی خدمت میں پیش کی اور ان سے گزارش کی کہ آپ ایک بار اس کتاب کا مطالعہ فرلیں اور جہاں کہیں کچھ کمی ہو اس کی اصلاح فرمادیں۔ انھوں نے کرم فرمایا اور پوری کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے مفید و مناسب اصلاح فرمائی اور اپنے کلماتِ خیر سے بھی نوازا جو اس کتاب کے ساتھ شامل اشاعت ہیں۔

اللہ جل شانہٗ ہمارے اِن محسنوں کو اُن کی کرم فرمائیوں کا بہتر صلہ عطافرمائے اور اپنے حبیب مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کے طفیل انھیں بار بار زیارت حرمین شریفین کی سعادت بخشے۔ آمین۔

اب یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے، ہم نے پوری کوشش کی ہے کہ حجاج کرام کے لیے آسانیاں پیدا ہوں اور ان کی مشکلات دور ہوجائیں، پروف ریڈنگ کا بھی پورا اہتمام کیا ہے تاکہ کوئی غلطی نہ رہ جائے، مگر اس کے باوجود اس میں غلطیاں ہو سکتی ہیں، اس لیے آپ حضرات سے گزارش ہے کہ اگر کسی طرح کی کوئی خامی یا غلطی نظر آئے تو براے مہربانی مجھے اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح ہو سکے اور آپ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے اجر و ثواب کے مستحق ہوں فإن الله لا يُضيع أجر المحسنين .

ساجد علی مصباحی
مقام و پوسٹ منہدو پار، ضلع سنت کبیر نگر، یوپی
استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ
۱۴؍ جُمادیٰ الاُولیٰ ۱۴۴۳ھ /۱۹؍ دسمبر ۲۰۲۱ء، یک شنبہ

کلماتِ خیر

حضرت مولانا مفتی محمد نسیم صاحب قبلہ مصباحی مدظلہ العالی
استاذ و مفتی جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ، یوپی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ ربّ العٰلَمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ
رحمۃ للعٰلَمین وعلیٰ آلہ وأصحابہ أجمعین.

فرائض اسلام میں ”حج“ ایک اہم فریضہ ہے، اس کی ادائیگی مسلمان عاقل و بالغ، صاحبِ استطاعت پر فرض ہے، بہت سے لوگ اس مقدس فریضہ کی ادائیگی کے لیے بلا تیاری مکہ مکرمہ چلے جاتے ہیں اور وہاں اپنی طبیعت سے یا لوگوں کی دیکھا دیکھی کچھ کر لیتے ہیں، مگر سچ یہ ہے کہ حج ایک مشکل ترین عبادت ہے، اس کے مسائل بہت باریک ہیں، جو لوگ مسائل سیکھے بغیر چلے جاتے ہیں ان کا فریضہ کما حقہٗ ادا نہیں ہوتا۔

ہمارے بزرگوں نے حج و عمرہ کی ادائیگی اور بارگاہ رسالت کی حاضری کے آداب میں بہت سی کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، اردو زبان میں سب سے تفصیلی کتاب بہار شریعت حصہ ششم ہے، یہ کتاب اگر کوئی شخص بار بار پڑھ کر اور اچھی طرح سمجھ کر حج و عمرہ ادا کرے تو اس کا حج و عمرہ صحیح طریقہ سے ادا ہو جائے گا۔

مگر یہ کتاب ایک صدی پہلے لکھی گئی ہے، اُس وقت کے حالات اور آج کے حالات میں بہت تبدیلی آچکی ہے، حرم شریف کا تقریباً نقشہ ہی بدل چکا ہے؛ اس لیے ضرورت تھی کہ آج کے حالات کے مطابق آسان و عام فہم زبان میں کوئی کتاب لکھی جائے جس سے عام مسلمانوں کو

حج وعمرہ کی ادائگی میں آسانی ہو۔

رفیق گرامی وقار **حضرت مولانا الحاج ساجد علی صاحب مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور** نے یہ ضرورت پوری فرمادی۔

یہ کتاب آج کے حالات کے تناظر میں لکھی گئی ہے، اِس کتاب میں انھوں نے مقاماتِ مقدسہ کی مکمل تفصیل اور مسائل حج کی اصطلاحات کی تشریح اور سفرحج میں کن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اُس کی فہرست اور حج وعمرہ کی ادائگی کا آسان طریقہ تحریر فرمادیا ہے۔

یہ کتاب میں نے بالاستیعاب پڑھ لی ہے، اس میں تحریر کیے ہوئے طریقے ومسائل صحیح ہیں۔ مولانا موصوف نے بہت محنت سے یہ کتاب مرتب کی ہے، مولیٰ عزوجل اس کاوش کو قبول فرمائے۔

مولانا موصوف ایک باصلاحیت عالم دین، باکمال استاذ اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں[1] اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ان کے علم وفضل، عمرواقبال میں برکتیں عطا فرمائے اور دین متین کی مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محمد نسیم مصباحی
خادم الافتا جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ
۳؍ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۳ھ، مطابق ۸؍ دسمبر ۲۰۲۱ء، چہار شنبہ

(۱) ان کی بعض تصنیفات یہ ہیں: (۱) عظمت نماز۔ (۲) عظمت زکات۔ (۳) خلیفۂ چہارم حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔ (۴) ملک العلماء قاضی شہاب الدین دولت آبادی۔ (۵) قواعد النحو۔ (۶) دراسۃ الصرف۔ (۷) مرضاۃ حل مرقاۃ۔ (۸) حاشیہ المدیح النبوی۔ (۹) حاشیہ میزان الصرف۔ (۱۰) حاشیہ منشعب۔ (۱۱) مسئلہ اقامت۔ (۱۲) حیات محسن ملت۔ (ناشر)

زائرمدینہ کی روانگی

از شاعر اسلام: حضرت مولانا محمد سلمان رضا فریدی صدیقی مصباحی، بارہ بنکوی

طیبہ کو جا رہا ہے ، شیدا مرے نبی کا
سب گنگنا رہے ہیں ، نغمہ مرے نبی کا

ہر ہر قدم پہ ہوگی ، لطف و کرم کی بارش
جنت سے کم نہیں ہے ، رستہ مرے نبی

وہ جا رہے ہیں ، جن کو سرکار نے بلایا
پایا ہے حاجیوں نے ، پرچہ مرے نبی کا

نکلے ہیں ان کے عاشق ، معراجِ زندگی پر
ہاتھوں میں ہے بہشتی جھنڈا مرے نبی کا

آواز آرہی ہے " پائیں گے یہ شفاعت "
ہر سمت گونجتا ہے مژدہ مرے نبی کا

یوں جنتی سفر کا آغاز ہو رہا ہے
دست کرم ہے اِن پر ، رکّھا مرے نبی کا

دُھل جاتے ہیں وہاں پر ، جرم و گناہ سارے
سب پر برس رہا ہے جھالا مرے نبی کا

کونین کی نظر کا سرمہ ہے جس کی مٹی
بے حد عظیم ہے وہ خطہ مرے نبی کا

ذروں میں ہے تجلی خورشید سے زیادہ
یوں جگمگا رہا ہے ، طیبہ مرے نبی کا

سب حاجیوں کے لب پر ، ذکرِ نبی ہے جاری
ہے محفل حرم میں ، چرچا مرے نبی کا

ہر کوئی چومتا ہے ، جا جا کے حجر اسود
جب سے اُسے ملا ہے ، بوسہ مرے نبی کا

جُھکتیں کہاں جبینیں ، اُس بام و در کے آگے
کعبہ اگر نہ ہوتا ، قبلہ مرے نبی کا

پائے نبی کی خوشبو ، ہے اب بھی ہر گلی میں
کتنا مہک رہا ہے ، مکہ مرے نبی کا

سرکار کی بدولت ، یہ برکتیں ہیں ساری
ہے اجتماعِ حج بھی ، صدقہ مرے نبی کا

شاہی بھی اُس کے دَر کی خادم بنی ہوئی ہے
اپنا لیا ہے جس نے ، اُسوہ مرے نبی کا

دکھ درد سب مٹیں گے ، پاے نبی میں جا کر
تسکینِ زندگی ہے ، تلوا مرے نبی کا

حاصل مجھے بھی ہوگی سب سے بڑی مسرت
جس دن مجھے بلاوا ، آیا مرے نبی کا

عشق و ادب میں ڈھل کر ، میرا سلام کہنا
جس وقت ہو نظر میں روضہ مرے نبی کا

اب کیجیے فریدیؔ ، رخصت اِنھیں یہ کہہ کر
لانا مرے لیے بھی ، تحفہ مرے نبی کا

زیارت ہونے والی ہے

از شاعر اسلام: حضرت مولانا محمد سلمان رضا فریدیؔ صدیقی مصباحی، بارہ بنکوی

مبارک ہو کہ حاصل یہ سعادت ہونے والی ہے
رسول اللہ کے در کی زیارت ہونے والی ہے

بسی ہے جس میں اب بھی سرورِ کونین کی خوشبو
اُسی شہرِ مقدس میں سکونت ہونے والی ہے

بلایا ہے مرے سرکار نے تو یوں نوازیں گے
تمھارے حق میں آقا کی شفاعت ہونے والی ہے

ذرا سوچو کہ وہ پہلی نظر اور گنبدِ خضریٰ
خیال و فکر سے بڑھ کر وہ لذت ہونے والی ہے

نبی سے پائیں گے " مَن زارَ قَبرِيْ" کا حسیں تحفہ
پیام خلد ، روضے کی نَظارَت ہونے والی ہے

خدائے پاک کے مہمان بن کر گھر سے نکلے ہیں
حرم کے خوان پر سب کی ضیافت ہونے والی ہے

اِدھرلب پرصدا ہوگی ، میں حاضر ہوں ، میں حاضر ہوں
اُدھر اللہ کے در سے اِجابت ہونے والی ہے

نظر میں کعبہ اور ہاتھوں میں پیالہ آب زمزم کا
کرم کی دھار سے سیراب قسمت ہونے والی ہے

ٹپکتا نور کا پانی جو ہے میزابِ رحمت سے
نہا کر اس سے تازہ دم عقیدت ہونے والی ہے

لباسِ زندگی سے دُور ہوگا مَیل عصیاں کا
کرم کے آب سے پاکیزہ فطرت ہونے والی ہے

نکھر جائے گا باغِ زندگی عرفات کے اندر
وہاں پر عفو بخشش کی بشارت ہونے والی ہے

مِنٰی کی سرزمیں اور جگمگاتی شب کے نظّارے
ہر اک غم سے ، وہاں دل کی طہارت ہونے والی

بہارِ خلد ہوگی ، حاجیوں کا قافلہ ہوگا
مسلسَل اب عنایت پر عنایت ہونے والی ہے

اُٹھیں گے وصل کے پردے ، ملیں گے دید کے جلوے
مُیَسّر زندگی کو ایسی طلعت ہونے والی ہے

ہزاروں نیکیاں ، لاکھوں جزائیں ایک نیکی پر
مدینے مکے میں ایسی اطاعت ہونے والی ہے

دعا ہم سب کی ہے مولیٰ اِسے مقبول فرمائے
جو یہ حج و زیارت کی عبادت ہونے والی ہے

ہمیں بھی یاد رکھنا التجاؤں میں دعاؤں میں
وہاں ساری مرادوں کی سَماعت ہونے والی ہے

گلابوں کی طرح ہر زخم ہستی کِھل کے مہکے گا
دل و جاں کو وہاں پر ایسی راحت ہونے والی ہے

نبی کے عاشقو ! اِن خوش نصیبوں کے قدم چومو
کہ ارضِ طیبہ پر اِن کی اقامت ہونے والی ہے

فریدؔی یہ خوشی لفظوں میں ڈھالی جا نہیں سکتی
مَسرت کو بھی اُس در سے مَسرت ہونے والی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلّي ونسلّم علی رسولہ الکریم

حج اللہ جل شانہٗ کی ایک عظیم عبادت ہے جو زندگی میں صرف ایک بار فرض ہے، وہ بھی ان عاقل وبالغ مسلمان مردوں اور عورتوں پر جو خانۂ کعبہ تک جانے اور واپس گھر آنے کی وسعت وطاقت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

- وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔[۱]

ترجمہ: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔[۲]

- دوسرے مقام پر اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے: اَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ۔[۳]

ترجمہ: حج اور عمرہ اللہ کے لیے پورا کرو۔[۴]

- حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: حج فرض جلد ادا کرو کہ کیا معلوم کیا پیش آئے۔[۵]
- ابوداؤد کی روایت میں یوں ہے: جس کا ارادہ حج کرنے کا ہو تو وہ جلدی کرے۔[۶]

حج و عمرہ کی فضیلت :

اللہ کے رسول ﷺ نے حج و عمرہ کی بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے اور دنیا وآخرت میں ان کے بہت سے فوائد کا ذکر کیا ہے۔ اُن احادیث میں سے بعض درج ذیل ہیں:

- بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(۱) قرآن کریم، پارہ:۴، آل عمران:۳، آیت:۹۷۔
(۲) کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ۔
(۳) قرآن کریم، پارہ:۲، البقرۃ:۲، آیت :۱۹۶۔
(۴) کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ۔
(۵) الترغیب والترہیب، کتاب الحج، الترغیب فی الحج والعمرۃ الخ، الحدیث:۱۷۰۳، ج:۲، ص:۱۰۹، دارالکتب العلمیۃ، بیروت۔
(۶) سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب: ۶، الحدیث: ۱۷۳۲، ج:۲، ص:۱۴۰، دارالفکر، بیروت، لبنان۔

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.(۱)

ترجمہ: جس نے اللہ کی رضا کے لیے حج کیا اور رفث (فحش کلام) نہ کیا اور فسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہوکر ایسا لوٹا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

● ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ لَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.(۲)

ترجمہ: حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے ادا کرو؛ کیوں کہ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو ایسے دور کرتے ہیں، جیسے بھٹّی لوہے، چاندی اور سونے کا میل دور کرتی ہے اور حج مقبول کا اجر و ثواب تو جنت ہی ہے۔

● مسند بزار میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: يُغْفَرُ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ.(۳)

ترجمہ: حاجی کو بخش دیا جاتا ہے اور اُسے بھی بخش دیا جاتا ہے جس کے لیے حاجی بخشش کی دعا کرتا ہے۔

● بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمرہ سے عمرہ تک اُن گناہوں کا کفارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حجِ مقبول کا ثواب جنت ہی ہے۔(۴)

● مسلم شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔(۵)

● مسند ابو یعلی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، ج:۲، ص:۱۶۴، دار الشعب، القاہرہ۔
(۲) سنن الترمذی، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ، رقم الحدیث:۸۱۰، ج:۳، ص:۱۷۵، داراحیاء التراث العربي، بیروت.
(۳) مسند البزار، رقم الحدیث:۹۷۲۶، ج:۱۷، ص:۱۳۵، مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ۔
(۴) صحیح البخاری، ابواب العمرۃ، باب وجوب العمرۃ و فضلھا، الحدیث: ۱۷۷۳، ج:۳، ص:۲، دار الشعب، القاہرہ۔
(۵) صحیح مسلم، باب فضل العمرۃ فی رمضان، الحدیث: ۳۰۹۷، ج:۴، ص:۶۱، دار الآفاق الجدیدہ، بیروت، لبنان۔

ﷺ نے فرمایا: جو حج کے لیے نکلا اور مرگیا، قیامت تک اُس کے لیے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کے لیے نکلا اور مرگیا اس کے لیے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور مرگیا اُس کے لیے قیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔ [۱]

● المعجم الاوسط میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: جو اس راہ میں حج یا عمرہ کے لیے نکلا اور مرگیا اُس کی پیشی نہیں ہوگی، نہ حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا تو جنت میں داخل ہوجا۔ [۲]

حج کی فرضیت اور اس کی قسمیں :

حج سنہ ۹ر ہجری میں فرض ہوا، اس کی فرضیت قطعی ہے، جو اس کی فرضیت کا انکار کرے وہ کافر ہے، اور جو استطاعت کے باوجود حج نہ کرے یا اس کی ادائگی میں تاخیر کرے وہ سخت گنہگار ہے۔

حج تین طرح کا ہوتا ہے :

① ایک یہ ہے کہ آدمی صرف حج کرے ، اُسے " اِفْرَاد" کہتے ہیں اور اس حاجی کو " مُفرِد" کہا جاتا ہے۔

② دوسرا یہ ہے کہ آدمی میقات سے صرف عمرہ کی نیت کرے، پھر مکہ مکرمہ میں حج کا احرام باندھے، اسے " تَـمَتُّع" کہتے ہیں اور اس حاجی کو " مُتَمَتِّع" کہا جاتا ہے ۔

③ تیسرا یہ کہ آدمی میقات سے حج و عمرہ دونوں کی نیت کرے، اسے "قِرَان" کہتے ہیں اور اس حاجی کو "قَارِن" کہا جاتا ہے۔ اِن میں سب سے افضل قران ہے، پھر تمتع، پھر افراد۔

حج وعمرہ سے متعلق چند اصطلاحات :

اگر آپ درج ذیل اصطلاحات اور مقدس و متبرک مقامات کے نام یاد کرلیں اور انھیں اچھی طرح سمجھ لیں تو آپ کے لیے سفر حج میں بڑی آسانی ہوگی اور کسی حاجی کی زبان سے کوئی اصطلاح یا کسی مقام کا نام سن کر حیرانی نہیں ہوگی، بلکہ اسے سمجھ لینے کی وجہ سے خوشی ہوگی۔

---

(۱) مسند ابی یعلی، مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الحدیث: ۶۳۵۷، ج:۱۱، ص:۲۳۸، دارالمامون للتراث، دمشق۔

(۲) المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم، الحدیث: ۵۳۸۸، ج:۵، ص:۳۰۵، دارالحرمین، القاہرہ۔

● **حَجْ :** مقررہ دنوں اور خاص اوقات میں احرام باندھ کر عرفات میں ٹھہرنا اور خانۂ کعبہ کا طواف کرنا۔

● **عُمْرَہ :** مقررہ دنوں کے علاوہ میں میقات سے احرام باندھ کر خانۂ کعبہ کا طواف کرنا اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کرکے سر مونڈانا یا بال کٹوانا۔

● **اَشْھُرِ حَجْ:** اس کے معنیٰ ہیں: حج کے مہینے ،یعنی پورا ماہِ شوال و ماہِ ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن۔

● **مِیْقَات:** اُس جگہ کو کہتے ہیں جہاں سے آگے بڑھنا مکہ مکرمہ جانے والے کو بغیر احرام کے جائز نہیں ہے، اگرچہ تجارت وغیرہ کسی اور غرض سے جاتا ہو ـــــ **میقات پانچ ہیں:**

۱ ذُو الْحُلَیْفَه:

یہ باشندگان مدینہ منورہ اور اس سمت سے مکہ مکرمہ جانے والوں کی میقات ہے۔ یہ جگہ مسجد نبوی سے ۱۰؍ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور وہاں سے مکہ مکرمہ کی مسافت ۴۱۰؍ کلو میٹر ہے۔ــــــــ اس زمانہ میں اس جگہ کو "ابیارِ علی" کہتے ہیں۔ ہندوستانی یا دوسرے ملک والے حج سے پہلے اگر مدینہ طیبہ جاتے ہیں ، پھر وہاں سے مکہ مکرمہ جاتے ہیں تو وہ بھی ذوالحلیفہ سے احرام باندھتے ہیں۔

۲ ذَاتِ عِرْق:

یہ عراق اور اس سمت سے آنے والوں کی میقات ہے۔ یہ میقات مسجد حرام سے شمال مشرق میں ۹۰؍ کلومیٹر دور ہے۔

۳ جُحْفَه:

یہ اہل شام ومصر اور اس کے اطراف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کی میقات ہے جو مسجد حرام سے شمال مغرب میں ۱۸۷؍ کلومیٹر دوری پر واقع ہے۔ یہاں سے جنوب مشرق میں ۱۷؍ کلومیٹر کے فاصلے پر شہر رابغ ہے، اس سمت سے مکہ مکرمہ آنے والے رابغ سے بھی احرام باندھ سکتے ہیں؛ اس لیے کہ **جُحْفَه** ، **رَابِغ** کے تقریباً بالمقابل یا اس سے ذرا پہلے ہی واقع ہے۔

۴ قَرْنُ الْمَنَازِل:

یہ نجد اور اس کے آس پاس خلیج کے باشندوں اور ریاض وطائف کے راستہ سے مکہ

مکرمہ آنے والوں کی میقات ہے، مکہ مکرمہ سے اس کی دوری تقریبًا ۸۰ ؍ کلو میٹر ہے ۔ یہ جگہ طائف کے قریب ہے۔

۵ **يَلَمْلَم:**

یہ یمن اور جنوب کی سمت سے آنے والوں کی میقات ہے۔مکہ مکرمہ سے اس کا فاصلہ ۱۰۰ ؍ کلو میٹر ہے۔

یہ میقاتیں اُن کے لیے بھی ہیں جن کا ذکر ہوا اور ان کے علاوہ جو شخص جس میقات سے گزرے اُس کے لیے وہی میقات ہے اور اگر میقات سے نہ گزرا تو جب میقات کے محاذی آئے، اس وقت احرام باندھ لے، مثلاً ہندوستانیوں کی میقات کوہِ يَلَمْلَم کی محاذات ہے۔

● **اِحْرَام :**

حج یا عمرہ یا دونوں کی نیت کرکے تلبیہ کہنا یعنی لَبَّيْك کہنا۔اس کی وجہ سے بہت سی چیزیں جو پہلے حلال تھیں، اب حرام ہوجاتی ہیں۔

اور لوگ ان دو چادروں کو بھی احرام کہتے ہیں جنھیں مُحرِم استعمال کرتا ہے۔یوں ہی اس اسکارف کو بھی احرام کہا جاتا ہے جسے عورت حج یا عمرہ کرنے کی حالت میں اپنے سر پر باندھتی ہے۔

● **تَلْبِيَه:** یعنی لَبَّيْك کہنا، تلبیہ یہ ہے:

لَبَّيْكْ ط اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكْ طلَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكْ طاِنَّ الْـحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْـمُلْكْ طلَاشَرِيْكَ لَكْ.

● **حَرَم:**

مکہ مکرمہ کے اردگرد کئی کلومیٹر تک زمین کو حرم کا درجہ دیا گیا ہے۔ ہر طرف اس کی حدود پر نشان /بورڈ لگے ہوئے ہیں، ان حدود کے اندر وہاں کے وحشی جانوروں حتیٰ کہ جنگلی کبوتروں کو تکلیف دینا، بلکہ تر گھاس اکھیڑنا بھی حرام ہے۔ پورا مکہ مکرمہ، منیٰ، مزدلفہ یہ سب حدود حرم میں ہیں، البتہ عرفات حدودِ حرم میں داخل نہیں ہے۔

● **اَهْلِ حَرَم:** مکہ مکرمہ، منیٰ، مزدلفہ اور حدودِ حرم میں کسی بھی جگہ بسنے والوں کو "اہل حرم" کہتے ہیں۔

● **حِل:** حدودِ حرم کے باہر جو زمین میقات تک ہے، اسے "حِل" کہتے ہیں۔

● **اَهْلِ حِل :** وہ لوگ جو میقات کے اندر اور حدودِ حرم سے باہر رہتے ہیں، انھیں " اہل حل "کہتے ہیں۔

● **آفَاقِی:** وہ مسلمان جوحج یا عمرہ کی نیت سے میقات کے باہر سے مکہ مکرمہ آتا ہے، اسے " آفاقی "کہتے ہیں۔

● **مِیْقَاتی:** وہ شخص جو میقات کی حدود کے اندر رہتا ہے اسے "میقاتی "کہتے ہیں۔

● **تَنْعِیْم / مسجدِ عائشه:**

یہ ایک جگہ کا نام ہے جو مسجد حرام سے تقریباً سات کلو میٹر جانبِ مدینہ منورہ واقع ہے۔اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کے حکم سے اسی جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

اب یہاں ایک مسجد بنی ہوئی ہے جس کا نام " مسجد عائشہ " ہے۔حُدودِ حرم میں سب سے نزدیک حَدِّ حرم یہی ہے۔مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران حجاج عموماً یہاں سے عمرہ کا احرام باندھتے ہیں اوراسے **" چھوٹا عمرہ "** کہتے ہیں۔

● **جِعِرَّانَه:**

یہ بھی ایک جگہ کا نام ہے جو مکہ مکرمہ سے شمال مشرقی سمت میں تقریباً ۲۴ رکلو میٹر دور طائف کے راستے پر واقع ہے۔غزوۂ حنین سے واپسی پر نبی کریم ﷺ نے یہاں سے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران حجاج کرام یہاں سے بھی عمرہ کا احرام باندھتے ہیں اور اسے **" بڑا عمرہ "** کہتے ہیں[۱]۔

● **مسجدِحَرَام:**

یہ ایک گول وسیع احاطہ ہے، جس کے کنارے کنارے بکثرت دالان اور آنے جانے کے دروازے ہیں اور بیچ میں مطاف (طواف کرنے کی جگہ) ہے۔

● **بابُ السَّلام:**

مسجد حرام کا وہ دروازہ جس سے پہلی بار داخل ہونا افضل ہے۔یہ جانب مشرق کوہِ صفا

---

(۱) **نوٹ:** مسجد عائشہ سے احرام باندھیں یا جعرانہ سے، عمرہ کی ادائیگی میں کوئی فرق نہیں ہے، یہ (چھوٹا عمرہ، بڑا عمرہ) صرف عوام کی اصطلاح ہے۔

کے قریب واقع ہے۔

- **خانۂ کعبہ:**

اسے "بَیْتُ اللہ" بھی کہتے ہیں یعنی اللہ کا گھر۔ یہ پوری دنیا کے وسط میں واقع ہے، تمام مسلمان اسی کی طرف رخ کرکے نماز ادا کرتے ہیں اور اسی کے گرد طواف کیا جاتا ہے۔

- **مَطاف:**

ایک گول دائرہ ہے جس کے بیچ میں خانۂ کعبہ ہے، اسی جگہ طواف کیا جاتا ہے۔

- **طَوَاف:**

مسجد حرام میں خانۂ کعبہ کے اِردگرد بطریق خاص چکر لگانے کا نام طواف ہے۔

- **اِضْطِبَاع:**

طواف شروع کرنے سے پہلے چادر کا داہنا کنارہ داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے پر اس طرح ڈال دینا کہ داہنا کندھا کھلا رہے اور بایاں کندھا ڈھکا رہے۔

- **اِسْتِلام:**

دونوں ہتھیلیاں اور ان کے بیچ میں منہ رکھ کر حجر اسود کو بوسہ دینا، یا ہاتھ سے حجر اسود کو چھوکر ہاتھ کو چوم لینا، یا ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کرکے ہاتھوں کو چومنا۔

- **رَمَل:**

طواف کے ابتدائی تین پھیروں میں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے اور کندھا ہلاتے ہوئے قدرے تیزی سے چلنا، جیسے پہلوان اور بہادر لوگ چلتے ہیں۔

- **طَوافِ قُدُوْم:**

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد جو پہلا طواف کیا جاتا ہے اسے طوافِ قدوم کہتے ہیں۔ یہ طواف ہر اس آفاقی کے لیے مسنون ہے جو حَجِ اِفراد یا حَجِ قِران کی نیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہو۔

- **طَوَافِ زِیَارَت:**

یہ حج کا ایک رکن ہے، اسے طواف اِفاضہ بھی کہتے ہیں۔ یہ طواف ۱۰/ ذی الحجہ کی صبح

صادق سے لے کر ۱۲؍ ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے تک کیا جاسکتا ہے۔ البتہ ۱۰؍ ذی الحجہ کو کرنا افضل ہے۔

- **طَوَافِ وَداع:**

حج کے بعد بیت اللہ شریف سے واپسی کے وقت جو طواف کیا جاتا ہے، اسے طوافِ وَداع کہتے ہیں۔ یہ آفاقی پر واجب ہے۔

- **طَوَافِ عُمْرَہ:**

وہ طواف جو عمرہ کرنے والے کرتے ہیں۔ یہ ان پر فرض ہوتا ہے۔

- **خانۂ کعبہ:**

یہ سیاہ پتھر کا ایک چوکور مکان ہے۔ اس کی لمبائی پورب سے پچھم تک ۲۵؍ ہاتھ، چوڑائی ۲۰؍ ہاتھ اور بلندی ۲۷؍ ہاتھ ہے۔ اس کی پوربی دیوار میں حجر اسود کے قریب اس کا دروازہ ہے جو زمین سے تقریباً سات فٹ بلندی پر ہے۔

- **رکن:** مکان کا گوشہ، جہاں اُس کی دو دیواریں ملتی ہیں، اسے زاویہ بھی کہتے ہیں۔

خانۂ کعبہ کے چار رکن ہیں:

۱ **رُکنِ اَسود:** جنوب و مشرق کا گوشہ، اسی میں ”حجر اسود“ نصب ہے۔

- **حَجَرِ اَسْوَد:**

یہ کالے رنگ کا ایک جنتی پتھر ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ حجر اسود جب جنت سے نازل ہوا تو دودھ سے زیادہ سفید تھا، بنی آدم کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔(۱)

۲ **رُکنِ عِراقی:** مشرق و شمال کا گوشہ، یہ ملکِ عراق کی طرف ہے۔

خانۂ کعبہ کا دروازہ ان ہی دو رکنوں (رکن اسود و رکن عراقی) کے بیچ کی دیوار میں ہے۔

---

(۱) اس وقت خانۂ کعبہ کی دیوار میں اس پتھر کے ٹکڑے جڑے ہوئے ہیں، شروع میں یہ ایک پتھر تھا، مگر بعض حوادث کی وجہ سے اس کا ظاہری حصہ ٹوٹ گیا، اب اس کے چھوٹے چھوٹے آٹھ ٹکڑے ہیں، ان کا سائز مختلف ہے، بڑا ٹکڑا کھجور کے برابر ہے، ان ٹکڑوں کو ایک پتھر کے بڑے ٹکڑے میں جوڑا گیا ہے اور پھر اس پر چاندی کا فریم لگا دیا گیا ہے۔ یہی وہ ٹکڑے ہیں جن کو بوسہ دینا مسنون ہے، نہ کہ وہ پتھر جس میں یہ جڑے گئے ہیں اور نہ چاندی کا وہ خول جو اس بڑے پتھر پر چڑھا ہوا ہے۔ (تاریخ مکہ مکرمہ، از ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی، ص: ۴۳، ۴۴، لاہور، پاکستان)۔

• **مُلتَزَم:** رکن اسوداور باب کعبہ کی درمیانی دیوار ہے۔

۳ **رُکنِ شامی:** شمال مغربی گوشہ، یہ ملکِ شام کی طرف ہے۔

• **میزابِ رحمت:**

سونے کا وہ پرنالہ ہے، جو رکن عراقی اور رکن شامی کے درمیان کی دیوار پر چھت میں نصب ہے۔ جب بارش ہوتی ہے تو خانۂ کعبہ کی چھت کا پانی اسی پرنالہ سے "حطیم" میں گرتا ہے۔

• **حَطِیم:**

رکن شامی ورکن عراقی کے درمیان میزاب رحمت کے نیچے قوس کی شکل میں ایک جگہ ہے، جو سنگ مرمر کی تقریبا پانچ فٹ اونچی دیوار سے گھری ہوئی ہے اور دونوں طرف آمدورفت کا راستہ ہے۔ وہ زمین خانۂ کعبہ کا ہی حصہ ہے؛ اس لیے اس میں داخل ہونا خانۂ کعبہ ہی میں داخل ہونا ہے۔

۴ **رُکنِ یَمَانی:** مغرب اور جنوب کا گوشہ، جو ملکِ یمن کی طرف ہے۔

• **مُسْتَجَار:** رُکنِ یمانی ورکن شامی کے بیچ مغربی دیوار کا وہ ٹکڑا جو **مُلتَزَم** کے مقابل ہے۔

• **مُسْتَجَاب:** رُکنِ یمانی اور رُکنِ اسود کے بیچ کی جنوبی دیوار۔ یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کے لیے مقرر ہیں؛ اس لیے اس کا نام "**مُسْتَجَاب**" رکھا گیا ہے۔

• **مَقَامِ اِبْرَاهِیْم:**

خانۂ کعبہ کے دروازہ کے سامنے ایک قبہ میں وہ پتھر ہے جس پر کھڑے ہو کر سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام نے خانۂ کعبہ کی عمارت تعمیر کی تھی، ان کے قدمِ پاک کا اس پتھر پر نشان ہو گیا جو اب تک موجود ہے۔

• **بیرِزَم زَم:**

یہ کنواں مقام ابراہیم سے جنوب کی طرف مسجد ہی میں واقع ہے، لیکن اب اسے اوپر سے بند کر دیا گیا ہے اور حاجیوں کے پینے کے لیے زم زم شریف مسجد حرام اور مسعیٰ میں بہت سی

جگہوں پر واٹر کولر میں رکھا رہتا ہے، اور باہر گیٹ پر بہت سی ٹوٹیاں لگی ہوئی ہیں۔ اور حجاج کرام بڑی آسانی کے ساتھ وہاں سے زم زم شریف لے کر پیتے ہیں۔

- **بَابُ الصَّفَا:** مسجد حرام کے جنوبی دروازوں میں ایک دروازہ ہے جس سے نکلنے پر سامنے کوہِ صفا نظر آتا ہے۔
- **کُوْہِ صَفَا:**

خانۂ کعبہ کے جنوب میں واقع ہے، اسی جگہ سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

- **کُوْہِ مَرْوَہ:** کوہِ صفا کے سامنے واقع ہے، صفا سے وہاں تک پہنچنے پر سعی کا ایک پھیرا پورا ہوتا ہے، اور ساتواں پھیرا اسی مروہ پر ختم ہوتا ہے۔
- **مِیْلَیْنِ اَخْضَرَیْن:**

یعنی دو سبز نشان، صفا سے جانب مروہ کچھ دور چلنے کے بعد چھت میں سبز رنگ کی لائٹیں لگی ہوئی ہیں، ان کا رنگ فرش پر بھی صاف نظر آتا ہے، اس سبز رنگ کے دونوں کناروں کو "مِیْلَیْنِ اَخْضَرَیْن" کہا جاتا ہے، اور سعی کرنے میں مرد کو ان کے درمیان دوڑنا ہوتا ہے۔

- **مَسْعٰی:** مِیْلَیْنِ اَخْضَرَیْن کا وہ درمیانی فاصلہ جہاں سعی کرنے میں مرد کو دوڑنے کا حکم ہے۔
- **سَعِی:** صفا سے مروہ، پھر مروہ سے صفا کی طرف جانا آنا اور مِیْلَیْنِ اَخْضَرَیْن کے درمیان دوڑنا سعی کہلاتا ہے۔
- **حَلْق:** پورا سر منڈانا، یہ افضل ہے۔ اور یہ صرف مردوں کے لیے ہے۔
- **تَقْصِیْر:** بال کٹوانا، اس کی بھی اجازت ہے۔ اس میں کم از کم چوتھائی سر کے بال انگلی کے پور برابر کٹوانا ضروری ہے۔

عورتوں کے لیے اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے بالوں کے سرے کو انگلی کے گرد لپیٹ کر ایک پورے سے کچھ زیادہ کاٹ لیں، لیکن یہ احتیاط لازم ہے کہ کم از کم چوتھائی سر کے بال ایک پورے کے برابر ضرور کٹ جائیں۔

- **یَوْمُ التَّرْوِیَه:** آٹھویں ذی الحجہ، جس دن سے حج کے افعال کا آغاز ہوتا ہے۔
- **یَوْمِ عَرَفَه:** نویں ذی الحجہ، جس دن تمام حجاج میدانِ عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔

- **یَوْمِ نَحر:** دسویں ذی الحجہ، جس دن قربانی کی جاتی ہے۔
- **اَیّامِ تَشْرِیْق:**

۹/ ذی الحجہ سے ۱۳/ ذی الحجہ، اِن پانچ دنوں کو ایام تشریق کہا جاتا ہے۔ ۹/ ذی الحجہ کی فجر سے ۱۳/ ذی الحجہ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیر تشریق پڑھی جاتی ہے۔ تکبیر تشریق یہ ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرَ اللّٰہُ اَکْبَرَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ، وَاللّٰہُ اَکْبَرَ اَللّٰہُ اَکْبَرَ وَلِلّٰہِ الْحَمْد.

- **مِنیٰ:**

یہ ایک وسیع اور کشادہ میدان ہے جو مکہ مکرمہ سے تقریباً آٹھ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ حج کے دنوں میں حجاج یہاں خیموں میں قیام کرتے ہیں؛ اس لیے اسے "خیموں کا شہر" بھی کہا جاتا ہے۔

- **رَمی:** منیٰ میں واقع تینوں جمرات (یعنی شیاطین) پر کنکریاں مارنے کو "رمی" کہتے ہیں۔
- **جَمْرات:** منیٰ میں پتھر کے تین ستون ہیں، ان ہی کا نام "جمرات" ہے۔ منیٰ سے مکہ کی طرف جائیں تو پہلے ستون کا نام **"جمرۂ اولیٰ"** اور دوسرے ستون کا نام **"جمرۂ وسطیٰ"** اور تیسرے ستون کا نام **"جمرۂ عَقَبہ"** ہے۔ بہت سے لوگ جمرۂ اولیٰ کو چھوٹا شیطان اور جمرۂ وسطیٰ کو منجھلا شیطان اور جمرۂ عقبہ کو بڑا شیطان بھی کہتے ہیں۔
- **مسجدِ خَیف:**

یہ مِنیٰ کی مشہور اور بڑی مسجد ہے، اس میں بہت سے پیغمبروں نے نماز ادا کی ہے اور اس مسجد میں جہاں حضور اقدس ﷺ نے وقوف فرمایا تھا وہ جگہ ایک قبہ کی شکل میں محفوظ کردی گئی ہے۔

- **عَرَفات:** منیٰ سے تقریباً ۱۶/ کلومیٹر دور ایک بہت بڑا میدان ہے جہاں ۹/ ذی الحجہ کو تمام حاجی جمع ہوتے ہیں۔ نماز ظہر و عصر ادا کرتے ہیں اور دعا، درود، استغفار اور گریہ وزاری میں مشغول رہتے ہیں، پھر آفتاب غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کے لیے روانہ ہوجاتے ہیں۔

● **وقوفِ عَرَفَہ:** نویں ذی الحجہ کے آفتاب ڈھلنے سے دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا۔

● **بَطنِ عُرْنَہ:**

یہ عرفات میں حرم کے نالوں میں سے ایک نالہ ہے جو مسجد نمرہ سے پچھم یعنی کعبہ شریف کی طرف واقع ہے۔ یہاں وقوف جائز نہیں، اگر یہاں وقوف کیا تو حج ادا نہ ہوگا۔

● **مسجدِ نَمِرَہ:**

میدان عرفات کے بالکل کنارے ایک عظیم مسجد ہے۔ اسے "مسجد عرفہ" اور "جامع ابراہیم" بھی کہتے ہیں۔ ۹/ ذی الحجہ کو ہزاروں حاجی اس مسجد میں نماز ظہر و عصر ادا کرتے ہیں۔

● **جَبَلِ رَحْمَت:** عرفات کا ایک مقدس پہاڑ ہے جس کے قریب وقوف کرنا افضل ہے، اسے "موقف اعظم" بھی کہتے ہیں۔

● **مُزْدَلِفَہ:**

عرفات اور منیٰ کے درمیان ایک کشادہ میدان ہے۔ یہ عرفات سے تقریبًا ۹/ کلو میٹر دور ہے، اور وہاں سے منیٰ تقریبا ۷/ کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے۔ ۹/ ذی الحجہ کو غروب آفتاب کے بعد تمام حجاج اسی میدان میں جمع ہوتے ہیں اور وہیں مغرب و عشا کی نماز، عشا کے وقت میں پڑھتے ہیں اور دسویں ذی الحجہ کو نمازِ فجر ادا کرکے آفتاب طلوع ہونے سے پہلے منیٰ کے لیے روانہ ہوجاتے ہیں۔

● **وقوفِ مُزْدَلِفَہ:** دسویں ذی الحجہ کو طلوع فجر (صبح صادق) سے اجالا ہونے تک کسی وقت بھی مزدلفہ میں ٹھہرنا۔ اگر اس وقت میں یہاں سے گزر گیا تو بھی وقوف ہوگیا۔

● **مَشْعَرِ حَرام:** مزدلفہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان بلند مقام "جبل قزح" کو کہتے ہیں، اور پورے مزدلفہ کو بھی "مشعر حرام" کہا جاتا ہے۔

● **وادی مُحَسِّر:** یہ منیٰ و مزدلفہ کے درمیان ایک نالہ ہے۔ مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے بائیں ہاتھ پر جو پہاڑ پڑتا ہے، اس کی چوٹی سے شروع ہوکر ۵۴۵/ ہاتھ تک ہے۔ یہاں اصحاب فیل پر عذاب اترا تھا؛ لہٰذا اس جگہ سے جلد گزرنا اور عذابِ الٰہی سے پناہ مانگنا چاہیے۔

سفرِ حج وزیارت کے آداب :

رَبِّ کریم کا کتنا بڑا فضل واحسان ہے کہ اس نے آپ کو زیارتِ حرمین شریفین کا موقع عنایت فرمایا اور فریضۂ حج کی ادائیگی کے ساتھ اپنے محبوب مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ کے روضۂ انور پر حاضری کی سعادت بھی مرحمت فرمائی۔

اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اسے غنیمت سمجھیں اور اس مبارک سفر کو اپنے لیے ہر طرح سے باعث خیر وبرکت بنانے کی کوشش کریں، اس کے اصول وآداب سیکھیں اور ان پر اچھی طرح عمل کریں۔ــــــــــــ اللہ جل شانہٗ اپنے حبیب ﷺ کے طفیل آپ کا حج قبول فرمائے اور اس مبارک سفر کو آپ کے لیے ذریعۂ فلاح ونجات بنائے۔ آمین۔

یہاں موقع کی مناسبت سے چند آداب ذکر کیے جاتے ہیں جن کی رعایت آپ کے لیے بہت مفید اور نفع بخش ہوگی، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

- اگر آپ نے کسی سے کچھ قرض لیا ہے تو جانے سے پہلے اسے ادا کر دیں، اگر نہیں ادا کر سکتے ہیں تو اس سے اجازت لے لیں۔
- اگر ناحق کسی کا مال لیا ہے تو اسے واپس لوٹا دیں یا معاف کرا لیں، مالک کا پتا نہ چلے تو اتنا مال فقیروں کو دے دیں۔
- نماز، روزہ، زکات جتنی عبادات آپ کے ذمہ ہیں ادا کر لیں اور تائب ہو کر آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کر لیں۔
- اس سفر سے مقصود صرف اللہ عزوجل اور اس کے محبوب ﷺ کی رضا ہو، دکھاوا، نام ونمود اور فخر نہ ہو۔
- توشہ مالِ حلال سے لیں، ورنہ قبولِ حج کی امید نہیں، اگر چہ فرض اتر جائے گا۔
- اگر اپنے مال میں کچھ شبہہ ہو تو نیک آدمی سے قرض لے کر حج کے لیے جائیں اور وہ قرض اپنے مال سے ادا کر دیں۔
- حاجت سے زیادہ کھانے پینے کا سامان اور نقد روپے ساتھ رکھیں کہ رفیقوں کی مدد اور فقیروں پر تصدق کرتے چلیں، یہ حجِ مقبول کی نشانی ہے۔
- ضرورت کی چیزیں اپنے ساتھ رکھ لیں، علمائے کرام اور نئے حجاج سے مشورہ بھی

کرلیں۔ساتھ لے جانے والے سامان کی ایک فہرست اس کتاب کے آخر میں شامل ہے ، اسے بھی بغور دیکھ لیں اور کھانے پینے کی چیزیں اپنی ضرورت کے مطابق کم وبیش کرکے رکھ لیں۔

● کھانسی ، بخار ، زکام ، نزلہ ، پیٹ درد ، سر درد ، بدہضمی ، گیس وغیرہ کی عمدہ دوائیں کسی ڈاکٹر سے مشورہ کرکے لے لیں ، اور اس کا پرچہ بھی بنوالیں ، اگر آپ شوگر ، بلیڈ پریشر یا ہارٹ کے مریض ہیں تو اتنی دوائیں ساتھ لے لیں کہ واپسی تک آپ کے لیے کافی ہوں اور ڈاکٹر کا پرچہ بھی ساتھ رکھیں۔اس کے بعد بھی اگر آپ کو صحت کے تعلق سے کوئی پریشانی ہو تو مکہ مکرمہ ، منیٰ ، عرفات اور مدینہ منورہ میں انڈین ڈسپنسری کے ڈاکٹر سے رابطہ کریں ، یہ حج کمیٹی کی طرف سے حاجیوں کا بہتر اور مفت علاج کرتے ہیں۔

● اگر آپ چشمہ لگاتے ہیں تو ایک چشمہ زیادہ لے کر جائیں ، بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے آپ کا چشمہ گر کر ٹوٹ سکتا ہے ؛ لہذا ہو سکے تو چشمہ میں ڈوری بھی لگوالیں۔اور اگر چشمہ نہیں لگاتے ہیں تو دھوپ کا ایک چشمہ ساتھ رکھ لیں کہ جب مقامات مقدسہ کی زیارت کے لیے جائیں گے اس وقت تیز دھوپ اور چمک سے آنکھوں کی حفاظت کے لیے کام آئے گا۔

● اگر آپ کی فلائٹ جدہ کی ہے یعنی آپ کو پہلے مکہ مکرمہ جانا ہے تو سامان سفر پیک کرنے کے وقت درج ذیل چیزیں دھیان سے اپنے ہینڈ بیگ میں رکھیں :

احرام کا کپڑا ، صابن ، کنگھا ، منجن ، برش / مسواک ، ایک لنگی ، ایک سیٹ کپڑا ، تولیہ ، مصلیٰ ، تسبیح ، سلیپر (ہوائی) چپل ، کھانے کے لیے بسکٹ نمکین وغیرہ کی پیکٹ ، پینے کے لیے ایک بوتل پانی ، ضروی دواؤں کا ڈبہ ، ضروری کاغذات (ٹکٹ ، پاس پورٹ ، ہیلتھ سرٹیفیکٹ) اور نقد روپے وغیرہ۔[(۱)]

عورتیں بھی اپنے ہینڈ بیگ میں یہ ساری چیزیں رکھ لیں اور احرام کے وقت پہننے کے لیے کوئی نیا سلا ہوا کپڑا اور اسکارف یا کاٹن کا لمبا روپٹہ جو سر پر باندھنے کے کام آئے ضرور رکھ لیں۔ اس کے علاوہ ایک سیٹ کپڑا اور رکھ لیں تاکہ مکہ مکرمہ میں عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد جب

---

(۱) اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ حج ہاؤس یا ائیر پورٹ پر جب آپ احرام باندھیں گے تو آپ کو پیک کیا ہوا سامان کھولنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور مکہ مکرمہ میں قیام گاہ (ہوٹل) پر پہنچنے کے بعد بھی ضرورت کا سامان تلاش کرنے کی زحمت نہیں ہوگی ، بلکہ آپ کی ضرورت کی چیزیں آپ کے ہینڈ بیگ میں ہوں گی۔

غسل کریں تو اس وقت پہننے کے کام آئے۔

- اور اگر آپ کی فلائٹ مدینہ منورہ کی ہے تو ہینڈ بیگ میں احرام کا کپڑا اور ہوائی چپل رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے؛ اس لیے کہ اس صورت میں آپ کو حج ہاؤس یا ائیر پورٹ سے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔
- اپنے ہینڈ بیگ میں کسی طرح کی نوکیلی یا دھار دار چیز نہ رکھیں، مثلاً قینچی، ناخن تراش، چاقو، بلیڈ، سروتہ وغیرہ، اسی طرح ماچس، لائٹر اور کوئی سیال چیز مثلاً تیل وغیرہ بھی ہرگز نہ رکھیں۔
- علمائے کرام، کتبِ فقہ بقدرِ کفایت ساتھ لے لیں اور بے علم کسی سنی صحیح العقیدہ عالم دین کے ساتھ جائیں، بلکہ حج کا فارم بھرنے میں ہی اس کا خیال رکھیں تاکہ اس مبارک سفر میں ان کے ساتھ رہیں۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو بہار شریعت حصہ ششم اور یہ کتاب (رہنمائے حج و زیارت) اپنے ساتھ رکھیں۔
- کسی بد دین کے ساتھ ہرگز نہ جائیں، اگر کوئی اجنبی آدمی آپ کے ساتھ جانا چاہے تو بہت غور و فکر کے بعد اسے اپنے ساتھ لیں، کہ بسا اوقات غلط قسم کے دنیا دار آدمی ساتھ ہو جاتے ہیں اور قدم قدم پر الجھنیں پیدا کرتے ہیں۔
- چلتے وقت اپنے سب عزیزوں، دوستوں، رشتہ داروں سے ملیں اور ان سے اپنے قصور اور غلطیاں معاف کرائیں۔
- وقتِ رخصت سب سے دعا کرائیں کہ برکت ملے گی؛ کیوں کہ دوسروں کی دعا کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہے اور یہ نہیں معلوم کہ کس کی دعا قبول ہو؛ لہٰذا سب سے دعا کرائیں۔
- لباس سفر پہن کر گھر میں چار رکعت نماز نفل پڑھیں، پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ کے ساتھ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ، دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللهُ، تیسری رکعت میں قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور چوتھی رکعت میں قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس پڑھیں۔ نماز کے بعد اور دعاؤں کے ساتھ بہتر ہے کہ یہ دعا بھی کریں:

اَللّٰهُمَّ بِكَ انْتَشَرْتُ وَاِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَبِكَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ ثِقَتِيْ وَاَنْتَ رَجَائِيْ. اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ بِهٖ

وَمَاأَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ عَزَّجَارُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ. اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِی التَّقْوٰى وَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ وَجِّهْنِیْ اِلَى الْخَيْرِاَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْـمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَسُوْءِ الْـمَنْظَرِ فِی الْاَهْلِ وَالْـمَالِ وَالْوَلَدِ.(۱)

اس کے بعد گھر سے نکلیں۔ یہ رکعتیں واپس آنے تک آپ کے اہل ومال کی نگہبانی کریں گی۔

- گھر سے نکلنے کے پہلے اور نکلنے کے بعد کچھ صدقہ وخیرات کریں۔
- سب سے رخصت ہونے کے بعد اپنی مسجد سے رخصت ہوں، وقتِ کراہت نہ ہو تو اس میں دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔
- خوشی خوشی گھر سے جائیں اور کثرت سے ذکرِ الٰہی کریں اور ہر وقت خوف خدا دل میں رکھیں۔ غصہ سے بچیں، لوگوں کی نامناسب باتیں بھی برداشت کریں، نہ کسی سے الجھیں، نہ بیکار باتوں میں پڑیں۔

قبولِ حج کے لیے تین شرطیں ہیں :

اللہ عزوجل فرماتا ہے: فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ ۔یعنی حج میں نہ فحش بات ہو، نہ ہماری نافرمانی، نہ کسی سے جھگڑا لڑائی۔

توان باتوں سے دُور ہی رہیں، جب غصّہ آئے یا جھگڑا ہو یا کسی گناہ کا خیال ہو تو فوراً سر جھکا کر دل کی طرف متوجہ ہوں اور اوپر لکھی گئی آیت کی تلاوت کریں اور ایک دو بار لَاحَول بھی پڑھیں۔ ان شاء اللہ یہ بات جاتی رہے گی۔

- جب گھر سے نکلیں تو یہ خیال کریں جیسے دنیا سے جا رہے ہیں۔ اور چلتے وقت یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَآءِ السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْـمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ

---

(۱) ترجمہ: اے اللہ! تیری مدد ہی سے میں نکلا اور تیری طرف ہی متوجہ ہوا اور میں نے تیری ہی پناہ لی اور تجھ ہی پر توکل کیا، اے اللہ! تو میرا اعتماد ہے اور تو میری امید ہے۔
الٰہی! تو میری کفایت کر اُس چیز سے جو مجھے فکر میں ڈالے اور اُس سے جس کی میں فکر نہیں کرتا اور اُس سے جس کو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ تیری پناہ لینے والا باعزّت ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔
الٰہی! تقویٰ کو میرا زادِ راہ کر اور میرے گناہوں کو بخش دے اور مجھے خیر کی طرف متوجہ کر جدھر میں توجہ کروں۔ الٰہی! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکلیف سے اور واپسی کی برائی سے اور آرام کے بعد تکلیف سے اور اہل ومال واولاد میں بُری بات دیکھنے سے۔

الْمَنْظَرِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ .[۱]

ان شاءاللہ تعالیٰ واپسی تک مال اور اہل وعیال سب محفوظ رہیں گے۔

وطن سے روانگی :

اب آپ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ جانے کے لیے گھر سے نکل چکے ہیں، اب لوگوں سے رخصت ہوتے ہوئے مصافحہ کے وقت یہ دعا پڑھیں: اَسْتَوْدِعُکُمُ اللہَ الَّذِیْ لَایُضِیْعُ وَدَائِعَہٗ .[۲] ـــــ اور رخصت کرنے والے اس کے جواب میں یہ دعا پڑھیں:

اَسْتَوْدِعُ اللہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ .[۳]

اس طرح دعائیں دیتے اور دعائیں لیتے ہوئے جب موٹر کار یا بس یا ٹرین وغیرہ کسی سواری پر سوار ہوں، تو پہلے بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تین بار کہیں، پھر اَللہُ اَکْبَرُ تین بار، پھر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تین بار، پھر سُبْحٰنَ اللہ تین بار، پھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ایک بار کہیں، پھر یہ دعا پڑھیں: سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ، وَ اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ .[۴] ـــــ ان شاءاللہ اُس سواری کے شر سے محفوظ رہیں گے۔

تنبیہ :

خبردار! خبردار! اِس مبارک سفر میں نماز ہرگز ترک نہ کریں کہ نماز چھوڑنا ہمیشہ بہت بڑا گناہ ہے اور اِس سفر میں اور بڑا گناہ ہے کہ جن کے دربار میں آپ جا رہے ہیں، اگر راستہ میں انھیں کی نافرمانی کریں، تو بتائیں وہ آپ سے راضی ہوں گے یا ناراض ہوں گے؟۔

سفر کی نماز:

ایک مسلمان جب ساڑھے بانوے کلومیٹر یا اس سے زائد فاصلے پر جانے کے لیے اپنی آبادی سے باہر نکل جاتا ہے تو وہ از روئے شرع مسافر کہلاتا ہے، اب اس پر واجب ہو جاتا ہے کہ وہ

---

(۱) ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی تکلیف سے اور واپسی کی برائی سے اور اہل ومال واولاد میں بُری بات دیکھنے سے۔

(۲) ترجمہ: میں تمھیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جو امانتیں ضائع نہیں کرتا ہے۔

(۳) ترجمہ: میں تمھارا دین، تمھاری امانت اور تمھارے کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

(۴) ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اسے مسخر کیا اور ہم اس کو فرماں بردار نہیں بنا سکتے تھے، اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

سفر کے دوران چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرے یعنی چار کی جگہ دو ہی رکعت پڑھے۔

مسافر جب اپنے وطن لوٹ آئے یا کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کا ارادہ کرلے تو قصر کا حکم ختم ہوتا ہے۔

- عموماً مدینہ منورہ میں حاجی کے قیام کی مدت آٹھ سے دس دن تک ہوتی ہے؛ اس لیے یہاں حاجی مسافر ہی رہتا ہے۔ وہ یہاں جب تک رہے گا، قصر کرے گا یعنی چار رکعت والی فرض نماز دو ہی پڑھے گا۔
- اب اگر مکہ مکرمہ آنے کے بعد پندرہ دن سے پہلے ہی حج کے لیے منیٰ جانا ہے تو یہاں بھی وہ مسافر رہے گا، اِس صورت میں مکہ مکرمہ، منیٰ، عرفات، مزدلفہ، پھر منیٰ، ہر جگہ قصر کرے گا، یعنی چار رکعت والی فرض نماز دو ہی رکعت پڑھے گا۔ یہ قصر کرنا اس وقت ہے جب کہ تنہا پڑھیں یا مسافر کی اقتدا میں ادا کریں۔ اور یاد رکھیں کہ سنت، واجب یا دو اور تین رکعت والی فرض نماز میں قصر نہیں ہے۔

اب حج ادا کرنے کے بعد اگر مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کرنا ہے تو نمازیں پوری پڑھیں اور اگر پندرہ دن سے کم قیام کرنا ہو تو بعد حج بھی قصر کریں۔

- اور اگر مکہ مکرمہ آنے کے بعد پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنا ہے، پھر حج کے لیے منیٰ جانا ہے تو اِس صورت میں وہ حاجی مقیم ہے اور اس کے لیے قصر نہیں ہے، یعنی اب وہ مکہ مکرمہ میں نماز پوری پڑھے گا اور اسی طرح منیٰ، عرفات، مزدلفہ میں بھی پوری پڑھے گا۔
- ہر سفر، خصوصاً سفر حج میں اپنے لیے اور اپنے عزیزوں، دوستوں کے لیے دعاے خیر کریں کہ مسافر کی دعا قبول ہوتی ہے۔

عمرہ کا احرام:

حج ہاؤس پہنچنے کے بعد اپنا لگیج جمع کرکے اس کی رسید اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ اب اگر آپ کی فلائٹ جدہ کی ہے یعنی آپ کو پہلے مکہ مکرمہ جانا ہے تو جب حج ہاؤس سے ایئرپورٹ جانے کا وقت قریب ہو تو آپ عمرہ[1] کا احرام باندھ لیں۔

---

(۱) یہ ان کے لیے ہے جو حج تمتع کرنا چاہتے ہیں۔ ہندوستان کے حجاج عموماً یہی کرتے ہیں؛ اس لیے عمرہ کا احرام باندھنے کے لیے لکھا گیا ہے۔ ـــــ اگر آپ حج قران کرنا چاہتے ہیں تو یہیں سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ لیں۔

ہندوستانیوں کی میقات **"کوہِ یلملم"** کی محاذات ہے ،دَور حاضر میں ہوائی جہاز کا سفر ہوتا ہے؛اس لیے اس میقات کا علم اور پھر وہاں احرام باندھنا بہت مشکل ہے؛لہذا حجاج کرام کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ حج ہاؤس سے ہی احرام باندھ لیں۔

اور اگر حج سے پہلے مدینہ طیبہ جارہے ہیں اور وہاں سے مکہ مکرمہ جائیں گے تو ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔اس زمانہ میں اس جگہ کا نام **"ابیارِعلی"** ہے۔

حج کمیٹی سے جانے والوں کو جو گاڑیاں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ لے جاتی ہیں وہ "ابیار علی" پر رکتی ہیں۔وہاں عمدہ طہارت خانے بنے ہوئے ہیں اور عالی شان کشادہ مسجد بھی ہے، آپ وہاں اطمینان سے عمرہ کا احرام باندھ لیں۔

احرام باندھنے کا طریقہ :

اس کا طریقہ یہ ہے کہ مسواک کریں اور نماز کی طرح وضو کریں، پھر خوب مَل کر نہائیں، اگر کسی وجہ سے نہ نہا سکیں تو صرف وضو کرلیں۔

اب مرد[1] احرام کے کپڑے پہنیں یعنی ایک چادر عادت کے مطابق اوڑھیں کہ دونوں مونڈھے، پیٹھ اور سینہ چھپا رہے اور ایک بے سلا تہبند باندھیں، یہ کپڑے سفید اور نئے بہتر ہیں۔

بعض لوگ یہ کرتے ہیں کہ اسی وقت سے چادر داہنی بغل کے نیچے کرکے دونوں پلّو بائیں مونڈھے پر ڈال دیتے ہیں، یہ خلافِ سنت ہے۔

اب وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت نماز سنت احرام کی نیت سے پڑھیں،اس میں چادر سے اپنا سر ڈھانپ لیں، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْن اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللهُ اَحَد پڑھیں۔اور جب سلام پھیرلیں تو اپنے سر سے چادر ہٹادیں اور اس کے بعد اس طرح نیت کریں:

---

(۱) **عورت کا احرام:** عورت غسل سے فارغ ہونے کے بعد حسب عادت سلے ہوئے کپڑے پہنے اور سر پر اسکارف یا دوپٹہ اچھی طرح باندھ لے جیسے عام دنوں میں نماز کے لیے باندھتی ہے کہ اس کا پورا سر اور بال ڈھک جائے۔پھر مذکورہ طریقہ پر دو رکعت نماز پڑھے اور اپنا سر کھولے بغیر عمرہ کی نیت کرکے لبیک پڑھے۔عورت کو حالت احرام میں سر چھپانا جائز ہے، بلکہ غیر محرم کے سامنے اور نماز میں فرض ہے۔ہاں! احرام کی حالت میں منہ چھپانا عورت کے لیے بھی حرام ہے، نامحرم کے آگے کوئی پنکھا وغیرہ منہ سے بچا ہوا سامنے رکھے۔

عمرہ کی نیت :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِھاَ مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔[۱]

نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں؛اس لیے اگر کسی نے زبان سے کچھ نہیں کہا، صرف دل میں عمرہ کی نیت کرلی تووہ بھی کافی ہے، لیکن زبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے، اگر کوئی عربی میں نیت نہیں کرسکتا تووہ اردو میں یا اپنی مادری زبان میں ہی نیت کرلے۔

اب احرام کے بعد مرد نماز میں بھی اپنا سر کھلا رکھیں گے، کہ احرام کی حالت میں مرد کے لیے اپنا سر ڈھکنا منع ہے۔

اس نیت کے بعد لبیک باآواز بلند کہیں۔ لبیک یہ ہے:

لَبَّیْكْ ط اَللّٰـھُمَّ لَبَّیْكْ ط لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكْ ط اِنَّ الْـحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْـمُلْكْ ط لَا شَرِیْكَ لَكْ۔[۲]

لبیک تین بار کہیں اور جہاں جہاں وقف کی علامتیں بنی ہیں، وہاں وقف کریں اور لَبَّیْكْ کہنے کے بعد درود شریف پڑھیں، پھر دعا مانگیں۔ ایک دعا یہاں پر یہ منقول ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ رِضَاكَ وَالْـجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ۔[۳]

اب اکثر اوقات لَبَّیْكْ کی کثرت کریں، اور جب بھی شروع کریں تین بار کہیں۔ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، وضو بے وضو ہر حال میں لَبَّیْكْ کہیں، خصوصا پانچوں نمازوں کے بعد، غرض یہ کہ ہر حالت کے بدلنے پر مرد باآواز بلند لَبَّیْكْ کہیں، مگر اتنی بلند آواز سے نہیں کہ اپنے آپ کو یا دوسرے کو تکلیف ہو اور عورتیں پست آواز سے لَبَّیْكْ کہیں، مگر اتنی پست آواز سے نہیں کہ وہ خود بھی نہ سُن سکیں۔

(۱) ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں/کرتی ہوں تو اسے میرے لیے آسان کردے اور اسے میری جانب سے قبول فرما، میں نے عمرہ کی نیت کی اور خاص اللہ تعالیٰ کے لیے میں نے عمرہ کا احرام باندھا۔

(۲) ترجمہ: میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیرے حضور حاضر ہوں، تیرے حضور حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں تیرے حضور حاضر ہوں، بیشک تمام تعریف اور نعمت اور ملک تیرے ہی لیے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

(۳) ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رضا اور جنت کا سائل ہوں اور تیرے غضب اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

حرم مکہ میں حاضری کے آداب :

آپ جدہ ایئرپورٹ پر ہوائی جہاز سے اتر کر بس کے ذریعہ مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوں گے ، اور اگر پہلے مدینہ منورہ میں حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے تو اب وہاں سے بس کے ذریعہ "ابیارعلی" آئیں گے ، پھر وہاں سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوں گے ۔

- بہرحال جب حرم مکہ کے قریب پہنچیں سر جھکائے ، آنکھیں شرم گناہ سے نیچی کیے ، خشوع و خضوع سے داخل ہوں اور لَبَّيْكْ و دعا کی کثرت رکھیں ۔

جب مکہ مکرمہ نظر پڑے تو یہ دُعا پڑھیں: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ بِهَا قَرَارًا وَّارْزُقْنِيْ فِيْهَا رِزْقًا حَلَالًا .[1]

- جب مکہ مکرمہ میں اپنی قیام گاہ (ہوٹل) پر پہنچ جائیں تو وہاں اپنا سامان رکھنے اور ضروریات سے فارغ ہونے کے بعد سب سے پہلے مسجد حرام میں جائیں اور راستہ میں ذکر و دعا اور لَبَّيْكْ کہتے رہیں ۔

- جب مسجد حرام کے دروازہ پر پہنچیں تو پہلے داہنا پاوں رکھ کر اندر داخل ہوں اور یہ دعا پڑھیں: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ .[2]

- یہ دعا خوب یاد رکھیں ، جب کبھی مسجد حرام شریف یا اور کسی مسجد میں داخل ہوں ، اسی طرح داخل ہوں اور یہ دعا پڑھ لیا کریں اور اس وقت خصوصیت کے ساتھ اس دعا کے ساتھ اتنا اور ملا لیں: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ، حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَالسَّلَامِ ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

(۱) ترجمہ: اے اللہ ! تو مجھے اس شہر میں قرار عطا فرما اور مجھے اس میں حلال روزی عطا فرما۔

(۲) ترجمہ: میں خدائے عظیم کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے وجہ کریم کی اور قدیم سلطنت کی مردود شیطان سے ، اللہ کے نام کی مدد سے ، سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں ، اور رسول اللہ ﷺ پر سلام ، اے اللہ ! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ اور اُن کی آل اور بیبیوں پر۔ اے اللہ ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

وَالْاِکْرَامِ.اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَاحَرَمُكَ وَمَوْضِعُ اَمْنِكَ فَحَرِّمْ لَحْمِیْ وَبَشَرِیْ وَدَمِیْ وَمُخِّیْ وَعِظَامِیْ عَلَی النَّارِ.(۱)

● اگر آپ کے ساتھ عورتیں بھی ہوں تو جس دروازہ سے داخل ہوں انھیں اس کی اچھی طرح پہچان کرادیں اور تاکید کردیں کہ طواف کے درمیان بچھڑ جانے کی صورت میں گھبرائیں نہیں، بلکہ اپنا طواف اور سعی وغیرہ مکمل کرکے اسی جگہ آکر انتظار کریں، عموماً طواف میں بچھڑنے کے بعد سعی کے وقت ملاقات ہوجاتی ہے، لیکن اگر ایسا نہ ہو تو جو بھی پہلے آئے اس جگہ دوسرے کا انتظار کرے، اکٹھا ہوجانے کے بعد ہی قیام گاہ پر جائیں۔

یوں بھی اگر کسی وقت مسجد حرام میں یا اس کے پاس کہیں بچھڑ جائیں اور فون سے رابطہ کے بعد بھی جگہ سمجھ میں نہ آئے تو کلاک ٹاور جو وہاں کی سب سے اونچی اور بڑی گھڑی ہے، اس کے پاس پہنچنے کے لیے کہیں اور خود بھی وہاں پہنچیں، ان شاء اللہ تعالیٰ بڑی آسانی سے ملاقات ہوجائے گی۔

● جب خانۂ کعبہ پر نظر پڑے تو تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکْبَرُ کہیں اور کثرت سے درود شریف پڑھیں اور صدق دل سے اپنے لیے اور اپنے تمام عزیزوں، دوستوں اور عام مسلمانوں کے لیے مغفرت وعافیت مانگیں اور جنت بلا حساب کی دُعا کریں۔(۲)

دعاؤں سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ کی ادائگی کے لیے خانۂ کعبہ کا طواف کریں۔

---

(۱) ترجمہ: اے اللہ! تو سلام ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے اور تیری ہی طرف سلامتی لوٹتی ہے، اے ہمارے رب! ہم کو سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ اور دارالسلام (جنت) میں داخل کر، اے ہمارے رب! تو برکت والا اور بلند ہے، اے جلال و بزرگی والے! اے اللہ! یہ تیرا حرم ہے اور تیرے امن کی جگہ ہے، میرے گوشت، پوست، خون، مغز اور ہڈیوں کو جہنم پر حرام کردے۔

(۲) **اور چاہیں تو یہ دعا بھی کریں:** اَللّٰھُمَّ زِدْ بَیْتَكَ ھٰذَا تَعْظِیْماً وَّتَشْرِیْفًا وَّ تَکْرِیْمًا وَّ بِرًّا وَّ مَھَابَةً.اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ بِلَا حِسَابٍ.اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَتُقِیْلَ عَثْرَتِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَزَائِرُكَ.وَعَلٰی کُلِّ مَزُوْرٍ حَقٌّ وَّاَنْتَ خَیْرُ مَزُوْرٍ فَاَسْأَلُكَ اَنْ تَرْحَمَنِیْ وَتَفُكَّ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ.—— **ترجمہ:** اے اللہ! تو اپنے اس گھر کی عظمت و شرافت و بزرگی و نکوئی و ہیبت زیادہ کر، اے اللہ! ہم کو جنت میں بلا حساب داخل کر۔ الٰہی! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم کر اور میری لغزش دور کر اور اپنی رحمت سے میرے گناہ دفع کر، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ الٰہی! میں تیرا بندہ اور تیرا زائر ہوں اور جس کی زیارت کی جائے اس پر حق ہوتا ہے اور تو ان میں سب سے بہتر ہے جس کی زیارت کی جاتی ہے، میں یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم کر اور میری گردن جہنم سے آزاد کر۔

طواف کا طریقہ :

طواف شروع کرنے سے پہلے مرد اضطباع کرلیں یعنی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالیں کہ داہنا کندھا کھلا رہے اور دونوں کنارے بائیں کندھے پر ڈال دیں۔

اب کعبہ کی طرف منہ کرکے حجرِاسود کی داہنی طرف رُکنِ یمانی کی جانب حجرِاسود کے قریب یوں کھڑے ہوں کہ پورا حجرِاسود آپ کے داہنے ہاتھ کی طرف رہے، پھر طواف کی نیت کریں:

طواف کی نیت :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ.[۱]

اس نیت کے بعد کعبہ کی طرف منہ کیے ہوئے اپنی داہنی جانب چلیں، جب حجرِاسود کے مقابل ہوں، کانوں تک ہاتھ اس طرح اُٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجرِاسود کی طرف رہیں اور کہیں بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ اَكْبَرُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ الله.[۲]

● اب میسر ہوسکے تو حجرِاسود پر دونوں ہتھیلیاں اور اُن کے بیچ میں منہ رکھ کر یوں بوسہ دیں کہ آواز نہ پیدا ہو، تین بار ایسا ہی کریں، یہ نصیب ہو تو کمالِ سعادت ہے۔ یقیناً رحمت عالم ﷺ نے اسے بوسہ دیا اور رُوئے اقدس اس پر رکھا ہے۔ زہے خوش نصیبی کہ آپ کا منہ وہاں تک پہنچے۔

اگر ہجوم کے سبب ایسا نہ ہوسکے کہ آپ منہ رکھ کر بوسہ دیں، تو نہ اس کے لیے دوسروں کو دھکا دیں، نہ قریب جانے کی کوشش میں خود دھکا کھائیں، بلکہ ہاتھ سے چُھوکر اپنا ہاتھ چوم لیں۔

اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کرکے انھیں بوسہ دے لیں، محمد رسول اللہ ﷺ کے منہ رکھنے کی جگہ پر نگاہیں پڑ رہی ہیں، یہی کیا کم ہے۔

استلام اور اس کی دعا :

حجرِ اَسود کو بوسہ دینے، یا اسے ہاتھ سے چُھوکر چوم لینے، یا اس کی طرف اشارہ کرکے

(۱) ترجمہ: اے اللہ! میں تیرے عزت والے گھر کا طواف کرنا چاہتا ہوں/چاہتی ہوں تو اس کو میرے لیے آسان کردے اور اسے میری جانب سے قبول فرما۔

(۲) ترجمہ: اللہ کے نام سے، سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں، اور اللہ بہت بڑا ہے، اور درود وسلام ہو اللہ کے رسول پر۔

اپنے ہاتھوں کو بوسہ دینے کا نام استلام ہے۔ استلام کے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَطَھِّرْلِیْ قَلْبِیْ وَاشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ و یَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ.(۱)

- پھر دروازۂ کعبہ کی طرف بڑھیں، جب حجرِ اَسود کے سامنے سے گزر جائیں تو سیدھے ہولیں۔ خانۂ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر یوں چلیں کہ کسی کو ایذا نہ دیں۔
- اب ملتزم، رکن عراقی، میزاب رحمت، رکن شامی، رکن یمانی اور مستجاب ہوتے ہوئے جب حجر اسود کے پاس پہنچیں گے تو یہ ایک پھیرا ہوگا۔ اس وقت بھی حجر اسود کو بوسہ دیں یا استلام کا وہی طریقہ اختیار کریں جو طواف شروع کرنے کے وقت کیا تھا، اس طرح سات پھیرا طواف کریں اور ہر پھیرے کے ختم ہونے پر استلام کریں اور دعا پڑھیں۔
- پہلے تین پھیروں میں مرد رَمَل کرتے ہوئے چلیں یعنی جلد جلد چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے اور کندھا ہلاتے ہوئے چلیں جیسے پہلوان اور بہادر لوگ چلتے ہیں، جہاں زیادہ ہجوم ہوجائے اور رَمَل میں اپنے کو یا دوسرے کو اذیت ہو تو اتنی دیر رَمَل ترک کردیں، مگر رَمَل کی خاطر رُکیں نہیں، بلکہ طواف میں مشغول رہیں، پھر جب موقع مل جائے، تو جتنی دیر تک کے لیے موقع ملے رَمَل کے ساتھ طواف کریں۔
- آخر کے چار پھیروں میں رَمَل نہ کریں، یعنی آہستہ آہستہ بغیر کندھا ہلائے معمول کی چال چلیں۔
- طواف میں جس قدر خانۂ کعبہ سے نزدیک ہوں بہتر ہے، مگر نہ اتنا کہ پشتۂ دیوار پر جسم لگے یا کپڑا۔ اور اگر نزدیکی میں کثرت ہجوم کے سبب رَمَل نہ ہوسکے تو دُوری بہتر ہے۔
- طواف کے دوران حاجی خانۂ کعبہ سے قریب تر ہوتا جاتا ہے اور ساتویں پھیرے کی تکمیل پر طواف کرنے والوں کو چیرتا ہوا باہر کی طرف آنے کی کوشش کرتا ہے، اس سے رکن اسود کے قریب بدنظمی ہوجاتی ہے اور دھکا مکی کی نوبت آجاتی ہے؛ اس لیے اگر آپ ابتدائی پھیروں میں اندر کی طرف چلے گئے ہیں تو کوشش کریں کہ چوتھے یا پانچویں پھیرے میں دھیرے دھیرے

(۱) ترجمہ: اے اللہ! تو میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کو پاک کر اور میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر اور مجھے عافیت دے ان لوگوں میں جن کو تو نے عافیت دی۔

باہر کی طرف آنا شروع کردیں تاکہ ساتویں پھیرے کے مکمل ہونے پر آپ بالکل باہر آجائیں۔

- طواف کے درمیان بہت سی دعائیں منقول ہیں، انھیں ہم نے آخر میں ایک ساتھ لکھ دیا ہے، چاہیں تو وہ دعائیں یاد کرلیں اور چاہیں تو وہ کام کریں جو نبی رحمت ﷺ کے ارشاد کے مطابق تمام دعاؤں سے بہتر وافضل ہے، یعنی تمام مواقع پر اپنے لیے دعا کے بدلے حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ معاف فرمادے گا"۔ [1]
- طواف میں دعا یا درود شریف پڑھنے کے لیے رکیں نہیں، بلکہ چلتے ہوئے پڑھیں۔
- دعا و درود چلا چلا کر نہ پڑھیں، جیسے بعض لوگ پڑھتے ہیں، بلکہ آہستہ آہستہ پڑھیں اس قدر کہ اپنے کان تک آواز آئے۔
- طواف کے ساتوں پھیروں میں اِضطباع سنت ہے اور طواف کے بعد اِضطباع نہ کریں، یہاں تک کہ طواف کے بعد کی نماز میں اگر اِضطباع کیا تو مکروہ ہے اور اِضطباع صرف اسی طواف میں ہے جس کے بعد سعی ہو اور اگر طواف کے بعد سعی نہ ہو تو اِضطباع بھی نہیں ہے۔

ضروری نصیحت :

بد نگاہی ہمیشہ حرام ہے، نہ کہ احرام میں، نہ کہ موقف یا مسجد حرام میں، نہ کہ خانۂ کعبہ کے سامنے، نہ کہ طواف بیت حرام میں۔ یہ آپ کے بہت بڑے امتحان کا موقع ہے، عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں منہ نہ چھپائیں اور مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کی طرف نگاہ نہ کریں۔

یقین جانیں کہ یہ بڑے غیرت والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اس وقت آپ اور وہ خاص دربار میں حاضر ہیں۔ بلا تشبیہ شیر کا بچہ اس کی بغل میں ہو، اس وقت کون اس کی طرف نگاہ اُٹھا سکتا ہے، تو اللہ تعالیٰ واحد قہار کی کنیزیں کہ اُس کے خاص دربار میں حاضر ہیں، اُن پر بد نگاہی کس قدر سخت ہوگی۔

ہوشیار! خبردار! ایمان بچائے ہوئے، قلب و نگاہ سنبھالے ہوئے اپنا کام کریں۔ یہ حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ کے ارادہ پر پکڑا جاتا ہے اور ایک گناہ، لاکھ گناہ کے برابر ٹھہرتا ہے۔ اے اللہ! ہم سب کو خیر کی توفیق دے۔ آمین۔

---

(۱) جامع الترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، ج:۲، ص:۶۸، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ۔

نمازِ واجب الطواف :

طواف کے بعد آپ اپنا داہنا کندھا ڈھک لیں اور مقامِ ابراہیم کے پاس آکر آیتِ کریمہ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى پڑھ کر دو رکعت نماز طواف پڑھیں، یہ نماز واجب ہے، پہلی رکعت میں قُلْ یٰاَیُّهَاالْکٰفِرُوْن اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللهُ پڑھیں، بشرطیکہ وقتِ کراہت (طلوع صبح سے بلندی آفتاب تک یا دوپہر یا نمازِ عصر کے بعد غروب آفتاب تک کا وقت) نہ ہو، ورنہ وقتِ کراہت نکل جانے پر پڑھیں۔ اس کے بعد دعا مانگیں۔[1]

حدیث شریف میں ہے: جو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھے گا، اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے اور وہ قیامت کے دن امن والوں میں اٹھایا جائے گا"۔

اگر بھیڑ کی وجہ سے مقامِ ابراہیم میں نماز نہ پڑھ سکیں تو مسجد حرام میں کسی اور جگہ پڑھ لیں اور مسجد حرام کے علاوہ کہیں اور پڑھی جب بھی ہوجائے گی۔

اس زمانہ میں مطاف میں بہت بھیڑ ہوتی ہے؛ اس لیے عورتیں مقام ابراہیم کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش نہ کریں، کہیں کنارے پڑھ لیں، یہ ان کے حق میں بہتر ہے۔

سنت یہ ہے کہ وقتِ کراہت نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً نماز پڑھیں، بیچ میں فاصلہ نہ ہو، اور اگر فوراً نہ پڑھی تو عمر بھر میں جب بھی پڑھیں گے، ادا ہی ہے، قضا نہیں، مگر تاخیر کرنا اچھا نہیں، کہ سنت فوت ہوگی۔

زَم زَم کی حاضری :

پھر آبِ زم زم[2] کے پاس آئیں اور کعبہ کی طرف منہ کرکے تین سانسوں میں پیٹ بھر کر جتنا پیا جائے کھڑے ہوکر پیئیں، ہر بار بِسْمِ اللهِ سے شروع کریں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر ختم

(۱) اس موقع کے لیے حدیث شریف میں ایک مفید اور اہم دعا مذکور ہے، اسے ہم نے دعاؤں کے بیان میں لکھ دیا ہے، چاہیں تو اسے یاد کرلیں اور نماز طواف کے بعد وہی دعا کریں۔

(۲) اس زمانہ میں آب زم زم حکومت کی جانب سے مسجد حرام اور مسعیٰ میں جگہ جگہ واٹر کولر میں بھر کر رکھا رہتا ہے، اس میں سے بعض میں نارمل اور بعض میں ٹھنڈا زم زم رہتا ہے، آپ جو پینا چاہیں پیٹ بھر کر پیئیں، مگر میرا مشورہ یہ ہے کہ ٹھنڈا پینے سے بچیں تاکہ نزلہ، زکام سے محفوظ رہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ واٹر کولر کے دونوں جانب گلاس رکھنے کی جگہ ہوتی ہے، ایک طرف سیدھا اور دوسری طرف الٹا گلاس رکھا ہوتا ہے، سیدھا غیر مستعمل اور الٹا مستعمل ہوتا ہے۔ آپ ایک طرف سے غیر مستعمل ڈسپوزل گلاس اٹھائیں اور پانی پینے کے بعد اسے دوسری طرف مستعمل گلاس کے ساتھ رکھ دیں، ادھر ادھر نہ پھینکیں۔

کریں اور ہر بار خانۂ کعبہ کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھ لیں، تھوڑا پانی بدن پر ڈال لیں یا منہ اور سر اور بدن پر اس سے مسح کر لیں اور پیتے وقت دعا کریں، کہ اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: زم زم جس مراد سے پیا جائے اُسی کے لیے ہے۔ (۱)

زم زم پینے کے وقت کی دعا : اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّعَمَلاً مُّتَقَبَّلاً وَّشِفَآءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ. (۲)

یا یہ دعا پڑھیں :

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا بَیْتُكَ وَاَنَا عَبْدُكَ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ. (۳)

اور حاضری مکہ مکرمہ تک تو بارہا پینا نصیب ہوگا، کبھی قیامت کی پیاس سے بچنے کی نیت سے پئیں، کبھی عذاب قبر سے محفوظ رہنے کی نیت سے، کبھی محبتِ رسول ﷺ بڑھنے کی نیت ہو، کبھی وسعت رزق کی، کبھی شفاے امراض کے لیے پئیں، کبھی حصولِ علم وغیرہا خاص خاص مُرادوں کے لیے پئیں۔

صفا و مروہ کی سعی :

اب سعی کرنے کے لیے درود شریف پڑھتے ہوئے جانبِ صفا روانہ ہو جائیں اور مسجد حرام کے دروازہ سے بایاں پاوں پہلے نکالیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَ بِوَجْهِهِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ. اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَسَهِّلْ لِّیْ اَبْوَابَ رِزْقِكَ. (۴)

---

(۱) سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الشرب من زم زم، ج:۲، ص:۱۰۱۸، الحدیث:۳۰۶۲، داراحیاء الکتب العربیہ، بیروت

(۲) ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع اور کشادہ رزق اور عمل مقبول اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔

(۳) ترجمہ: اے اللہ! یہ تیرا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں تجھ سے دین و دنیا اور آخرت میں عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں اپنے لیے اور اپنے والدین کے لیے اور تمام مومنین و مومنات کے لیے۔

(۴) ترجمہ: میں خدائے عظیم کی پناہ مانگتا ہوں اور اس کے وجہ کریم اور قدیم سلطنت کی مردود شیطان سے، اللہ کے نام کی

اس دعا کی برکات دین ودنیا میں بے شمار ہیں وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ._____ سعی میں اِضطباع نہیں ہے؛لہٰذا آپ اپنا داہنا کندھا بھی ڈھکے رہیں۔

● اب صفا پر پہنچ کر خانۂ کعبہ کی طرف منہ کرکے دونوں ہاتھ مونڈھوں تک دعا کی طرح پھیلے ہوئے اُٹھائیں اور اتنی دیر تک ٹھہریں جتنی دیر میں مفصل کی کوئی سورت یا سورۂ بقرہ کی پچیس آیتوں کی تلاوت کی جائے اور تسبیح وتہلیل وتکبیر ودرود پڑھیں اور اپنے لیے، اپنے دوستوں اور دیگر مسلمانوں کے لیے دعا کریں کہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے، جب دعا ختم ہو جائے تو ہاتھ چھوڑ دیں، پھر سعی کی نیت کریں۔

سعی کی نیت یہ ہے :

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْـمَرْوَۃِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ.(۱)

● پھر صفا سے اُتر کر مروہ کی طرف چلیں، ذکر ودرود برابر جاری رکھیں، جب پہلا سبز میل آئے (اور یہ صفا سے تھوڑے ہی فاصلہ پر ہے کہ چھت میں سبز رنگ کی ٹیوب لائٹ لگی ہوئی ہے) یہاں سے مرد دوڑنا شروع کریں (مگر بہت تیز نہ دوڑیں، نہ کسی کو ایذا دیں) یہاں تک کہ دوسرے سبز میل (یہاں بھی چھت میں سبز رنگ کی ٹیوب لائٹ لگی ہوئی ہے) سے نکل جائیں، دوسرے سبز میل سے نکل کر آہستہ ہولیں اور یہ دعا (لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْـمُلْکُ وَلَـہُ الْـحَمْدُ، یُحْیِیْ وَ یُـمِیْتُ، وَھُوَحَیٌّ لَّا یَـمُوْتُ، بِیَدِہِ الْـخَیْرُ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِیْرٌ.(۲)) بار بار پڑھتے ہوئے مروہ تک پہنچیں، یہاں بھی کعبہ کی طرف منہ کرکے تسبیح وتکبیر وحمد وثنا ودرود ودعا کریں۔ یہ ایک پھیرا ہوا۔

مدد سے، سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ پر سلام، اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ اور اُن کی آل اور ازواج پر۔ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔ اور میرے لیے اپنے رزق کے دروازے آسان کردے۔

(۱) ترجمہ: اے اللہ ! میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کا ارادہ کرتا ہوں/کرتی ہوں تو اسے میرے لیے آسان کردے اور میری جانب سے قبول فرما۔

(۲) ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اسی کے لیے حمد ہے، وہی زندگی دیتا ہے، وہی موت دیتا ہے، اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

- پھر یہاں سے ذکر و درود اور دعائیں پڑھتے ہوئے صفا کی طرف جائیں، جب سبز میل کے پاس پہنچیں تو اُسی طرح دوڑیں اور دونوں میلوں سے گزر کر آہستہ ہو لیں، پھر صفا سے مروہ آئیں، پھر مروہ سے صفا جائیں، یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہو اور ہر پھیرے میں اُسی طرح کریں۔ اس کا نام سعی ہے۔

اگر کوئی شخص دونوں میلوں کے درمیان دوڑ کر نہ چلا، یا صفا سے مروہ تک دوڑ کر گیا تو برا کیا کہ سنت ترک ہوئی، مگر دَم یا صدقہ واجب نہیں۔

اگر ہجوم کی وجہ سے مِیْلَیْنِ اَخْضَرَیْن کے درمیان دوڑنا مشکل ہو تو کچھ دیر ٹھہر جائیں کہ بھیڑ کم ہو جائے اور دوڑنے کا موقع مل جائے اور اگر معلوم ہو کہ کچھ دیر ٹھہرنے سے ہجوم کم نہ ہو گا تو دوڑنے والوں کی طرح چلیں، اور ہر وقت اس کا خیال رکھیں کہ کسی کو ایذا نہ ہو، کہ یہ حرام ہے۔

ایک ضروری نصیحت :

بعض عورتیں نہایت بے باکی سے سعی کرتی ہیں کہ اُن کی کلائیاں اور گلا کُھلا رہتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتیں کہ مکہ مکرمہ میں گناہ کرنا نہایت سخت بات ہے کہ یہاں جس طرح ایک نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ اسی طرح ایک گناہ بھی لاکھ گناہ کے برابر ہے۔

بعض عورتیں طواف کرنے میں خصوصاً حجرِ اسود کو بوسہ دینے میں مردوں میں گھس جاتی ہیں اور اُن کا بدن مردوں کے بدن سے مس ہوتا رہتا ہے، مگر ان کو اس کی کچھ پروا نہیں ہوتی، حالاں کہ طواف یا حجرِ اَسود کا بوسہ ثواب کے لیے کیا جاتا ہے، مگر وہ عورتیں ثواب کے بدلے گناہ مول لیتی ہیں؛ لہٰذا ان امور کی طرف حاجیوں کو خصوصیت کے ساتھ توجہ کرنی چاہیے اور ان کے ساتھ جو عورتیں ہوں انھیں بتاکید ایسی حرکتوں سے منع کرنا چاہیے۔

- مکروہ وقت نہ ہو تو سعی کے بعد دو رکعت نماز مسجد حرام میں جاکر پڑھنا بہتر ہے۔
- طواف وسعی مذکور کے بعد حلق کرائیں یعنی پورا سر مونڈا دیں یا قصر کرائیں یعنی بال کٹوائیں اور احرام سے باہر آجائیں۔ اب آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا۔

سر مونڈانا یا بال کٹوانا :

عورتوں کو بال مونڈانا حرام ہے، وہ صرف ایک پور برابر بال کٹوالیں، اس کا آسان

طریقہ یہ ہے کہ وہ قیام گاہ پر آکر اپنی چوٹی کے کنارے کو انگلی کے گرد لپیٹ کر یا تو خود کاٹ لیں یا کسی دوسری عورت یا اپنے شوہر یا کسی محرم سے کٹوالیں۔ بعض عورتیں مروہ ہی پر سر کھول کر بال کاٹ لیتی ہیں، بلکہ بعض عورتیں اجنبی مردوں سے کٹوالیتی ہیں، یہ دونوں باتیں حرام وگناہ ہیں، ایسا ہرگز نہ کریں، وہاں ایک گناہ ایک لاکھ گناہ کے برابر ہے۔

اور مردوں کو اختیار ہے کہ پورا سر مونڈائیں یا بال کٹوائیں۔ ہاں! ان کے لیے پورا سر مونڈانا بہتر ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے حجۃ الوداع میں خود سر مونڈایا اور سر مونڈانے والوں کے لیے دعائے رحمت تین بار فرمائی اور کٹوانے والوں کے لیے ایک بار۔

کٹوائیں تو سر میں جتنے بال ہیں ان میں کے چوتھائی بالوں میں سے کٹوانا ضروری ہے، لہٰذا ایک پور سے زیادہ کٹوائیں کہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں، ممکن ہے کہ چوتھائی بالوں میں سب ایک ایک پور نہ کٹیں۔

جب احرام سے باہر ہونے کا وقت آ گیا تو اب محرم اپنا یا دوسرے کا سر مونڈ سکتا ہے، اگرچہ یہ دوسرا بھی محرم ہو۔

ایام اقامت میں کیا کریں:

اب آپ عمرہ سے فارغ ہو کر منیٰ جانے کے لیے مکہ مکرمہ میں آٹھویں تاریخ کا انتظار کر رہے ہیں، اِن اَیامِ اقامت میں جس قدر ہو سکے صرف طواف بغیر اضطباع و رمل وسعی کرتے رہیں کہ باہر والوں کے لیے یہ سب سے بہتر عبادت ہے اور ہر سات پھیروں پر مقامِ ابراہیم علیہ الصلاۃ والتسلیم میں دو رکعت نماز پڑھیں۔ اور اگر عمرہ کرنا چاہیں تو عمرہ بھی کر سکتے ہیں؛ اس لیے کہ حج سے پہلے بھی آفاقی (باہر والوں) کو عمرہ کرنا جائز ہے۔ (۱)

عورتیں اپنی قیام گاہ ہی میں نماز پڑھیں۔ نمازوں کے لیے جو دونوں مسجدِ کریم میں حاضر ہوتی ہیں جہالت ہے، کہ ان کا مقصود ثواب ہے اور خود حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ: عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنا ہے۔ (۲)

---

(۱) مجلس شرعی کے فیصلے، مسائل حج، ص:۲۰۷، مجلس شرعی، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ۔
(۲) صحیح ابن خزیمہ، ج:۳، ص:۹۵، رقم الحدیث:۱۶۸۹، المکتب الاسلامی، بیروت۔

ہاں! عورتیں مکہ مکرمہ میں روزانہ ایک بار رات میں یا کسی مناسب وقت جب کہ بھیڑ کم ہو طواف کر لیا کریں اور مدینہ طیبہ میں صبح وشام صلاۃ وسلام کے لیے سرکار علیہ الصلاۃ والسلام کی بارگاہ میں حاضر ہوتی رہیں۔

اب یا منیٰ سے واپسی کے بعد جب کبھی رات و دن میں جتنی بار خانۂ کعبہ پر نظر پڑے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ تین بار کہیں اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجیں اور دعا کریں کہ وقت قبول ہے۔

بہت سے حجاج کرام حرمین شریفین کے قیمتی لمحات شاپنگ کرنے، گھومنے پھرنے، دوست واحباب سے ملنے ملانے اور اس طرح کے دوسرے فضول کاموں میں گزار دیتے ہیں۔ آپ ہرگز ایسا نہ کریں، بلکہ ان اوقات میں عبادت کریں، معلوم نہیں دوبارہ یہاں آنا نصیب ہو یا نہ ہو، دوستوں سے تو بعد میں مل لیں گے، مگر حرم کی عبادت وزیارت کہیں نہیں ملے گی۔

طواف و سَعی کے مسائل میں مرد و عورت کے درمیان فرق:

طواف وسعی کے سب مسائل میں عورتیں بھی شریک ہیں، مگر طواف کرنے میں عورتوں کے لیے اِضطباع یعنی داہنے مونڈھے کھلا رکھنا اور رَمَل یعنی بہادر لوگوں کی طرح کندھا ہلاتے ہوئے چلنا نہیں ہے۔ اسی طرح سعی کرنے میں عورتوں کے لیے دونوں سبز میلوں کے درمیان دوڑنا نہیں ہے۔

حج کے پانچ دن

حج کا پہلا دن (۸/ ذی الحجہ) منیٰ کی طرف روانگی:

آج یوم التَّروِیہ یعنی آٹھویں ذی الحجہ ہے، آج آپ کو منیٰ جانا ہے، اس کے لیے آپ پہلے سے تیاری کر لیں[۱]، اگر اب تک حج کا احرام نہیں باندھا ہے تو اب باندھ لیں اور احرام کے

---

(۱) اپنے ہینڈ بیگ میں کھانے پینے کا سامان مثلاً بسکٹ، نمکین، خشک میوہ، پھل، چٹنی، اچار اور جوس وغیرہ اتنا رکھ لیں جو پانچ دنوں تک آپ کے لیے کافی ہو؛ کیوں کہ منیٰ میں حج کمیٹی کی طرف سے جو کھانا ملتا ہے وہ عموماً پسند نہیں آتا ہے اور ہوٹل وغیرہ میں بھی بھیڑ کی وجہ سے کھانے کی کوئی مناسب چیز نہیں مل پاتی ہے، آپ کے پاس یہ سب رہے گا تو تھوڑا تھوڑا کھاتے پیتے رہیں گے اور یکسوئی سے عبادت کر سکیں گے۔ ایک سیٹ احرام کا کپڑا ابھی رکھ لیں کہ اگر کوئی چادر کسی وجہ سے خراب ہو جاتی ہے تو آپ

متعلق جو آداب پہلے بیان کیے گئے، مثلاً مسواک کرنا، غسل کرنا وغیرہ، وہ یہاں بھی ملحوظ رکھیں اور دو رکعت سنتِ احرام کی نیت سے پڑھیں، سلام پھیرنے کے بعد سر سے چادر ہٹالیں اور حج کی نیت کریں:

حج کی نیت یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ، نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی۔ (۱)

اور کم سے کم تین بار لَبَّیْكْ کہیں۔ لَبَّیْكْ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكْ ط لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكْ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكْ ط لَا شَرِیْكَ لَكْ۔

نوٹ: ہوسکتا ہے کہ آپ کو یہ سب کام ساتویں ذی الحجہ کو کرنا پڑے؛ کیوں کہ حج کمیٹی کے لوگ اپنی آسانی کے لیے سات تاریخ ہی کو دوپہر کے بعد سے بس کے ذریعہ حجاج کو منیٰ لے جانا شروع کردیتے ہیں۔

منیٰ جاتے ہوئے راستے بھر لَبَّیْكْ و دعا اور درود و ثنا کی کثرت کریں، دنیا کی باتوں میں نہ پڑیں۔ آج ظہر سے نویں کی صبح تک پانچ نمازیں منیٰ میں پڑھیں۔

شبِ عرفہ منیٰ میں ذکر و عبادت کرتے ہوئے جاگ کر صبح کریں۔ سونے کے بہت دن پڑے ہیں اور اگر اتنا نہ ہوسکے تو کم از کم نمازِ عشا و نمازِ فجر جماعت سے پڑھیں کہ شب بیداری کا ثواب ملے گا اور باوضو سوئیں کہ رُوح عرش تک بلند ہوگی۔

بدل سکیں گے۔ ایک مصلیٰ اور تسبیح ساتھ رکھیں کہ ہر جگہ اس کی ضرورت ہوگی۔ بچھانے والی چادر اور ایک دستی پنکھا بھی لے لیں کہ عرفات اور مزدلفہ میں کام آئے گا۔ ایک سیٹ سلا ہوا کپڑا، لنگی، ٹوپی، صابن، تیل، کنگھا وغیرہ بھی رکھ لیں کہ دس ذی الحجہ کو سر مونڈانے کے بعد جب احرام سے باہر آئیں گے اور غسل کریں گے تو کام آئے گا، اگر آپ کے ساتھ آپ کی اہلیہ یا کوئی خاتون یا دیگر احباب ہیں تو وہ سب بھی اپنا اپنا ہینڈ بیگ اسی طرح تیار کرلیں، اس سے وزن کم رہے گا اور ہر جگہ ساتھ لے جانا آسان ہوگا۔ حج کمیٹی کی طرف سے ملا ہوا اپنا شناختی کارڈ، اپنی رہائش گاہ (ہوٹل) کا ایڈریس، خیمہ کا کارڈ، میٹرو کا پاس وغیرہ جو بھی کاغذ ملا ہے وہ سب اپنے ساتھ رکھ لیں، وقت ضرورت کام آسکتا ہے۔

(۱) ترجمہ: اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں/کرتی ہوں تو اسے میرے لیے آسان کردے اور اسے میری جانب سے قبول فرما، میں نے حج کی نیت کی اور خالص اللہ کے لیے میں نے حج کا احرام باندھا۔

حج کا دوسرا دن (۹/ ذی الحجہ) عرفات کی طرف روانگی :

آج یوم عرفہ یعنی نویں ذی الحجہ ہے، آج آپ کو عرفات جانا ہے اور حج کا رکن اعظم ادا کرنا ہے، آپ صبح مستحب وقت میں نمازِ فجر پڑھ کر لَبَّیْكْ، تسبیح و تہلیل اور ذکر و درود میں مشغول رہیں، جب آفتاب نکل آئے تو ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر عرفات جانے کے لیے تیار ہو جائیں [۱]۔

صبح معلم کا آدمی عرفات جانے کے لیے اعلان کرے گا، آپ اپنا ہینڈ بیگ لے کر اس کے ساتھ روانہ جائیں، وہ میٹرو کے ذریعہ آپ کو عرفات لے جائے گا [۲]۔

اب دل کو خیالِ غیر سے بالکل پاک کرنے کی کوشش کریں، کہ آج وہ دن ہے کہ کچھ کا حج قبول ہوگا اور کچھ کو ان کے صدقہ میں بخش دیا جائے گا۔ محروم وہ ہے جو آج محروم رہا۔

وسوسے آئیں تو اُن سے لڑائی نہ باندھیں، کہ یوں بھی دشمن (شیطان لعین) کا مطلب حاصل ہے، وہ تو یہی چاہتا ہے کہ آپ دوسرے خیالات میں لگ جائیں، لڑائی باندھی جب بھی تو دوسرے خیال میں پڑے، بلکہ وسوسوں کی طرف دھیان ہی نہ کریں، یہ سمجھ لیں کہ کوئی اور وجود ہے جو ایسے خیالات لا رہا ہے، مجھے اپنے رب سے کام ہے، یوں ان شاء اللہ تعالیٰ وہ مردُود ناکام واپس جائے گا۔

میدان عرفات میں پہنچنے کے بعد دوپہر تک زیادہ وقت اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گریہ وزاری کریں اور خالص رضائے الٰہی کے لیے حسب طاقت صدقہ و خیرات کریں اور ذکر و لَبَّیْكْ،

---

(۱) اپنے ساتھ کھانے پینے کا جو سامان لائے ہیں، اس میں سے اتنا اپنے ہینڈ بیگ میں رکھ لیں جو کل صبح واپس آنے تک آپ کے لیے کافی ہو اور عرفات و مزدلفہ میں آپ کی عبادت میں خلل نہ پڑے۔ احرام کا ایک سیٹ بھی ساتھ رکھ لیں کہ اگر کسی وجہ سے چادر خراب ہو جائے تو اسے بدل سکیں، اور ایک رنگین بے سلی لنگی بھی لے لیں کہ عرفات میں اسے پہن کر غسل کر سکیں کہ سنت ہے۔ اور گرمی کے زمانہ میں تو اس کی ضرورت بھی معلوم ہوتی ہے، لنگی رہے گی تو اسے پہن کر باہر بھی غسل کرنا آسان ہوگا۔ اور ضروری کاغذات جو لائے ہیں وہ بھی اپنے ساتھ رکھیں، چادر اور دستی پنکھا بھی لے لیں، باقی سامان اپنے خیمہ میں چھوڑ دیں، کہ ساتھ میں بوجھ کم ہوگا تو عرفات و مزدلفہ کا سفر آسان ہوگا۔

(۲) **نوٹ:** کبھی کبھی معلم کا آدمی رات ہی میں عرفات جانے کا اعلان کرتا ہے اور بہت سے لوگ اسی وقت چلے جاتے ہیں، آپ اپنے خیمہ کے لوگوں سے بات کر لیں اور سب متفق ہو کر رات منیٰ ہی میں گزاریں، وہ صبح پھر آپ کو لینے آئیں گے، اس وقت آپ ان کے ساتھ چلے جائیں۔ منیٰ سے عرفات اور مزدلفہ اور واپس منیٰ کا سفر بس یا میٹرو کے ذریعہ ہوتا ہے، اگر آپ کو میٹرو کا ٹکٹ دے دیا گیا ہے تو اسے ساتھ رکھ لیں؛ کیوں کہ میٹرو میں سوار ہونے سے پہلے اسے دکھانا پڑ سکتا ہے۔ یہ ٹکٹ منیٰ آنے سے پہلے ہی حجاج کو دے دیا جاتا ہے۔

درود ودعااور استغفار و کلمہ توحید میں مشغول رہیں۔

دوپہر سے پہلے کھانے پینے وغیرہ ضروریات سے فارغ ہولیں کہ دل کسی اور طرف لگا نہ رہے۔ آج کے دن جیسے حاجی کو روزہ رکھنا مناسب نہیں کہ دُعا میں ضعف ہوگا، یوہیں پیٹ بھر کھانا سخت زہر اور غفلت وسستی کا باعث ہے، تین روٹی کی بھوک والا ایک ہی کھائے۔ نبی کریم ﷺ نے تو ہمیشہ کے لیے یہی حکم دیا ہے اور خود دنیا سے تشریف لے گئے اور جَو کی روٹی کبھی پیٹ بھر نہ کھائی، حالاں کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام جہاں اختیار میں تھا اور ہے۔ انوار و برکات لینا چاہیں تو نہ صرف آج، بلکہ حرمین شریفین میں جب تک حاضر رہیں تہائی پیٹ سے زیادہ ہرگز نہ کھائیں۔ جب دوپہر قریب آئے تو غسل کریں کہ سنت مؤکدہ ہے اور نہ ہوسکے تو صرف وضو کرلیں۔

عرفات میں ظہر وعصر کی نماز :

میدان عرفات میں ظہر وعصر ملا کر پڑھنے کا حکم ہے، مگر یہ حکم اس وقت ہے جب کہ سلطان اسلام یا اس کے نائب کی اقتدا میں نماز ادا کی جائے۔ دور حاضر میں اکثر لوگوں کو اس جماعت کا علم ہی نہیں ہو پاتا؛ اس لیے آپ پریشان نہ ہوں اور اپنے احباب کے ساتھ خیمہ میں ہی ظہر کے وقت میں ظہر کی نماز اور عصر کے وقت میں عصر کی نماز پڑھیں، جیسے باقی دنوں میں پڑھتے ہیں۔ منیٰ وعرفات، بلکہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں عصر کی نماز فقہ حنفی کے مطابق وقت ہونے سے پہلے ہی پڑھ لی جاتی ہے، ہمارے بعض ناواقف حاجی بھی ایسا ہی کرتے ہیں اور منع کرنے پر جواب دیتے ہیں کہ وہ وقت انڈیا کا ہے، یہاں کا وقت الگ ہے۔ آپ ہرگز ایسا نہ کریں، بلکہ فقہ حنفی کی رو سے عصر کا صحیح وقت معلوم کرلیں اور اسی کے مطابق عصر کی نماز ادا کریں۔

ظہر کی نماز سے فارغ ہو کر تکبیر وتہلیل اور تسبیح ودعا میں لگ جائیں۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان عرفہ کے دن زوال کے بعد وقوف کرے، پھر سو (۱۰۰) بار کہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

اور سو(۱۰۰) بار پوری سورۂ اخلاص یعنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد پڑھے، پھر سو(۱۰۰) بار یہ درود پاک پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ.

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کو کیا ثواب دیا جائے جس نے میری تسبیح وتہلیل کی اور تکبیر وتعظیم کی، مجھے پہچانا اور میری ثنا کی، اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ اے میرے فرشتو! گواہ رہو کہ میں نے اُسے بخش دیا اور اس کی شفاعت خود اس کے حق میں قبول کی، اور اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے تو اُس کی شفاعت جو یہاں ہیں سب کے حق میں قبول کروں۔[1]

عرفہ کا وقوف:

یہ وقوف ہی حج کی جان اور اُس کا رکن اعظم ہے، وقوف کے لیے کھڑا رہنا افضل ہے، شرط یا واجب نہیں، بیٹھا رہا جب بھی وقوف ہوگیا، وقوف میں نیت اور رُو بقبلہ ہونا افضل ہے۔

عصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہمہ تن صدق دل سے اپنے کریم مہربان رب کی طرف متوجہ ہوجائیں اور میدان قیامت میں حساب اعمال کے لیے اس کے حضور حاضری کا تصور کریں اور نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ لرزتے، کانپتے، ڈرتے، امید کرتے، آنکھیں بند کیے، گردن جھکائے، دست دعا آسمان کی طرف سر سے اونچا پھیلائے، تکبیر وتہلیل، تسبیح و لبیک، حمد وذکر، دعا وتوبہ اور استغفار میں ڈوب جائیں، کوشش کریں کہ ایک قطرہ آنسوؤں کا ٹپکے کہ دلیل اجابت وسعادت ہے، ورنہ رونے کا سا منہ بنائیں کہ اچھوں کی صورت بھی اچھی ہے۔ دعا و ذکر کے درمیان لبیک کی بار بار تکرار کریں۔

آج کے دن کی دُعائیں بہت منقول ہیں، مگر سب سے بہتر یہ ہے کہ سارا وقت درود وذکر اور تلاوت قرآن میں گزار دیں کہ بوعدۂ حدیث دُعا والوں سے زیادہ پائیں گے۔ نبی کریم ﷺ کا دامن پکڑیں، غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے توسل کریں، اپنے گناہ اور اس کی قہاری یاد کرکے

(۱) شعب الایمان، باب فی المناسک، الوقوف یوم عرفۃ بعرفات، الحدیث: ۴۰۷۸، ج:۵، ص:۵۰۲، مکتبۃ الرشد، ریاض۔

بید کی طرح لرزیں اور یقین جانیں کہ اس کی مار سے اسی کے پاس پناہ ہے۔ اُس سے بھاگ کر کہیں نہیں جاسکتے، اس کے دَر کے سوا کہیں ٹھکانا نہیں؛ لہٰذا اُن شفیعوں کا دامن پکڑیں، اُس کے عذاب سے اُسی کی پناہ مانگیں اور اسی حالت میں رہیں کہ کبھی اُس کے غضب کی یاد سے جی کانپنے لگے اور کبھی اُس کی رحمت عام کی امید سے مرُجھایا دل نہال ہونے لگے۔

یوہیں تضرّع و زاری میں رہیں یہاں تک کہ آفتاب ڈوب جائے اور رات کا کچھ حصہ آجائے، اس سے پہلے کوچ کرنا منع ہے۔ کیا معلوم کہ رحمتِ الٰہی کس وقت توجہ فرمائے، اگر آپ کے چل دینے کے بعد اُتری تو معاذاللہ کیسا خسارہ ہے اور اگر غروب سے پہلے حدودِ عرفات سے نکل گئے جب تو پورا جرم ہے۔

مُزدَلِفَہ کی روانگی اور مغرب وعشا کی نماز :

جب غروب آفتاب کا یقین ہو جائے تو نماز مغرب پڑھے بغیر مُزدلِفہ کو چلیں، یہاں سے بھی معلم کا آدمی میٹرو کے ذریعہ آپ کو اپنے ساتھ لے جائے گا اور مزدلفہ میں آپ کے ٹھہرنے کی جگہ تک پہنچائے گا۔ آپ راستے بھر درود و دعا اور لَبَّیْكْ و زاری میں مصروف رہیں۔

مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشا کی نماز، عشا کے وقت میں پڑھیں۔ اپنے احباب کے ساتھ اذان و اقامت کے بعد پہلے مغرب کی فرض نماز پڑھیں، اس کے فوراً بعد بغیر اقامت کے عشا کی فرض نماز پڑھیں، پھر مغرب کی سنت، پھر عشا کی سنت، پھر وتر پڑھیں۔

یہاں دونوں نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنے کے لیے امام کی کوئی شرط نہیں ہے، آپ تنہا پڑھیں یا جماعت سے، بہر حال عشا کے وقت میں ایک ساتھ پڑھنا ہے۔

نمازوں کے بعد باقی رات ذِکر و لَبَّیْكْ اور درود و دعا میں گزاریں، کہ یہ بہت افضل جگہ اور بہت افضل رات ہے۔ بعض علما نے اس رات کو شبِ قدر سے بھی افضل کہا ہے۔ زندگی ہے تو سونے کو اور بہت راتیں ملیں گی اور یہاں یہ رات خدا جانے دوبارہ کسے ملے، اور اگر یہ نہ ہو سکے تو باطہارت سو رہیں، کہ فضول باتوں سے سونا بہتر ہے۔

حج کا تیسرا دن (۱۰/ ذی الحجہ) مزدلفہ کا وقوف :

آج یوم نحر یعنی دسویں ذی الحجہ ہے اور آپ مزدلفہ میں موجود ہیں، آج کوشش کریں کہ صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے ہی ضروریات و طہارت سے فارغ ہو لیں اور اول وقت میں

نمازِ فجر اپنے احباب کے ساتھ باجماعت ادا کریں۔

اب دربارِ اعظم کی دوسری حاضری کا وقت آ گیا ہے، ہاں ہاں! کرم کے دروازے کھولے گئے ہیں، کل میدان عرفات میں حقوق اللہ معاف ہوئے تھے، آج یہاں حقوق العباد معاف فرمانے کا وعدہ ہے۔

آپ مشعرحرام میں یعنی خاص پہاڑی پر وقوف کریں، وہاں جگہ نہ ملے تو اس کے دامن میں اور یہ بھی نہ ہو سکے تو وادی مُحَسِّر کے سوا جہاں گنجائش پائیں وقوف کریں اور وہ تمام باتیں کہ وقوفِ عرفات میں مذکور ہوئیں ملحوظ رکھیں، یعنی لَبَّیْكْ کی کثرت کریں اور ذکرو درود و دُعا میں مشغول رہیں۔

وقوف مزدلِفہ کا وقت طلوع فجر سے اجالا ہونے تک ہے۔ اس درمیان میں وقوف نہ کیا تو فوت ہو گیا اور اگر اس وقت میں یہاں سے ہو کر گزر گیا تو بھی وقوف ہو گیا۔

منیٰ کی روانگی اور وہاں کے باقی افعال:

جب طلوع آفتاب میں دو رکعت نماز پڑھنے کا وقت باقی رہ جائے تو منیٰ کی طرف چلیں اور یہیں سے چھوٹی چھوٹی کھجور کی گٹھلی برابر ستر کنکریاں چن لیں، پھر انھیں دھو کر اپنے پاس کسی تھیلی میں محفوظ کر لیں، تاکہ منیٰ میں ہر دن جمرات پر مارنے کے لیے کافی ہوں۔

واپسی میں بھی معلم کا آدمی میٹرو کے ذریعہ آپ کو منیٰ لائے گا۔ آپ راستہ بھر بدستور ذِکر و دعا اور درود شریف میں مشغول رہیں اور لَبَّیْكْ کی کثرت کریں۔

جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ کی رَمی :

جب منیٰ پہنچ جائیں، تو اپنا ہینڈ بیگ خیمہ میں رکھیں، ضروریات سے فارغ ہو لیں اور معمولی ناشتہ کرکے کنکریوں کی تھیلی ساتھ لے کر جمرۃ العقبہ [۱] کی رمی کے لیے جائیں جو مکہ مکرمہ سے آنے میں پہلا اور منیٰ سے آنے میں آخری جمرہ ہے۔ جمرہ سے کم از کم پانچ ہاتھ کے فاصلے پر یوں کھڑے ہوں کہ منیٰ داہنے ہاتھ کی طرف، کعبہ بائیں ہاتھ کی طرف اور رُخ جمرہ کی طرف ہو،

---

(۱) منیٰ کے کنارے تین ستون بنے ہوئے ہیں، ان کو "جمرات" کہتے ہیں، ان میں پہلا جو منیٰ سے قریب ہے "جمرۂ اولیٰ" کہلاتا ہے اور بیچ کا "جمرۂ وسطیٰ" اور اخیر کا جو مکہ مکرمہ سے قریب ہے "جمرۃ العقبہ" ہے۔ عام لوگ ان کو شیطان کہتے ہیں۔

اب ایک کنکری داہنے ہاتھ کی چٹکی میں لیں اور ہاتھ اتنا اوپر اٹھائیں کہ بغل کی رنگت ظاہر ہو، پھر بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِّلشَّيْطٰنِ رِضًا لِّلرَّحْمٰنِ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَّغْفُوْرًا. (۱) کہہ کر ماریں۔ پھر اسی طرح دوسری، تیسری، چوتھی، پانچویں، چھٹی اور ساتویں کنکری بھی ماریں۔

بہتر یہ ہے کہ کنکریاں جمرہ تک پہنچیں، ورنہ تین ہاتھ کے فاصلہ تک گریں۔ جو کنکری اس سے زیادہ فاصلہ پر گری وہ شمار میں نہ آئے گی، پہلی کنکری سے لبیک موقوف کردیں، اَللّٰہ اَکبر کے بدلے سُبْحَانَ اللهِ یا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ کہا جب بھی حرج نہیں۔ جب سات کنکریاں پوری ہوجائیں، وہاں نہ ٹھہریں، فوراً ذکر و دُعا کرتے ہوئے پلٹ آئیں۔ پلٹنے میں اس بات کا خیال رکھیں کہ کسی رمی کرنے والے کی کنکری آپ کے چہرے کو زخمی نہ کردے، احتیاطاً تھوڑا سر جھکائے اور ہاتھ پیشانی کے قریب رکھے ہوئے واپس ہوں۔

رَمی کے مسائل :

سات کنکریوں سے کم مارنا جائز نہیں، اگر صرف تین کنکریاں ماریں، یا بالکل نہیں تو دَم لازم ہوگا اور اگر چار ماریں تو باقی ہر کنکری کے بدلے صدقہ دے۔

ساتوں کنکریاں ایک ساتھ پھینک دیں تو وہ سب ایک کے قائم مقام ہوں گی۔

جمرہ کے پاس سے کنکریاں اٹھانا مکروہ ہے، کہ وہاں وہی کنکریاں رہتی ہیں جو مردود ہوتی ہیں اور جو مقبول ہوجاتی ہیں، وہ اٹھالی جاتی ہیں۔

اس رَمی کا وقت آج (دسویں ذی الحجہ) کی صبح صادق سے گیارہویں کی صبح صادق تک ہے، لیکن طلوع آفتاب کے بعد سے زوال تک کنکری مارنا سنت ہے۔ اور زوال کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک کنکری مارنا مباح ہے۔ اور آفتاب غروب ہونے کے بعد سے فجر تک کنکری مارنا مکروہ ہے، لیکن کمزور اور بیمار لوگ، عورتیں ہوں یا مرد، اگر دن میں کنکری نہ مار سکیں تو رات میں ماریں۔

---

(۱) ترجمہ: اللہ کے نام سے، اللہ بہت بڑا ہے، شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے، اللہ کی رضا کے لیے، اے اللہ! اسے حج مقبول بنا، اور سعی کو قابل ثواب کر اور گناہ بخش دے۔

اگر بھیڑ یا تکان کی وجہ سے کسی تندرست اور طاقت ور مرد یا عورت نے خود کنکری نہیں ماری، بلکہ دوسرے کو اس کام کے لیے وکیل بنادیا اور اس نے اس کی طرف سے کنکری ماری تو اس کی رمی نہ ہوئی اور ایسا کرنے سے دَم لازم ہوگا۔

ہاں! اگر اتنا بیمار ہے کہ سواری یا وہیل چیئر سے بھی جمرہ تک نہیں جاسکتا تو وہ دوسرے کو کنکری مارنے کا وکیل بناسکتا ہے اور اس صورت میں دَم نہیں دینا ہوگا۔

حج کی قربانی :

یہاں عیدالاضحیٰ کی نماز نہیں پڑھی جائے گی؛ اس لیے آپ رَمی سے فارغ ہوکر قربانی میں مشغول ہوں، یہ قربانی وہ نہیں جو عیدالاضحیٰ میں اپنے گھر کرتے ہیں کہ وہ تو مسافر پر واجب ہی نہیں، صرف مقیم مال دار پر واجب ہے، اگرچہ حج میں ہو، بلکہ یہ قربانی حج کا شکرانہ ہے جو قارن اور متمتّع پر واجب ہے، اگرچہ یہ فقیر ہوں۔ جانور کی عمر و اعضا میں وہی شرطیں ہیں جو عیدالاضحیٰ کی قربانی کے جانور میں ہیں۔

آپ چاہیں تو خود ہی جانور خرید کر اپنے ہاتھوں سے قربانی کریں یا اپنے کسی عزیز اور معتمد کے ذریعہ منیٰ یا حدودِ حرم میں کہیں قربانی کرائیں، یہ قربانی حدودِ حرم سے باہر نہیں ہوسکتی۔ اگر قربانی کے لیے کسی دوسرے شخص سے بات کی ہے تو اس کا موبائل نمبر اپنے پاس محفوظ کرلیں، تاکہ جب آپ رمی سے فارغ ہوجائیں تو اسے فون کردیں اور وہ آپ کی قربانی کردے، پھر فون کرکے معلوم کرلیں کہ قربانی ہوگئی یا نہیں، جب یقین ہوجائے کہ آپ کی قربانی ہوچکی ہے تو آپ سر مونڈائیں یا بال کٹوائیں اور احرام سے باہر آجائیں۔

یاد رہے کہ حاجی کو تین امور میں ترتیب قائم رکھنا واجب ہے: (۱) سب سے پہلے رمی۔ (۲) اس کے بعد قربانی۔ (۳) اس کے بعد حلق یا قصر۔ــــــ اگر کوئی اس کے خلاف کرے گا تو اس پر دَم لازم ہوگا۔

سر مونڈانا یا بال کٹوانا :

قربانی کے بعد قبلہ رو بیٹھ کر مرد حَلق کرائیں یعنی پورا سر مونڈائیں کہ افضل ہے یا بال کٹوائیں کہ رخصت ہے۔ یاد رہے کہ یہاں حلق یا قصر سے پہلے ناخن نہ کاٹیں اور نہ ہی خط

بنوائیں، ورنہ دَم لازم آئے گا۔ عورتوں کو بال مونڈانا حرام ہے، وہ ایک پور برابر بال کٹوالیں۔

تمتع اور قران والے پر قربانی کے بعد حلق کرنا واجب ہے یعنی اگر متمتّع یا قارن قربانی سے پہلے سر مونڈائے گا یا بال کٹائے گا تو اس پر دَم واجب ہوگا۔

سر مونڈانے یا بال کٹوانے کا وقت ایام نحر ہے یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲/ ذی الحجہ اور افضل پہلا دن یعنی دسویں ذی الحجہ ہے۔

اور یہ بھی ضروری ہے کہ حرم سے باہر مونڈانا یا کٹوانا نہ ہو، بلکہ حرم کے اندر ہو، کہ اس کے لیے یہ جگہ مخصوص ہے، حرم سے باہر کریں گے تو دَم لازم آئے گا۔

جس کے سر پر بال نہ ہوں اُسے اُسترہ پھروانا واجب ہے اور اگر بال ہیں مگر سر میں پُھڑیاں ہیں جن کی وجہ سے مونڈا نہیں سکتا اور بال اتنے بڑے بھی نہیں کہ کٹوائے تو اس عذر کے سبب اس سے مونڈانا اور کٹوانا ساقط ہوگیا۔ اُسے بھی مونڈانے یا کٹوانے والوں کی طرح سب چیزیں حلال ہوگئیں، مگر بہتر یہ ہے کہ ایامِ نحر کے ختم ہونے تک بدستور رہے۔

حلق یا قصر کے بعد احرام کی ساری پابندیاں ختم ہوگئیں، اب آپ غسل کر کے سلا ہوا کپڑا پہن سکتے ہیں، لیکن طواف زیارت سے پہلے بیوی سے صحبت کرنا، بشہوت اُسے ہاتھ لگانا، یا بوسہ لینا اب بھی حلال نہیں ہوا۔

طوافِ فرض/طوافِ زیارت :

قربانی اور حلق یا قصر سے فارغ ہونے کے بعد افضل یہ ہے کہ آج یعنی دسویں ذی الحجہ کو ہی طواف فرض کے لیے مکّہ مکرمہ جائیں، اور بدستور مذکور پیدل، باوضو وسترِ عورت خانۂ کعبہ کا طواف کریں، اور رات گزارنے کے لیے منیٰ واپس آجائیں۔

اس طواف کو "طوافِ زیارت" اور "طوافِ اِفاضہ" بھی کہتے ہیں۔ یہ طواف حج کا دوسرا رکن ہے۔

اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد کسی نفل طواف کے بعد، طوافِ زیارت کی سعی کر چکے ہیں تو اس طواف میں اضطباع ورمل نہ کریں اور نہ ہی اس کے بعد سعی کریں۔

اور اگر پہلے سعی نہیں کی ہے اور احرام کی چادریں بدن پر ہیں تو اضطباع ورمل کے ساتھ طواف کریں اور اس کے بعد سعی کریں۔

اور اگر احرام کی چادریں بدن پر نہیں ہیں مثلاً سر مونڈانے یا بال کٹانے کے بعد احرام سے باہر آ گئے اور سلا ہوا کپڑا پہن لیا، پھر طواف کے لیے گئے ہیں تو بلا اضطباع ورمل طواف کریں اور اس کے بعد سعی کریں، اس صورت میں سعی کے بعد دوبارہ حلق یا قصر کی ضرورت نہیں ہے۔

بہر حال طواف کے بعد دو رکعت بدستور پڑھیں، اس طواف کے بعد بیویاں بھی حلال ہوگئیں اور آپ کا حج پورا ہوگیا کہ اس کا دوسرا رکن یہی طواف تھا۔ اگر یہ طواف نہ کیا تو بیویاں حلال نہ ہوں گی، اگرچہ کئی سال گزر جائیں۔

دسویں، گیارہویں، بارہویں ذی الحجہ کی راتیں منیٰ ہی میں بسر کرنا سنت ہے، نہ مزدلفہ میں، نہ مکہ میں، نہ راہ میں، لہٰذا اگر دس یا گیارہ کو طواف کے لیے جائیں، تو واپس آکر رات منیٰ ہی میں گزاریں۔

حج کا چوتھا دن (۱۱/ ذی الحجہ) رمی جمرات:

آج رمی جمرات کا دن ہے یعنی صرف تینوں شیطانوں کو کنکری مارنی ہے، لیکن اگر آپ کل یعنی دسویں ذی الحجہ کو بھیڑ یا تکان کی وجہ سے طواف زیارت کے لیے نہیں جا سکے تھے تو آج بہتر یہ ہوگا کہ صبح نماز فجر و تلاوت و اوراد و وظائف سے فارغ ہوکر ناشتہ کریں، پھر اپنے احباب کے ساتھ کنکریوں کی تھیلی لے کر جمرات جائیں، وہاں بہت سے لوگ کنکری مار رہے ہوں گے، لیکن آپ ابھی کنکری نہ ماریں، کہ آج کنکری مارنے کا وقت زوال کے بعد ہے، بلکہ چلتے ہوئے تینوں جمرات سے آگے دور نکل جائیں، وہاں آپ دیکھیں گے کہ بہت سے لوگ پیدل مکہ مکرمہ جا رہے ہیں، آپ بھی ان ہی کے ساتھ پیدل مکہ مکرمہ جائیں، وہاں بدستور مذکور طواف وسعی وغیرہ سے فارغ ہوکر کسی ہوٹل میں کھانا کھائیں، اب ظہر کا وقت ہو چکا ہوگا؛ اس لیے اطمینان سے مسجد حرام میں ظہر کی نماز پڑھیں، پھر پیدل واپس آئیں اور جمرات کے پاس پہنچ کر سب سے پہلے جمرۂ اولیٰ یعنی چھوٹے شیطان کی طرف متوجہ ہوں اور کل کی طرح دعا پڑھ کر سات کنکریاں ماریں، مگر آج قبلہ کی طرف رُخ کرکے کنکریاں ماریں۔ کنکری مار کر تھوڑا آگے بڑھ جائیں اور قبلہ رو دعا میں یوں ہاتھ اُٹھائیں کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف رہیں، پھر حضور قلب سے حمد و درود اور دعا و استغفار میں کم سے کم بیس آیتیں پڑھنے کی قدر مشغول رہیں، پھر جمرۂ وسطیٰ یعنی درمیانی شیطان

کے پاس جاکر اسی طرح رمی اور دعا کریں، پھر جمرۂ عقبہ کے پاس جاکر اسی طرح سات کنکریاں ماریں، مگر وہاں ٹھہریں نہیں، بلکہ فوراً پلٹ آئیں اور پلٹتے ہوئے دعا کریں۔

اس سے فارغ ہونے کے بعد اپنے خیمہ میں آجائیں، اب عصر کا وقت ہو چکا ہوگا؛ لہٰذا پہلے عصر کی نماز پڑھ لیں، پھر اطمینان سے کھائیں پئیں اور کچھ دیر آرام کریں۔

حج کا پانچواں دن (۱۲ر ذی الحجہ) رمی جمرات:

آج بھی رمی جمرات کا دن ہے یعنی صرف تینوں شیطانوں کو کل کی طرح کنکری مارنی ہے، لیکن اگر اب تک آپ نے طواف زیارت نہیں کیا ہے تو آج ضرور کرلیں کہ اس کے بعد بلاعذر تاخیر گناہ ہے، جرمانہ میں ایک قربانی کرنی ہوگی۔ (۱)

آج بھی رمی کا وقت زوال کے بعد ہے، مگر بعض لوگ دوپہر سے پہلے ہی رَمی کرکے مکہ مکرمہ کے لیے روانہ ہوجاتے ہیں۔ یہ ہمارے اصل مذہب کے خلاف اور ایک ضعیف روایت ہے، آپ اس پر عمل نہ کریں، بلکہ گیارہویں تاریخ کی طرح آج بھی زوال کے بعد ہی تینوں جمرات پر کنکریاں ماریں۔

آپ نے مزدلفہ سے ستر کنکریاں لی تھیں، سات کنکریاں دسویں ذی الحجہ کو کام آئیں، اکیس کنکریاں گیارہویں ذی الحجہ کو اور اکیس کنکریاں بارہویں ذی الحجہ کو، اس طرح کل انچاس کنکریاں کام آگئیں۔

اب اگر آپ مکہ مکرمہ جانا چاہتے ہیں تو باقی اکیس کنکریاں اگر کسی کو حاجت ہو تو اسے دے دیں، ورنہ کسی پاک جگہ ڈال دیں، انھیں جمروں پر نہ پھینکیں کہ مکروہ ہے۔

اور اگر بارہویں کا آفتاب غروب ہوگیا اور آپ منیٰ میں ہیں تو ایک دن اور ٹھہریں اور تیرہویں کو بدستور دوپہر ڈھلے رَمی کرکے مکہ مکرمہ جائیں۔ یہی افضل ہے۔ اس صورت میں آپ کی ساری کنکریاں کام آگئیں۔

---

(۱) **تنبیہ:** کچھ لوگ یہ مشورہ دیتے ہیں کہ دسویں یا گیارہویں تاریخ کو طوافِ زیارت کے لیے مکہ نہ جائیں، بارہ تاریخ کو کنکری مارنے کے بعد مکہ جاکر طواف زیارت کرلیں۔ یہ غلط مشورہ ہے، آپ اس پر عمل نہ کریں؛ کیوں کہ بارہویں تاریخ کو مکہ مکرمہ جانے میں بہت بھیڑ ہوتی ہے، راستے میں جگہ جگہ جام لگ جانے کی وجہ سے مکہ مکرمہ پہنچنے میں رات ہوجاتی ہے، اگر بارہویں کا سورج ڈوبنے کے بعد طواف کریں گے تو دَم دینا پڑے گا۔

حج کے بعد عمرہ کرنا :

اب تیرہویں کے بعد جب تک مکہ مکرمہ میں ٹھہریں، اپنے اور اپنے پیر، اُستاد، ماں، باپ اور دیگر احباب واقارب، خصوصًا حضور پُرنور سیّدِ عالم ﷺ اور اُن کے اصحاب واہل بیت وحضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف سے جتنے ہوسکیں عمرے کرتے رہیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ احرام کا کپڑا پہن کر یا اپنے ساتھ لے کر حرم آجائیں، وہاں سے بس یا پرائیویٹ گاڑی کے ذریعہ تنعیم / مسجد عائشہ جائیں، یہ جگہ مکہ مکرمہ سے شمال یعنی مدینہ طیبہ کی طرف تقریباًے رکلومیٹر کے فاصلہ پر ہے، وہاں سے عمرہ کا احرام جس طرح پہلے بیان ہوا باندھ کر آئیں اور طواف وسعی حسبِ دستور کرکے حلق یا قصر کرالیں، عمرہ ہوگیا۔

جو حلق کراچکا اور پھر اسی دن دوسرا عمرہ کیا، وہ سر پر اُسترہ پھروالے، کافی ہے۔ یوہیں وہ شخص جس کے سر پر قدرتی بال نہ ہوں، وہ بھی اپنے سر پر استرہ پھروالے۔

کوشش کریں کہ مکہ مکرمہ میں کم سے کم ایک ختم قرآن مجید ضرور کرلیں، کہ ایک لاکھ ختم قرآن کریم کا ثواب ملے گا۔

طوافِ رُخصت / طوافِ وَداع :

جب مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے کا ارادہ ہو تو طوافِ وَداع بے رَمَل واِضطباع اور بے سعی بجالائیں۔ یہ باہر والوں (آفاقی) پر واجب ہے۔ ہاں! وقت رخصت عورت حیض یا نفاس سے ہو تو اس پر طوافِ رخصت واجب نہیں ہے، پھر طواف کے بعد بدستور دو رکعت مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھیں، وہاں جگہ نہ ملے تو مسجد حرام میں کسی جگہ ادا کریں، پھر دروازۂ کعبہ کے سامنے کھڑے ہوکر قبولِ حج اور بار بار حاضری کی دعا مانگیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَلسَّآئِلُ بِبَابِكَ يَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَمَعْرُوْفِكَ وَ يَرْجُوْ رَحْمَتَكَ۔ (۱)

پھر اُلٹے پاوں کعبہ کی طرف منہ کرکے یا سیدھے چلنے میں پھر پھر کر کعبہ کو حسرت سے دیکھتے، اُس کی جُدائی پر روتے یا رونے کا منہ بناتے مسجدِ کریم کے دروازہ سے بایاں پاؤں پہلے بڑھا کر نکلیں اور دعاے مذکور (مسجد سے نکلنے والی دعا) پڑھیں۔

حیض ونفاس والی عورت مسجد حرام کے دروازہ پر کھڑی ہوجائے اور حسرت سے خانۂ

---

(۱) ترجمہ: سائل تیرے دروازہ پر تیرے فضل واحسان کا سوال کرتا ہے اور تیری رحمت کا امیدوار ہے۔

کعبہ کو دیکھے اور دعا کرتے ہوئے واپس لوٹے۔ پھر بقدر قدرت فقرائے مکہ مکرمہ پر صدقہ وخیرات کریں اور واپس اپنی قیام گاہ پر آجائیں۔

حج تمتع میں کیے جانے والے اعمال ایک نظر میں

ہمارے ملک ہندوستان سے حج کے لیے جانے والے خوش نصیب مسلمان عموماً حج تمتع ہی کرتے ہیں؛ اس لیے ہم حج تمتع میں کیے جانے والے اعمال اور ان کی شرعی حیثیت اختصار کے ساتھ ترتیب سے درج کرتے ہیں تاکہ عوام کے لیے حج کرنے میں آسانی ہو اور انھیں یہ پڑھ کر اچھی طرح سے سمجھ میں آجائے کہ انھیں کس دن اور کب کیا کرنا ہے اور اس کے لحاظ سے وہ تیار رہیں۔

١. حج وزیارت کے لیے خوشی خوشی، نیک نیتی کے ساتھ گھر سے روانگی۔
٢. میقات [1] سے عمرہ کا احرام باندھنا۔ یہ شرط ہے۔
٣. خانۂ کعبہ کا طواف کرنا۔ یہ رکن یعنی فرض ہے۔
٤. مقام ابراہیم کے پاس یا مسجد حرام میں دو رکعت نماز پڑھنا۔ یہ نماز واجب ہے۔
٥. پیٹ بھر کر آب زم زم پینا اور دعائیں کرنا۔ یہ سنت ہے۔
٦. صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا۔ یہ واجب ہے۔
٧. مسجد حرام میں آکر دو رکعت نماز پڑھنا۔ یہ سنت/مستحب ہے۔
٨. سر منڈانا یا بال کٹوانا۔ یہ واجب ہے۔

اب آپ احرام سے باہر آگئے اور آپ کا عمرہ مکمل ہوگیا۔ اب آپ حج کی تیاری کریں۔

ایام حج کے افعال ومناسک درج ذیل ہیں:

حج کا پہلا دن (۸/ ذی الحجہ)

١. آج اپنی قیام گاہ [2] سے حج کا احرام باندھنا۔ یہ شرط ہے۔

---

(۱) اس زمانہ میں جب کہ ہوائی جہاز سے سفر ہوتا ہے، اگر آپ اپنے وطن سے سیدھے مکہ مکرمہ جارہے ہیں تو حج ہاؤس یا ایئرپورٹ سے عمرہ کا احرام باندھ لیں اور اگر پہلے مدینہ منورہ جارہے ہیں، پھر وہاں سے مکہ مکرمہ جائیں گے تو مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے راستہ میں ذوالحلیفہ (ابیار علی) سے عمرہ کا احرام باندھ لیں۔

(۲) ہوسکتا ہے کہ یہ کام آپ کو ساتویں ذی الحجہ کو ہی کرنا پڑے؛ اس لیے کہ اب حاجیوں کی کثرت کی وجہ سے حج کمیٹی والے سات تاریخ سے ہی منیٰ لے جانا شروع کردیتے ہیں، اگر ایسا ہے تو آپ سات تاریخ کو ہی حج کا احرام باندھ لیں۔ اور اگر آپ سے ہوسکے تو اپنی قیام گاہ کے بجائے مسجد حرام میں جائیں اور وہاں سے حج کا احرام باندھیں کہ یہ افضل ہے۔

❷ احرام باندھنے کے بعد منیٰ جانا اور ظہر سے نویں کی فجر تک پانچ نمازیں منیٰ میں ہی ادا کرنا۔ یہ سنت ہے۔

❸ شب عرفہ (نویں ذی الحجہ کی رات) منیٰ ہی میں گزارنا۔ یہ سنت ہے۔

حج کا دوسرا دن (۹/ ذی الحجہ)

❶ آج آفتاب طلوع ہوجانے کے بعد منیٰ سے میدان عرفات جانا۔ یہ سنت ہے۔

❷ میدان عرفات میں زوال سے پہلے غسل کرنا۔ یہ سنت ہے۔

❸ ظہر کے وقت میں ظہر اور عصر کے وقت میں عصر کی نماز اپنے احباب کے ساتھ خیمہ میں باجماعت ادا کرنا۔ دَور حاضر میں حالات کے پیش نظر ایسا کرنا ضروری ہے۔

❹ زوال کے بعد میدان عرفات میں وقوف کرنا۔ یہ رکن یعنی فرض ہے۔

❺ آفتاب غروب ہوجانے کے بعد بغیر مغرب کی نماز پڑھے مزدلفہ جانا۔ یہ واجب ہے۔

❻ مزدلفہ میں عشا کے وقت میں پہلے مغرب کی فرض نماز، پھر فوراً عشا کی فرض نماز، پھر مغرب کی سنت، پھر عشا کی سنت، اس کے بعد وتر پڑھنا۔ یہ واجب ہے۔

❼ مزدلفہ میں رات گزارنا۔ یہ سنت ہے۔

حج کا تیسرا دن (۱۰/ ذی الحجہ)

❶ آج نماز فجر کے بعد مزدلفہ میں وقوف کرنا۔ یہ واجب ہے۔

❷ مزدلفہ سے رمی جمرات کے لیے کنکریاں چننا۔ یہ مستحب ہے۔

❸ طلوع آفتاب سے پہلے ہی منیٰ کی طرف کوچ کرنا۔ یہ سنت ہے۔

❹ منیٰ پہنچ کر جمرۂ عقبہ یعنی بڑے شیطان کو کنکری مارنا۔ یہ واجب ہے۔

❺ بڑے شیطان کو کنکری مارنے کے بعد شکرانہ کی قربانی کرنا۔ یہ واجب ہے۔

❻ قربانی کے بعد سر مونڈانا یا بال کٹوانا۔ یہ واجب ہے۔

❼ گیارہویں ذی الحجہ کی رات منیٰ میں گزارنا۔ یہ سنت ہے۔

حج کا چوتھا دن (۱۱/ ذی الحجہ)

❶ خانۂ کعبہ کا طواف کرنا یعنی طواف زیارت۔ یہ رکن یعنی فرض ہے۔

۲ طواف کے بعد دو رکعت واجب الطواف پڑھنا۔ یہ واجب ہے۔
۳ نماز سے فارغ ہونے کے بعد پیٹ بھر آبِ زم زم پینا۔ یہ سنت ہے۔
۴ اگر احرام باندھنے کے بعد سعی نہ کی ہو تو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ یہ واجب ہے۔
۵ مکروہ وقت نہ ہو تو سعی کے بعد دو رکعت نماز مسجد حرام میں پڑھنا۔ یہ بہتر ہے۔
۶ زوال کے بعد تینوں شیطانوں کو کنکری مارنا۔ یہ واجب ہے۔
۷ بارہویں ذی الحجہ کی رات منیٰ میں گزارنا۔ یہ سنت ہے۔

حج کا پانچواں دن (۱۲؍ ذی الحجہ)

۱ زوال کے بعد تینوں شیطانوں کو کنکری مارنا۔ یہ واجب ہے۔
۲ کنکری مارنے کے بعد منیٰ سے کوچ کر جانا۔ یہ اختیاری ہے۔

لیکن اگر منیٰ میں رہا اور آفتاب غروب ہو گیا تو اب وہ رات بھی منیٰ میں گزارنا سنت ہے اور تیرہویں ذی الحجہ کو تینوں جمرات پر کنکری مارنا واجب ہے۔ اور زوال کے بعد رمی کر کے منیٰ سے نکلنا افضل ہے۔

یہ حج کے کام پورے ہو گئے۔ اب صرف ایک کام باقی ہے اور وہ ہے مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت خانۂ کعبہ کا طواف کرنا یعنی **طواف رخصت**۔ یہ واجب ہے۔

حج و عمرہ سے متعلق بعض احکام و مسائل

اب تک آپ نے اس کتاب میں حج و عمرہ کا طریقہ، اس کی ترتیب اور بعض دعاؤں کے بارے میں پڑھ لیا، اب ہم چاہتے ہیں کہ حج و عمرہ سے متعلق بعض احکام و مسائل بھی درج کر دیں تاکہ عازمین حج و عمرہ کے لیے مزید آسانی ہو۔

نوٹ: یہ مسائل بہار شریعت حصہ ششم سے معمولی حذف و اضافہ کے ساتھ درج کیے گئے ہیں، اگر کہیں کوئی شبہہ ہو تو اصل کتاب (بہار شریعت) کا مطالعہ کریں۔

احرام کی حالت میں یہ کام حرام ہیں :

● عورت سے صحبت کرنا، اسے شہوت کے ساتھ بوسہ لینا، یا گلے لگانا۔ ● کسی سے

دنیوی لڑائی جھگڑا کرنا۔ ● اپنا یا دوسرے کا ناخن کاٹنا، یا دوسرے سے اپنا ناخن کٹوانا۔ ● سر سے پاوں تک کہیں سے کوئی بال کسی طرح جدا کرنا۔ ● منہ، یا سر کسی کپڑے وغیرہ سے چھپانا۔ ● کپڑے کا بُقچہ، یا گٹھری سر پر رکھنا۔ ● عمامہ باندھنا۔ ● دستانہ، یا موزہ پہننا۔ ● سِلا کپڑا پہننا۔ ● بدن، یا بالوں، یا کپڑوں میں خوش بو لگانا۔ ● خالص خوش بو مثلاً مشک، عنبر، زعفران، جاوتری، لونگ، الائچی، دار چینی وغیرہ کھانا۔ ● ایسی خوش بو کا آنچل میں باندھنا جس میں فی الحال مہک ہو جیسے مشک، عنبر، زعفران وغیرہ۔ ● سر یا داڑھی کسی خوش بودار، یا ایسی چیز سے دھونا جس سے جوئیں مر جائیں۔ ● وسمہ یا مہندی کا خضاب لگانا۔ ● زیتون، یا تِل کا تیل اگرچہ بے خوش بو ہو بالوں یا بدن میں لگانا۔ ● کسی کا سر مونڈنا اگرچہ اس کا احرام نہ ہو۔ ● جُوں مارنا، یا پھینکنا، یا کسی کو اس کے مارنے کا اشارہ کرنا۔ ● جُوں مارنے کے لیے کپڑا دھونا، یا دھوپ میں ڈالنا۔ ● جوں مارنے کے لیے بالوں میں پارہ وغیرہ لگانا۔

تنبیہ:

عورت کو احرام کی حالت میں سر چھپانا جائز ہے، بلکہ غیر محرم کے سامنے اور نماز میں فرض ہے، تو اسے سر پر بستر یا بقچہ اٹھانا بدرجۂ اولیٰ جائز ہوگا۔ اسی طرح سر وغیرہ پر پٹی باندھنا، یا بازو، یا گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ سل کر باندھے، اور دستانے، موزے، سلے کپڑے پہننا بھی عورت کے لیے جائز ہے۔

احرام کی حالت میں یہ باتیں مکروہ ہیں :

بدن کا میل چھڑانا۔ ● بال یا بدن، صابون وغیرہ بے خوش بو کی چیز سے دھونا۔ ● بالوں میں کنگھی کرنا، یا اس طرح کھجانا کہ بال ٹوٹنے یا جُوں گرنے کا اندیشہ ہو۔ ● قصداً خوش بو سونگھنا، اگرچہ خوش بودار پھل یا پتّا ہو جیسے لیموں، نارنگی، پودینہ، عطر دانہ، یا عطر فروش کی دکان پر اس غرض سے بیٹھنا کہ خوش بو سے دماغ معطر ہوگا۔ ● سر، یا منہ پر پٹی باندھنا، یا ناک وغیرہ منہ کا کوئی حصّہ کپڑے سے چھپانا۔ ● کوئی ایسی چیز کھانا پینا جس میں خوش بو پڑی ہو اور نہ وہ پکائی گئی ہو، نہ بو زائل ہوئی ہو۔ ● تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا۔ ● مہکتی خوش بو ہاتھ سے چھونا جب کہ ہاتھ میں لگ نہ جائے، ورنہ حرام ہے۔ ● بازو، یا گلے پر تعویذ باندھنا اگرچہ بے سلے کپڑے

میں لپیٹ کر۔● بلاعذر بدن پر پٹی باندھنا۔● سنگار کرنا۔● تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا۔● تہبند باندھ کر کمر بند یا رسّی سے کسنا۔

احرام کی حالت میں یہ باتیں جائز ہیں :

انگرکھا، کُرتا، جُبّہ لیٹ کر اوپر سے اس طرح ڈال لینا کہ سر اور منہ نہ چھپے۔● اِن چیزوں یا پاجامہ کا تہبند باندھ لینا۔● چادر کے آنچلوں کو تہبند میں گُھرسنا۔● ہمیانی، یا بیلٹ، یا ہتھیار باندھنا۔● بے میل چھڑائے غسل کرنا۔● کپڑے دھونا۔● مسواک کرنا۔● چھتری لگانا۔● انگوٹھی پہننا۔● بے خوش بو کا سُرمہ لگانا۔● ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کر دینا۔● پھوڑا یا پھنسی توڑ دینا۔● سر یا بدن اس طرح آہستہ کھجانا کہ بال نہ ٹوٹے۔● پالتو جانور مثلاً اونٹ، گائے، بکری، مرغی، وغیرہ ذبح کرنا، پکانا، کھانا، اس کا دودھ دوہنا، اس کے انڈے توڑنا، بھُوننا، کھانا۔● چیل، کوا، چوہا، گرگٹ، چھپکلی، سانپ، بچھو، کھٹمل، مچھر، پِسُّو، مکھی وغیرہ خبیث و موذی جانوروں کا مارنا اگرچہ حرم میں ہو۔● منہ اور سر کے سوا کسی اور جگہ زخم پر پٹی باندھنا۔● سر، یا گال کے نیچے تکیہ رکھنا۔● سر، یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا۔● کان کپڑے سے چھپانا۔● ٹھوڑی سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا۔● سر پر سینی یا بوری اُٹھانا۔● گھی، یا چربی، یا کڑوا تیل بالوں یا بدن میں لگانا۔● دین کے لیے جھگڑنا، بلکہ حسبِ حاجت فرض وواجب ہے۔● بے سلے کپڑے میں لپیٹ کر تعویذ گلے میں ڈالنا۔● آئینہ دیکھنا۔

طواف میں یہ باتیں حرام ہیں :

بے وضو طواف کرنا۔● کوئی عضو جو ستر میں داخل ہے اس کا چوتھائی حصہ کھلا ہونا مثلاً ران، یا عورت کا کان، یا کلائی۔

طواف میں یہ باتیں مکروہ ہیں :

فضول بات کرنا۔● بیچنا یا خریدنا۔● حمد و نعت و منقبت کے سوا کوئی شعر پڑھنا۔● ذکر یا دعا یا تلاوت یا کوئی کلام بلند آواز سے کرنا۔● ناپاک کپڑے میں طواف کرنا۔● رَمَل، یا اضطباع، یا بوسۂ حجرِ اسود، جہاں جہاں ان کا حکم ہے ترک کرنا۔● طواف میں کچھ کھانا۔● پیشاب، پاخانہ یا ریح کے تقاضے میں طواف کرنا۔● فضول اِدھر اُدھر دیکھنا۔

یہ باتیں طواف وسَعی دونوں میں مباح ہیں :

سلام کرنا یا اس کا جواب دینا۔ ● حاجت کے لیے کلام کرنا۔ ● فتویٰ پوچھنا یا فتویٰ دینا۔ ● پانی پینا۔ ● حمد و نعت و منقبت کے اشعار آہستہ پڑھنا۔

سَعی میں یہ باتیں مکروہ ہیں :

خرید و فروخت۔ ● فضول کلام۔ ● صفا یا مروہ پر نہ چڑھنا۔ ● مرد کا میلین اخضرین کے درمیان بلا عذر نہ دوڑنا۔ ● طواف کے بعد بہت تاخیر کر کے سعی کرنا۔ ● ستر عورت نہ ہونا۔ ● اِدھر اُدھر فضول دیکھنا۔

جرم اور ان کے کفارے کا بیان :

حج اور عمرہ کے درمیان کبھی کچھ کام ایسے سرزد ہوجاتے ہیں جو شریعت کے خلاف ہوتے ہیں، اس جرم کی وجہ سے آدمی کو کفارہ دینا پڑتا ہے۔ کفارہ اس لیے ہے کہ اگر بھول چوک سے، یا سونے کی حالت میں، یا مجبوری سے جرم سرزد ہوگیا تو یہ کفارہ مجرم کو اس جرم کے گناہ سے پاک کردے۔ کفارہ اس لیے نہیں ہے کہ آدمی جان بوجھ کر، بلا عذر جرم کرے اور کہے کہ کفارہ دے دیں گے۔ کفارہ تو اس صورت میں بھی لازم ہوگا، لیکن جان بوجھ کر اللہ جل شانہٗ کے حکم کی خلاف ورزی کرنا بہت برا ہے، اس سے آدمی گناہ گار ہوگا اور اسے کفارہ ادا کرنے کے ساتھ توبہ بھی کرنی پڑے گی۔

● کفارہ میں تین چیزوں کا ذکر ملتا ہے: ① دَم۔ ② بدَنہ۔ ③ صدقہ۔

دَم سے مراد ایک بکری یا ایک بھیڑ ہے۔ اور **بدنہ** سے مراد ایک اونٹ، یا ایک گائے ہے۔ ان جانوروں میں وہی شرطیں ملحوظ ہیں جو قربانی میں ہیں۔ اور **صدقہ** سے مراد دو کلو سینتالیس گرام گیہوں یا اس کا دوگنا (چار کلو چورانوے گرام) جَو، یا کھجور، یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت ہے۔

● کفارہ میں جہاں دَم کا حکم ہے، وہ جرم اگر بیماری، یا سخت گرمی، یا شدید سردی، یا زخم، یا پھوڑے، یا جوؤں کی سخت ایذا کے باعث ہو تو اسے **"جرم غیر اختیاری"** کہتے ہیں۔ اس صورت میں مجرم کو اختیار ہوگا کہ وہ دَم کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دے دے، یا انھیں دونوں وقت پیٹ بھر کھانا کھلادے، یا تین روزے رکھ لے۔

● اگر چھ صدقے ایک مسکین کو دے دیے، یا تین یا سات مساکین پر تقسیم کر دیے تو کفارہ ادا نہ ہوگا، بلکہ شرط یہ ہے کہ چھ مسکینوں کو دے۔ اور افضل یہ ہے کہ وہ حرم کے مساکین ہوں۔

● اور جہاں کفارہ میں صدقہ کا حکم ہے، وہ جرم اگر مجبوری میں کیا ہو تو اختیار ہوگا کہ صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔

● کفارہ کی قربانی غیر حرم میں نہیں ہو سکتی، اگر غیر حرم میں قربانی کی تو کفارہ ادا نہیں ہوگا۔ اس میں سے نہ خود کھا سکتے ہیں، نہ مال داروں کو کھلا سکتے ہیں، وہ صرف محتاجوں کا حق ہے۔

● اگر کفارے کے روزے رکھے تو اس میں شرط یہ ہے کہ رات سے یعنی صبح صادق سے پہلے نیت کر لے، اور یہ بھی نیت ہو کہ فلاں کفارہ کا روزہ ہے، مطلق روزہ کی نیت، یا نفل، یا کوئی اور نیت کی تو کفارہ ادا نہیں ہوگا۔

● کفارہ کے روزوں کا پے در پے ہونا، یا حرم میں رکھنا، یا حالت احرام میں رکھنا ضروری نہیں ہے، آدمی احرام کے بغیر بھی رکھ سکتا ہے اور غیر حرم میں بھی رکھ سکتا ہے۔

● چار پہر سے مراد ایک دن یا ایک رات کی مقدار ہے، مثلاً طلوع آفتاب سے غروب آفتاب، یا غروب آفتاب سے طلوع آفتاب، یا دوپہر سے آدھی رات، یا آدھی رات سے دوپہر تک۔

خوش بو اور تیل لگانا:

● خوش بو اگر بہت سی لگائی جسے دیکھ کر لوگ بہت بتائیں اگر چہ عضو کے تھوڑے حصہ پر لگائی ہو، یا کسی بڑے عضو جیسے سر، منہ، ران، پنڈلی کو پورا سان دیا اگر چہ خوش بو تھوڑی ہے تو ان دونوں صورتوں میں دَم ہے۔ اور اگر تھوڑی سی خوش بو عضو کے تھوڑے سے حصہ میں لگائی تو صدقہ ہے۔

● کپڑے یا بچھونے پر خوش بو ملی تو خود خوش بو کی مقدار دیکھی جائے گی، زیادہ ہے تو دَم اور کم ہے تو صدقہ۔

● خوش بو سونگھی، پھل ہو یا پھول جیسے لیمو، نارنگی، گلاب، چمیلی، بیلے، جُوہی وغیرہ کے پھول تو کچھ کفارہ نہیں، اگر چہ محرم کو خوش بو سونگھنا مکروہ ہے۔

● خوش بودار سرمہ ایک یا دو بار لگایا تو صدقہ دے، اس سے زیادہ لگایا تو دَم۔ اور جس سرمہ میں خوش بو نہ ہو، اسے بضرورت استعمال کرنے میں حرج نہیں، لیکن بلا ضرورت استعمال

کرنا مکروہ ہے۔

- اگر خالص خوش بو جیسے مشک، زعفران، لونگ، الائچی، دار چینی اتنی کھائی کہ منہ کے اکثر حصہ میں لگ گئی تو دَم ہے، ورنہ صدقہ۔
- تمباکو کھانے والے اس کا خیال رکھیں کہ احرام میں خوش بودار تمباکو نہ کھائیں کہ پتیوں میں تو ویسے ہی کچی خوش بو ملائی جاتی ہے اور قوام میں بھی اکثر پکانے کے بعد مشک وغیرہ ملاتے ہیں۔
- اگر ایسی جگہ گیا جہاں خوش بو سلگ رہی ہے اور اس کے کپڑے بھی بس گئے تو کچھ نہیں اور سلگا کر اس نے خود بَسائے تو قلیل میں صدقہ اور کثیر میں دَم، اور نہ بسے تو کچھ نہیں، اور اگر احرام سے پہلے بسایا تھا اور احرام میں پہنا تو مکروہ ہے، مگر کفارہ نہیں۔
- داڑھی میں منہدی لگائی جب بھی دَم واجب ہے، پوری ہتھیلی یا تلوے میں لگائی تو دَم دے، مرد ہو یا عورت۔ اور چاروں ہاتھ پاؤں میں ایک ہی جلسہ میں لگائی جب بھی ایک ہی دَم ہے، ورنہ ہر جلسہ پر ایک دَم۔ اور ہاتھ پاؤں کے کسی حصہ میں لگائی تو صدقہ۔
- خطمی سے سر یا داڑھی دھوئی تو دَم ہے۔
- خوش بو لگانا جب جرم قرار پایا تو بدن یا کپڑے سے دور کرنا واجب ہے اور کفارہ دینے کے بعد زائل نہ کیا تو پھر دَم وغیرہ واجب ہوگا۔
- روغن چمیلی وغیرہ خوش بودار تیل لگانے کا وہی حکم ہے جو خوش بو استعمال کرنے کا ہے۔
- تِل اور زیتون کا تیل خوش بو کے حکم میں ہے اگر چہ ان میں خوش بو نہ ہو، البتہ ان کے کھانے اور ناک میں چڑھانے اور زخم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے سے صدقہ واجب نہیں۔
- مشک، عنبر، زعفران وغیرہ جو خود ہی خوش بو ہیں، ان کے استعمال سے مطلقاً کفارہ لازم ہے اگر چہ دواءً استعمال کیا ہو، یہ اس صورت میں ہے جب کہ ان کو خالص استعمال کریں اور اگر دوسری چیز جو خوش بودار نہ ہو، اس کے ساتھ ملا کر استعمال کیا تو غالب کا اعتبار ہے اور دوسری چیز میں ملا کر پکا لیا ہو تو کچھ نہیں۔

سلے کپڑے پہننا :

- محرم نے سِلا کپڑا چار پہر کامل پہنا تو دَم واجب ہے اور اس سے کم ہو تو صدقہ،

اگرچہ تھوڑی دیر پہنا، اور لگاتار کئی دن تک پہنے رہا جب بھی ایک ہی دَم واجب ہے، جب کہ یہ لگاتار پہننا ایک طرح کا ہو یعنی عذر سے یا بلا عذر۔ اور اگر ایک دن مثلاً بلا عذر تھا، دوسرے دن عذر کی وجہ تھا تو دو کفارے واجب ہوں گے۔

- محرم نے دوسرے محرم کو سِلا ہوا یا خوش بودار کپڑا پہنایا تو پہنانے والے پر کچھ نہیں۔
- مرد یا عورت نے منہ کی ٹکلی ساری یا چہارم چھپائی، یا مرد نے پورا یا چہارم سر چھپایا تو چار پہر یا زیادہ لگاتار چھپانے میں دَم ہے اور کم میں صدقہ۔ اور چہارم سے کم کو چار پہر تک چھپایا تو صدقہ ہے اور چار پہر سے کم میں کفارہ نہیں، مگر گناہ ہے۔
- محرم نے سر پر کپڑے کی گٹھری رکھی تو کفارہ ہے اور غلہ کی گٹھری، یا تختہ، یا لگن وغیرہ کوئی برتن رکھ لیا تو کفارہ نہیں ہے۔ اور اگر سر پر مٹی تھوپ لی تو کفارہ ہے۔ یہ کفارہ اسی کے مطابق ہوگا جو سر چھپانے میں اوپر بیان ہوا۔
- سلا ہوا کپڑا پہننے میں یہ شرط نہیں کہ قصداً پہنے، بلکہ بھول کر ہو، یا نادانی میں، بہرحال وہی حکم ہے۔ یوں ہی سر اور منہ چھپانے میں، یہاں تک کہ محرم نے سوتے میں سر یا منہ چھپا لیا تو کفارہ واجب ہے۔
- کان اور گدی کے چھپانے میں حرج نہیں۔ یوں ہی ناک پر خالی ہاتھ رکھنے میں۔ اور اگر ہاتھ میں کپڑا ہے اور کپڑے سمیت ناک پر ہاتھ رکھا تو کفارہ نہیں، مگر مکروہ و گناہ ہے۔

پہننے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کپڑا اس طرح پہنے جیسے عادۃً پہنا جاتا ہے، ورنہ اگر کرتے کا تہبند باندھ لیا، یا پاجامہ کو تہبند کی طرح لپیٹا، پاؤں پائینچے میں نہ ڈالے تو کچھ نہیں۔ یوں ہی انگرکھا پھیلا کر دونوں شانوں پر رکھ لیا، آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے تو کفارہ نہیں، مگر مکروہ ہے اور مونڈھوں پر سِلے کپڑے ڈال لیے تو کچھ نہیں۔

بال دُور کرنا:

- سر یا داڑھی کے چہارم بال یا زیادہ کسی طرح دور کیے تو دَم ہے اور کم میں صدقہ۔ اور اگر چندلا ہے یا داڑھی میں کم بال ہیں، تو اگر چوتھائی کی مقدار ہیں تو کل میں دَم، ورنہ صدقہ۔ چند جگہ سے تھوڑے تھوڑے بال لیے تو سب کا مجموعہ اگر چہارم کو پہنچتا ہے تو دَم ہے، ورنہ صدقہ۔

- پوری گردن یا پوری ایک بغل کا بال دور کرنے میں دَم ہے اور کم میں صدقہ، اگرچہ نصف یا زیادہ ہو۔ یہی حکم موے زیرِ ناف کا ہے۔ دونوں بغلیں پوری مونڈائے، جب بھی ایک ہی دَم ہے۔
- سر مونڈایا اور دَم دے دیا، پھر اسی جلسہ میں داڑھی مونڈائی تو اب دوسرا دَم دے۔
- روٹی پکانے میں کچھ بال جل گئے تو صدقہ ہے۔ وضو کرنے، یا کھجانے، یا کنگھا کرنے میں بال گرے، اس پر بھی پورا صدقہ ہے۔ اور بعض نے کہا کہ دو تین بال تک ہر بال کے لیے ایک مٹھی اناج، یا ایک ٹکڑا روٹی، یا ایک چھوہارا ہے۔
- اپنے آپ بے ہاتھ لگائے بال گر جائے، یا بیماری سے تمام بال گر جائیں تو کچھ نہیں۔
- غیر محرم نے محرم کا سر مونڈا اس کے حکم سے یا بلا حکم تو محرم پر کفارہ ہے اور مونڈنے والے پر صدقہ، اور وہ محرم اس مونڈنے والے سے اپنے کفارہ کا تاوان نہیں لے سکتا اور اگر محرم نے غیر کی مونچھیں کاٹیں، یا ناخن تراشے تو مساکین کو کچھ صدقہ کھلا دے۔
- مونڈنا، کترنا، موچنے سے لینا، یا کسی چیز سے بال اُوڑانا، سب کا ایک حکم ہے۔
- عورت پورے یا چوتھائی سر کے بال ایک پور برابر کاٹے تو دَم دے اور کم میں صدقہ۔

ناخن کترنا:

- ایک ہاتھ، ایک پاوں کے پانچوں ناخن کترے یا بیسوں ایک ساتھ تو ایک دَم ہے۔

اور اگر کسی ہاتھ یا پاوں کے پورے پانچ نہ کترے تو ہر ناخن پر ایک صدقہ، یہاں تک کہ اگر چاروں ہاتھ پاوں کے چار چار کترے تو سولہ صدقے دے، مگر یہ کہ صدقوں کی قیمت ایک دَم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کرلے یا دَم دے۔

اور اگر ایک ہاتھ یا پاوں کے پانچوں ناخن ایک جلسہ میں اور دوسرے کے پانچوں ناخن دوسرے جلسہ میں کترے تو دو دَم لازم ہیں۔ اور چاروں ہاتھ پاوں کے چار جلسوں میں کاٹے تو چار دَم۔

- کوئی ناخن ٹوٹ گیا کہ بڑھنے کے قابل نہ رہا، اس کا بقیہ اس نے کاٹ لیا تو کچھ نہیں۔
- چاقو اور ناخن تراش سے تراشنا اور دانت سے کھٹکنا سب کا ایک حکم ہے۔

بوس وکنار وغیرہ:

- مباشرت فاحشہ اور شہوت کے ساتھ بوس وکنار اور بدن مَس کرنے میں دَم ہے، اگرچہ انزال نہ ہو، اور بلا شہوت میں کچھ نہیں۔ یہ افعال عورت کے ساتھ ہوں، یا اَمرد کے ساتھ، دونوں کا ایک حکم ہے۔
- مرد کے ان افعال سے عورت کو لذت آئے تو وہ بھی دَم دے۔

جماع :

- وقوفِ عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہو گیا۔ اسے حج کی طرح پورا کرکے دَم دے اور سال آئندہ ہی میں اس کی قضا کرلے۔ عورت بھی احرام حج میں تھی تو اس پر بھی یہی لازم ہے اور اگر اس بلا میں پھر پڑجانے کا خوف ہو تو مناسب ہے کہ قضا کے احرام سے حج پورا ہونے تک دونوں ایسے جدا رہیں کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھے۔
- وقوف کے بعد جماع سے حج تو نہ جائے گا، مگر حلق و طواف سے پہلے کیا تو بدنہ دے اور حلق کے بعد تو دَم اور بہتر اب بھی بدنہ ہے اور دونوں کے بعد کیا تو کچھ نہیں۔ طواف سے مراد اکثر ہے یعنی چار پھیرے۔
- قصداً جماع ہو، یا بھولے سے، یا سوتے میں، یا اکراہ کے ساتھ، سب کا ایک حکم ہے۔
- جماع سے احرام نہیں جاتا، وہ بدستور محرم ہے اور جو چیزیں محرم کے لیے ناجائز ہیں وہ اب بھی ناجائز ہیں۔
- حج فاسد ہونے کے بعد دوسرے حج کا احرام اسی سال باندھا تو دوسرا نہیں ہے بلکہ وہی ہے جسے اس نے فاسد کردیا، اس ترکیب سے سال آئندہ کی قضا سے نہیں بچ سکتا۔

طواف میں غلطی:

- طوافِ فرض کل یا اکثر یعنی چار پھیرے جنابت یا حیض ونفاس میں کیا تو بدنہ ہے، اور بے وضو کیا تو دَم، اور پہلی صورت میں طہارت کے ساتھ اعادہ واجب، اگر مکہ سے چلا گیا ہو تو واپس آکر اعادہ کرے اگرچہ میقات سے بھی آگے بڑھ گیا ہو، مگر بارہویں تاریخ تک اگر کامل طور پر اعادہ کرلیا تو جرمانہ ساقط اور بارہویں کے بعد کیا تو دَم لازم، بدنہ ساقط۔ لہٰذا اگر طوافِ فرض

بار ہویں کے بعد کیا ہے تودم ساقط نہ ہوگا کہ بار ہویں توگزر گئی۔ اور اگر طوافِ فرض بے وضو کیا تھا تواعادہ مستحب، پھر اعادہ سے دَم ساقط ہوگیا اگر چہ بار ہویں کے بعد کیا ہو۔

- چار پھیرے سے کم بے طہارت کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ، اور جنابت میں کیا تو دَم، پھر اگر بار ہویں تک اعادہ کرلیا تو دَم ساقط اور بار ہویں کے بعد اعادہ کیا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک صدقہ۔
- طوافِ فرض کل یا اکثر بے ستر کیا مثلاً عورت کی چہارم کلائی یا چہارم سر کے بال کھلے تھے، یا بار ہویں کے بعد کیا تو ان سب صورتوں میں دَم دے اور صحیح طور پر اعادہ کرلیا تو دَم ساقط اور بغیر اعادہ کیے چلا آیا تو بکری یا اس کی قیمت بھیج دے کہ حرم میں ذبح کردی جائے، واپس آنے کی ضرورت نہیں۔
- طوافِ فرض کے چار پھیرے یا اس سے کچھ زائد کرکے چلا گیا یعنی تین یا دو یا ایک پھیرا باقی ہے تو دَم واجب، اگر خود نہ آیا، بکری یا اس کی قیمت بھیج دی تو کافی ہے۔
- طوافِ رخصت کل یا اکثر ترک کیا تو دَم لازم اور چار پھیروں سے کم چھوڑا تو ہر پھیرے کے بدلے میں ایک صدقہ، اور طوافِ عمرہ کا ایک پھیرا بھی ترک کرے گا تو دَم لازم ہوگا اور بالکل نہ کیا یا اکثر ترک کیا تو کفارہ نہیں، بلکہ اس کا ادا کرنا لازم ہے۔

سعی میں غلطی :

- سعی کے چار پھیرے یا زیادہ بلا عذر چھوڑ دیے، یا سواری پر کیے تو دَم دے اور حج ہوگیا اور چار سے کم میں ہر پھیرے کے بدلے صدقہ ہے، اور اگر اعادہ کرلیا تو دَم و صدقہ ساقط۔ اور عذر کے سبب ایسا ہوا تو معاف ہے۔
- طواف سے پہلے سعی کی اور اعادہ نہ کیا تو دَم دے۔

وقوف عرفہ میں غلطی :

- جو شخص غروب آفتاب سے پہلے عرفات سے چلا گیا وہ دَم دے، پھر اگر غروب سے پہلے واپس آگیا تو دَم ساقط ہوگیا اور غروب کے بعد واپس ہوا تو نہیں، اور عرفات سے چلا آنا خواہ باختیار ہو یا بلا اختیار ہو مثلاً اونٹ پر سوار تھا وہ اسے لے بھاگا، دونوں صورت میں دَم ہے۔

وقوف مُزدَلِفہ میں غلطی :

- دسویں کی صبح کو مزدلفہ میں بلا عذر وقوف نہ کیا تو دَم دے۔ ہاں کمزور یا عورت بخوف ازدحام وقوف ترک کرے تو جرمانہ نہیں۔

رَمی میں غلطی :

- کسی دن بھی رَمی نہیں کی، یا ایک دن کی بالکل، یا اکثر ترک کر دی مثلاً دسویں کو تین کنکریاں تک ماریں، یا گیارہویں وغیرہ کو دس کنکریاں تک، یا کسی دن کی بالکل یا اکثر رَمی دوسرے دن کی تو ان سب صورتوں میں دَم ہے۔ اور اگر کسی دن کی نصف سے کم چھوڑی مثلاً دسویں کو چار کنکریاں ماریں، تین چھوڑدیں، یا اور دِنوں کی گیارہ ماریں، دس چھوڑدیں، یا دوسرے دن رمی کی، تو ہر کنکری پر ایک صدقہ دے۔ اور اگر صدقوں کی قیمت دَم کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر دے۔

قربانی اور حَلق میں غلطی :

- حرم میں حلق نہ کیا، بلکہ حدود حرم سے باہر کیا، یا بارہویں کے بعد کیا، یا رَمی سے پہلے کیا، یا قارِن و متمتّع نے قربانی سے پہلے کیا، یا ان دونوں نے رَمی سے پہلے قربانی کی، توان سب صورتوں میں دَم ہے۔
- عمرہ کا حلق بھی حرم ہی میں ہونا ضروری ہے، اس کا حلق بھی حرم سے باہر ہوا تو دَم ہے، مگر اس میں وقت کی شرط نہیں۔
- حج کرنے والے نے بارہویں کے بعد حرم سے باہر سر مونڈایا تو دو دَم ہیں، ایک حرم سے باہر حلق کرنے کا، دوسرا بارہویں کے بعد ہونے کا۔
- کفارہ کا جانور حرم کے باہر ذبح کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا، اور اگر اس میں سے خود بھی کھالیا تو اتنے کا تاوان دے، اور اگر اس کفارہ کے گوشت کو ایک مسکین پر تصدق کیا جب بھی جائز ہے۔ یوں ہی تاوان کی قیمت بھی ایک مسکین کو دے سکتا ہے۔
- کفارہ کا جانور چوری گیا، یا زندہ جانور ہی تصدق کر دیا تو نا کافی ہے۔ اور اگر ذبح کر دیا اور گوشت چوری گیا تو کفارہ ادا ہو گیا۔

● کوّا، چیل، بھیڑیا، بچھو، سانپ، چوہا، گھونس، چھچھوندر، کٹکھنا کتّا، پِسّو، مچھر، کلّی، کچھوا، کیکڑا، پتنگا، کاٹنے والی چیونٹی، مکھی، چھپکلی اور تمام حشرات الارض بِجو، لومڑی، گیدڑ جب کہ یہ درندے حملہ کریں، یا جو درندے ایسے ہوں جن کی عادت اکثر ابتداءً حملہ کرنے کی ہوتی ہے جیسے شیر، چیتا، تیندوا، اِن سب کے مارنے میں کچھ نہیں۔ یوں ہی پانی کے تمام جانوروں کے قتل میں کفارہ نہیں ہے۔

حرم کے پیڑ وغیرہ کاٹنا :

● حرم میں درخت کے پتے توڑے، اگر اس سے درخت کو نقصان نہ پہنچا تو کچھ نہیں۔ یوں ہی جو درخت پھلتا ہے اُسے بھی کاٹنے میں تاوان نہیں جب کہ مالک سے اجازت لے لی ہو، اسے قیمت دے دے۔

● چند لوگوں نے مل کر درخت کاٹا تو ایک ہی تاوان ہے جو سب پر تقسیم ہو جائے گا، خواہ سب محرم ہوں یا غیر محرم، یا بعض محرم ہوں اور بعض غیر محرم۔

● حرم کے پیلو، یا کسی درخت کی مسواک بنانا جائز نہیں۔

جوں مارنا :

● اپنی جوں اپنے بدن، یا کپڑوں میں ماری، یا پھینک دی تو ایک میں روٹی کا ٹکڑا ہے، اور دو یا تین ہوں تو ایک مٹھی اناج ہے، اور اس سے زیادہ ہوں تو صدقہ ہے۔

● جوئیں مرنے کو سر، یا کپڑا دھویا، یا دھوپ میں ڈالا، جب بھی یہی کفارے ہیں جو مارنے میں تھے۔

● دوسرے نے اس کے کہنے، یا اشارہ کرنے سے اس کی جوں ماری، جب بھی اس پر کفارہ ہے اگرچہ دوسرا احرام میں نہ ہو۔

● زمین وغیرہ پر گری ہوئی جوں، یا دوسرے کے بدن یا کپڑوں کی جوں مارنے میں اس پر کچھ نہیں اگرچہ وہ دوسرا بھی احرام میں ہو۔

● کپڑا بھیگ گیا تھا، سکھانے کے لیے دھوپ میں رکھا، اس سے جوئیں مرگئیں مگر یہ مقصود نہ تھا تو کچھ حرج نہیں۔

بغیر احرام میقات سے گزرنا :

● میقات کے باہر سے جو شخص آیا اور بغیر احرام مکہ مکرمہ گیا تو اگر چہ نہ حج کا ارادہ ہو، نہ عمرہ کا، مگر حج یا عمرہ واجب ہو گیا، پھر اگر میقات کو واپس نہ گیا، یہیں احرام باندھ لیا تو دَم واجب ہے اور میقات کو واپس جاکر احرام باندھ کر آیا تو دَم ساقط، اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے جو اس پر حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس کا احرام باندھا اور ادا کیا تو بری الذّمہ ہو گیا۔

یوں ہی اگر حج فرض، یا نفل، یا منّت کا عمرہ، یا حج جو اس پر تھا، اس کا احرام باندھا اور اسی سال ادا کیا جب بھی بری الذّمہ ہو گیا، اور اگر اس سال ادا نہ کیا تو اس سے بری الذّمہ نہ ہوا، جو مکہ مکرمہ میں جانے سے واجب ہوا تھا۔

حج و عمرہ سے متعلق بعض دعائیں

دعا میں اصل یہ ہے کہ وہ آپ کے دل سے نکلے، نہ یہ کہ آپ بتکلف پڑھیں۔ اگر آپ کو یہ دعائیں یاد ہو جائیں اور آپ آسانی سے سمجھ کر یہ دعائیں پڑھ سکیں تو بہت اچھا، ورنہ تکلف میں نہ پڑیں، اپنے الفاظ میں دین و دنیا کی بھلائی مانگیں اور سب سے بہتر اور آسان درود شریف کی کثرت ہے۔

● **سفر حرمین شریفین کے لیے دَروازہ سے باہر نکلتے ہی یہ دعا پڑھیں :**

بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ. اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَّزِلَّ اَوْ نُزَلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نُضَلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا اَحَدٌ . (۱)

● **جس منزل پر اُتریں یا جہاں قیام کریں، وہاں یہ دعا پڑھ لیں :**

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. اَللّٰهُمَّ اَعْطِنَا خَيْرَ هٰذَا الْـمَنْزِلِ وَخَيْرَ مَا فِيْهِ وَاكْفِنَا شَرَّ هٰذَا الْـمَنْزِلِ وَشَرَّ مَا فِيْهِ. اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِيْ

(۱) ترجمہ: اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد سے اور میں نے اللہ پر توکل کیا، اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی جانب سے۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ خود پھسلیں یا ہمیں کوئی دوسرا پھسلائے، یا خود گمراہ ہوں یا گمراہ کیے جائیں، یا ہم ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے، یا ہم نادانی کریں یا ہم پر کوئی نادانی کرے۔

مَنْزِلًا مُّبَارَكًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ.[۱]

• مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں :

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَالْبَلَدُ بَلَدُكَ. جِئْتُكَ هَارِبًا مِّنْكَ اِلَيْكَ؛ لِأُؤَدِّيَ فَرَآئِضَكَ وَاَطْلُبَ رَحْمَتَكَ وَاَلْتَمِسَ رِضْوَانَكَ. اَسْأَلُكَ مَسْئَالَةَ الْمُضْطَرِّ يْنَ اِلَيْكَ الْخَآئِفِيْنَ عُقُوْبَتَكَ. اَسْأَلُكَ اَنْ تُقَبِّلَنِي الْيَوْمَ بِعَفْوِكَ وَتُدْخِلَنِيْ فِيْ رَحْمَتِكَ وَتَتَجَاوَزَعَنِّيْ بِمَغْفِرَتِكَ وَتُعِيْنَنِيْ عَلٰى اَدَآءِ فَرَائِضِكَ. اَللّٰهُمَّ نَجِّنِيْ مِنْ عَذَابِكَ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاَدْخِلْنِيْ فِيْهَا وَاَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ.[۲]

• جب حجرِ اَسود کے قریب پہنچیں تو یہ دعا پڑھیں :

لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ صَدَقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَعَبْدَهٗ وهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ، لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[۳]

• جب ملتزم کے سامنے آئیں تو یہ دعا پڑھیں :

اَللّٰهُمَّ هٰذَا الْبَيْتُ بَيْتُكَ وَالْحَرَمُ حَرَمُكَ وَالْأَمْنُ أَمْنُكَ وهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ فَاَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ. اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَ بارِكْ لِيْ

---

(۱) ترجمہ: میں اللہ کے کلماتِ تامہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا۔ اے اللہ! تو ہمیں اس منزل کی خیر عطا کر اور اس کی خیر جو کچھ اس میں ہے اور اس منزل کے شر سے ہمیں بچا اور اس کے شر سے جو کچھ اس میں ہے۔ اے اللہ! تو مجھے برکت والی منزل میں اُتار اور تو بہتر اُتارنے والا ہے۔

(۲) ترجمہ: اے اللہ! تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور یہ شہر، تیرا شہر ہے۔ میں تیرے پاس تیرے عذاب سے بھاگ کر حاضر ہوا ہوں تاکہ تیرے فرائض ادا کروں اور تیری رحمت طلب کروں اور تیری رضا تلاش کروں۔ میں تجھ سے اس طرح سوال کرتا ہوں جیسے مضطر اور تیرے عذاب سے ڈرنے والے سوال کرتے ہیں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ آج تو اپنے عفو کے ساتھ مجھے قبول کر اور اپنی رحمت میں مجھے داخل کر اور اپنی مغفرت کے ساتھ مجھ سے درگزر فرما اور فرائض کی ادائگی پر میری اعانت کر۔ اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے نجات دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اس میں مجھے داخل کر اور شیطان مردود سے مجھے پناہ میں رکھ۔

(۳) ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور تنہا اسی نے کفار کی جماعتوں کو شکست دی، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اُسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ بِخَيْرٍ. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (۱)

- **جب رکن عراقی کے سامنے آئیں تو یہ دعا پڑھیں :**

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ. (۲)

- **جب میزاب رحمت کے سامنے آئیں تو یہ دعا پڑھیں :**

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ، وَلَا بَاقِيَ اِلَّا وَجْهُكَ، وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً هَنِيْئَةً لَّا اَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا. (۳)

- **جب رکن شامی کے سامنے آئیں تو یہ دعا پڑھیں :**

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ يَا عَالِمَ مَا فِي الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ. (۴)

- **جب رکن یمانی کے پاس آئیں تو یہ دعا پڑھیں :**

جب رُکنِ یمانی کے پاس آئیں تو اسے دونوں ہاتھوں سے یا صرف داہنے ہاتھ سے تبرکاً چھوئیں اور چاہیں تو اُسے بوسہ بھی دیں اور یہ دعا پڑھیں:

---

(۱) ترجمہ: اے اللہ! یہ گھر، تیرا گھر ہے اور حرم، تیرا حرم ہے اور امن، تیرا ہی امن ہے۔ اور یہ جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی جگہ ہے، تو مجھے جہنم سے پناہ دے۔ اے اللہ! جو تو نے مجھے دیا اس پر مجھے قانع کردے اور میرے لیے اس میں برکت دے اور ہر غائب پر خیر کے ساتھ تو خلیفہ ہو جا۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اُسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(۲) ترجمہ: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں شک سے، شرک سے، اختلاف سے، نفاق سے اور برے اخلاق سے اور واپس ہو کر مال و اہل اور اولاد میں بُری بات دیکھنے سے۔

(۳) ترجمہ: اے اللہ! تو مجھے اپنے عرش کے سایہ میں رکھ، جس دن تیرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں اور تیری ذات کے سوا کوئی باقی نہیں اور اپنے نبی محمد ﷺ کے حوض سے مجھے خوش گوار پانی پلا کہ اس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے۔

(۴) ترجمہ: اے اللہ! تو اسے حج مقبول بنا اور سعی کو قابل ثواب بنا اور گناہ بخش دے اور اُس کو وہ تجارت کردے جو ہلاک نہ ہو، اے سینوں کی باتیں جاننے والے! مجھے تاریکیوں سے نور کی طرف نکال۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.[1]

● **جب مقام مستجاب کے پاس آئیں تو یہ دعا پڑھیں :**

جب رُکنِ یمانی سے آگے بڑھیں گے تو یہ مقام مستجاب ہے جہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہنے کے لیے مقرر ہیں۔ اس مقام پر یہ دعا پڑھتے ہوئے آگے بڑھیں:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ. يَا عَزِيْزُ! يَا غَفَّارُ! يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ.[2]

● **نماز واجب الطواف کے بعد یہ دعا پڑھیں :**

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ ، وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ، وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ. اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَ يَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًى مِّنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَّمْتَ لِيْ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ .[3]

حدیث شریف میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص یہ دعا کرے گا میں اس کی خطا بخش دوں گا، غم دور کروں گا، محتاجی اُس سے نکال لوں گا، ہر تاجر سے بڑھ کر اس کی تجارت رکھوں گا، دنیا ناچار و مجبور اُس کے پاس آئے گی اگرچہ وہ اُسے نہ چاہے۔

● اس مقام پر بعض اور دعائیں مذکور ہیں مثلاً:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ هٰذَا بَلَدُكَ الْحَرَامُ وَمَسْجِدُكَ الْحَرَامُ وَ بَيْتُكَ الْحَرَامُ وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ ، اَتَيْتُكَ بِذُنُوْبٍ كَثِيْرَةٍ وَّ خَطَايَا جَمَّةٍ وَّ اَعْمَالٍ سَيِّئَةٍ ، وَهٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ. اَللّٰھُمَّ عَافِنَا وَاعْفُ عَنَّا

---

(۱) ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے دین و دنیا اور آخرت میں عفوو درگزر اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

(۲) ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی اور بہتری عطا فرما، اور ہمیں جہنم کی آگ سے بچا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما، اے غالب! اے مغفرت فرمانے والے! اے سارے جہاں کے پروردگار!

(۳) ترجمہ: اے اللہ! تو میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے تو میری معذرت قبول فرما، اور تو میری حاجت جانتا ہے تو میرا سوال مجھے عطا کر، اور جو کچھ میرے نفس میں ہے تو اسے جانتا ہے تو میرے گناہوں کو بخش دے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اُس ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں سرایت کر جائے اور یقین صادق مانگتا ہوں تاکہ میں جان لوں کہ مجھے وہی پہنچے گا جو تو نے میرے لیے لکھا ہے اور اس معیشت پر رضا کا طالب ہوں جو کچھ تو نے میری قسمت میں کیا ہے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان!۔

وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ. (۱)

- **صفا پر چڑھنے کے وقت یہ دعا پڑھیں :**

اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهٖ (اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَاِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ). (۲)

- **میلین اخضرین کے درمیان دوڑتے ہوئے یہ دعا پڑھیں :**

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ ، وَتَعْلَمُ مَا لَا نَعْلَمُ ، اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ. رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ. رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (۳)

- **یہ دعا پڑھتے ہوئے مروہ کی طرف چلیں :**

جب دوسرے میل سے آگے بڑھیں تو آہستہ ہو لیں اور یہ دعا بار بار پڑھتے ہوئے مروہ تک جائیں: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ، يُحْيِيْ

---

(۱) ترجمہ: اے اللہ! یہ تیرا عزت والا شہر ہے اور تیری عزّت والی مسجد ہے اور تیرا عزّت والا گھر ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ اور تیری باندی کا بیٹا ہوں، بہت سے گناہوں اور بڑی خطاؤں اور بُرے اعمال کے ساتھ تیرے حضور حاضر ہوا ہوں، اور یہ جہنم سے تیری پناہ مانگنے والے کی جگہ ہے۔ اے اللہ! تو ہمیں عافیت دے اور ہمیں معاف کر اور ہم کو بخش دے، بیشک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲) ترجمہ: میں اس سے شروع کرتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ذکر کیا۔ بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں سے ہیں، جس نے حج یا عمرہ کیا اس پر ان کے طواف میں گناہ نہیں اور جو شخص نیک کام کرے تو بیشک اللہ بدلہ دینے والا، جاننے والا ہے۔

(۳) ترجمہ: اے پروردگار! بخش دے اور رحم کر اور درگزر فرما اُس سے جسے تو جانتا ہے، اور تو اسے جانتا ہے جسے ہم نہیں جانتے، بیشک تو عزت و کرم والا ہے۔ اے اللہ! تو اس حج کو قبول فرما اور سعی قابل ثواب بنا اور گناہ بخش دے، اے اللہ! مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنین و مومنات کو بخش دے، اے دعاؤں کے قبول کرنے والے! اے ہمارے رب! تو ہم سے قبول کر، بیشک تو سُننے والا، جاننے والا ہے اور ہماری توبہ قبول کر، بیشک تو توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے۔ اے ہمارے رب! تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذابِ جہنم سے بچا۔

وَ يُـمِيْتُ، وَهُوَحَيٌّ لَّا يَـمُوْتُ، بِيَدِهِ الْـخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.(۱)

● **جب منیٰ نظر آئے تو یہ دعا پڑھیں :**

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنیً فَامْنُنْ عَلَيَّ بِـمَـا مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى اَوْلِيَآ ئِكَ.(۲)

● **عرفہ کی رات یہ دعا پڑھیں :**

سُبْحَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ عَرْشُهٗ. سُبْحٰنَ الَّذِيْ فِي الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ. سُبْحٰنَ الَّذِيْ فِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهٗ. سُبْحٰنَ الَّذِيْ فِي النَّارِ سُلْطَانُهٗ. سُبْحٰنَ الَّذِيْ فِي الْـجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ. سُبْحٰنَ الَّـذِيْ فِي الْقَبْرِ قَضَاؤُهٗ. سُبْحٰنَ الَّذِيْ فِي الْهَوَاءِ رُوْحُهٗ. سُبْحٰنَ الَّـذِيْ رَفَعَ السَّمَآءَ. سُبْحٰنَ الَّذِيْ وَضَعَ الْاَرْضَ. سُبْحٰنَ الَّذِيْ لَامَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْهُ اِلَّا اِلَيْهِ.(۳)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ: جو شخص عرفہ کی رات میں یہ دعائیں ہزار مرتبہ پڑھے تو جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگے گا پائے گا جب کہ گناہ یا قطع رحم کا سوال نہ کرے۔

● **منیٰ سے عرفات کی طرف نکلیں تو یہ دعا پڑھیں :**

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَلِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَّحَجِّيْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِيْ وَلَاتُخَيِّبْنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ سَفَرِيْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ حَاجَتِيْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا اَقْرَبَ غَدْوَةٍ غَدَوْتُهَا مِنْ رِّضْوَانِكَ وَاَبْعَدَ هَا مِنْ سَخَطِكَ. اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ غَدَوْتُ وَعَلَيْكَ اعْتَمَدْتُّ وَوَجْهَكَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْنِيْ مِـمَّنْ تُبَاهِيْ بِهِ الْيَوْمَ مَنْ هُوَ

(۱) ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اسی کے لیے حمد ہے، وہی زندگی دیتا ہے، وہی موت دیتا ہے، اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا، اسی کے ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے، اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(۲) ترجمہ: اے اللہ! یہ منیٰ ہے پس تو مجھ پر وہ احسان فرما جو تونے اپنے اولیا پر کیا۔

(۳) ترجمہ: پاک ہے وہ جس کا عرش آسمان میں ہے، پاک ہے وہ جس کی حکومت زمین میں ہے، پاک ہے وہ جس کا راستہ دریا میں ہے، پاک ہے وہ جس کی حکومت آگ (جہنم) میں ہے، پاک ہے وہ جس کی رحمت جنت میں ہے، پاک ہے وہ جس کا فیصلہ قبر میں ہے، پاک ہے وہ جس کی مملوک روحیں ہوا میں ہیں، پاک ہے وہ جس نے آسمان بلند کیا، پاک ہے وہ جس نے زمین پست کی، پاک ہے وہ جس کے عذاب سے پناہ اور نجات کی کوئی جگہ نہیں مگر اُسی کی طرف۔

خَيْرٌ مِّنِّيْ وَاَفْضَلُ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَصَلَّى اللهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ. (۱)

● عرفہ کے روز (۹؍ذی الحجہ کو) یہ دعا پڑھیں:

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: سب میں بہتر وہ چیز جو آج کے دن میں نے اور مجھ سے پہلے انبیا نے کہی یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (۲)

● **اور چاہیں تو اس کے ساتھ یہ بھی پڑھیں:**

لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، وَلَا نَعْرِفُ رَبًّا سِوَاهُ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا. اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ اَمْرِيْ. وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَتَشْتِيْتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيْحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ. اَللّٰهُمَّ هٰذَا مَقَامُ الْمُسْتَجِيْرِ الْعَائِذِ مِنَ النَّارِ، اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بِعَفْوِكَ وَاَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اِذْ هَدَيْتَنِي الْاِسْلَامَ فَلَا تَنْزِعْهُ عَنِّيْ حَتّٰى تَقْبِضَنِيْ وَاَنَا عَلَيْهِ. (۳)

---

(۱) ترجمہ: اے اللہ! میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ ہی پر میں نے توکل کیا اور تیرے ہی وجہ کریم کا ارادہ کیا، تو میرے گناہ بخش دے اور میرا حج مقبول فرما اور مجھ پر رحم کر اور مجھے ٹوٹے میں نہ ڈال اور میرے لیے میرے سفر میں برکت دے اور عرفات میں میری حاجت پوری کر، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے۔ اے اللہ! میرا چلنا اپنی خوشنودی سے قریب کر اور اپنی ناخوشی سے دُور کر۔ اے اللہ! میں تیری ہی طرف چلا اور تجھ ہی پر اعتماد کیا اور تیری ہی ذات کا ارادہ کیا تو مجھ کو ان میں سے کر جن کے ساتھ آج کے دن تو مباہات کرے گا جو مجھ سے بہتر و افضل ہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے عفو و عافیت کا سوال کرتا ہوں اور اس عافیت کا جو دنیا و آخرت میں ہمیشہ رہنے والی ہے اور اللہ درود بھیجے اپنی بہترین مخلوق محمد ﷺ اور اُن کی آل و اصحاب سب پر۔

(۲) ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے، اسی کے لیے حمد ہے، وہی زندگی دیتا ہے، وہی موت دیتا ہے، اور وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا، اسی کے ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے، اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔

(۳) ترجمہ: اس کے سوا ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے، اور اُس کے سوا کسی کو رب نہیں جانتے، اے اللہ! تو میرے دل میں نور کر اور میرے کان میں اور میری نگاہ میں نور کر، اے اللہ! میرا سینہ کھول دے، اور میرا کام آسان کر دے، اور میں تیری پناہ مانگتا

• مزدلفہ جاتے ہوئے راستے میں یہ دعا پڑھیں :

اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ اَفَضْتُ ، وَفِيْ رَحْمَتِكَ رَغِبْتُ ، وَمِنْ سَخْطِكَ رَهِبْتُ ، وَمِنْ عَذَابِكَ اَشْفَقْتُ ، فَاقْبَلْ نُسُكِيْ ، وَاَعْظِمْ اَجْرِيْ ، وَتَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ ، وَارْحَمْ تَضَرُّعِيْ،وَاسْتَجِبْ دُعَائِيْ،وَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ.اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْ هٰذَا اٰخِرَعَهْدِنَا مِنْ هٰذَا الْـمَوْقِفِ الشَّرِيْفِ الْعَظِيْمِ ، وَارْزُقْنَا الْعَوْدَ اِلَيْهِ مَرَّاتٍ كَثِيْرَةً بِلُطْفِكَ الْعَمِيْمِ .(۱)

• مزدلفہ میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں :

اَللّٰهُمَّ هٰذَا جَـمْعٌ اَسْأَلُكَ اَنْ تَرْزُقَنِيْ جَوَامِعَ الْـخَيْرِ كُلِّهٖ.اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْـمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْـمَقَامِ وَرَبَّ الْبَلَدِ الْـحَرَامِ وَرَبَّ الْـمَسْجِدِ الْـحَرَامِ!اَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ اَنْ تَغْفِرَلِيْ ذُنُوبِيْ وَتَرْحَـمَنِيْ وَتَجْمَعَ عَلَى الْهُدَىٰ اَمْرِيْ وَتَجْعَلَ التَّقْوىٰ زَادِيْ وَذُخْرِيْ وَالْاٰخِرَةَ مَاٰبِيْ وَهَبْ لِيْ رِضَاكَ عَنِّيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَامَنْ بِيَدِهِ الْخَيْرُ كُلُّـهٗ اَعْطِنِي الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَاصْرِفْ عَنِّي الشَّرَّ كُلَّهٗ.اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ لَـحْمِيْ وَعَظْمِيْ وَشَحْمِيْ وَشَعْرِيْ وَسَائِرَ جَوَارِحِيْ عَلَى النَّارِ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِـمِيْنَ.(۲)

ہوں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی اور عذاب قبر سے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اوراس کے شر سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اور اس کے شر سے جسے لے کر ہوا چلتی ہے اور آفاتِ زمانہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! یہ امن کے طالب اور جہنم سے پناہ مانگنے والے کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے، اپنے عفو سے مجھ کو جہنم سے بچا، اور اپنی رحمت سے جنت میں داخل کر، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ اے اللہ! جب تو نے اسلام کی طرف مجھے ہدایت کی تو اس کو مجھ سے جدا نہ کرنا یہاں تک کہ مجھے اسی اسلام پر وفات دینا۔

(۱) ترجمہ: اے اللہ! میں تیری طرف واپس ہوا، اور تیری رحمت میں رغبت کی، اور تیری ناراضی سے ڈرا، اور تیرے عذاب سے خائف ہوا، تو میری عبادت قبول کر، اور میرا اجرِ عظیم کر، اور میری توبہ قبول کر، اور میری عاجزی پر رحم کر، اور مجھے میرا سوال عطا کر۔ اے اللہ! اس شریف بزرگ جگہ میں میری یہ حاضری آخری حاضری نہ کر، اور تو اپنی مہربانی سے یہاں بہت مرتبہ آنا نصیب کر۔

(۲) ترجمہ: اے اللہ! یہ جمع (مزدلفہ) ہے، میں تجھ سے تمام خیر کے مجموعہ کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! مشعر حرام کے رب، اور رکن و مقام کے رب، اور عزت والے شہر اور عزت والی مسجد کے رب! میں تجھ سے تیرے وجہ کریم کے نور کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے گناہ بخش دے، اور مجھ پر رحم کر، اور ہدایت پر میرا کام جمع کردے، اور تقویٰ کو میرا توشہ اور ذخیرہ کر، اور آخرت میرا مرجع کر، اور دنیا اور آخرت میں تو مجھ سے راضی رہ، اے وہ ذات جس کے ہاتھ میں تمام بھلائی ہے! مجھ

● **مزدلفہ کے وقوف میں یہ دعا پڑھیں :**

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَآ اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ.اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَآءِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الفَقْرِ وَالْکُفْرِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ.وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ.وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلْعِ الدَّیْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ. وَاَسْأَلُكَ اَنْ تَقْضِیَ عَنِّیَ الْمَغْرِمَ وَاَنْ تَعْفُوَ عَنِّیْ مَظَالِمَ الْعِبَادِ وَاَنْ تُرْضِیَ عَنِّی الْخُصُوْمَ وَالْغُرَمَآءَ وَاَصْحَابَ الْحُقُوْقِ.

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰهَا وَ زَکِّهَا، اَنْتَ خَیْرُمَنْ زَکّٰهَا، اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلٰهَا.اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَمِنْ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَمِنْ بَوَارِ اللَّآئِمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ.

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوْا وَاِذَا اَسَاؤُا اسْتَغْفَرُوْا.

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِیْنَ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ فِیْ هٰذَا الْجَمْعِ اَنْ تَجْمَعَ لِیْ جَوَامِعَ الْخَیْرِ کُلِّهٖ وَاَنْ تُصْلِحَ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ وَاَنْ تَصْرِفَ عَنِّی السُّوْءَ کُلَّهٗ فَاِنَّهٗ لَا یَفْعَلُ ذٰلِكَ غَیْرُكَ وَلَا یَجُوْدُ بِهٖ اِلَّا اَنْتَ .

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی بَطْنِهٖ ، وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ ، وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی اَرْبَعٍ.

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ اَخْشٰكَ کَاَنِّیْ اَرٰكَ اَبَدًا حَتّٰی اَلْقٰكَ ، وَاَسْعِدْنِیْ بِتَقْوٰكَ وَلَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِیَتِكَ،وَخِرْلِیْ مِنْ قَضَآئِكَ ، وَبَارِكْ لِیْ فِیْ قَدْرِكَ حَتّٰی لَآ اُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا اَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ ، وَاجْعَلْ غِنَایَ فِیْ نَفْسِیْ وَمَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ، وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ

کو ہر قسم کی خیر عطا کر، اور ہر قسم کی بُرائی سے بچا، اے اللہ! میرے گوشت اور ہڈی اور چربی اور بال اور تمام اعضا کو جہنم پر حرام کردے، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان!۔

وَاَرِنِیْ فِیْهِ ثَـاْرِیْ ، وَاَقِرَّ بِذٰلِكَ عَیْنِیْ .[۱]

- **مزدلفہ سے منٰی لوٹتے ہوئے راستے میں یہ دعا پڑھیں :**

اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ اَفَضْتُ وَمِنْ عَذَابِكَ اَشْفَقْتُ وَاِلَیْكَ رَجَعْتُ وَمِنْكَ رَهِبْتُ فَاقْبَلْ نُسُكِیْ وعَظِّمْ اَجْرِیْ وَارْحَمْ تَضَرُّعِیْ وَاقْبَلْ تَوْبَتِیْ وَاسْتَجِبْ دُعَآئِیْ .[۲]

- **حلق یا قصر کے وقت یہ دعا پڑھیں :**

اَلْـحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی مَا هَدَانَا واَنْعَمَ عَلَیْنَا وقَضٰی عَنَّا نُسُکَنَا .اَللّٰھُمَّ هٰذِهٖ

---

(۱) ترجمہ: اے اللہ! میری خطا اور نادانی اور زیادتی اور وہ کوتاہیاں جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے سب بخش دے، اے اللہ! میرے تمام گناہ معاف کردے، جو میں نے کوشش سے کیا یا بلا کوشش کے کیا، اور خطا سے کیا یا قصد سے اور وہ سب گناہ جو میں نے کیے۔

اے اللہ! میں تیر ی پناہ مانگتا ہوں محتاجی، کفر، عاجزی اور سستی سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں غم و حزن سے، اور تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی، بخل، دَین کی گرانی اور مردوں کے غلبہ سے۔ اور سوال کرتا ہوں کہ تو میرا تاوان ادا کردے اور حقوق العباد مجھ سے معاف کردے اور خصوم و غرما اور حق داروں کو راضی کردے۔

اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ دے اور اس کو پاک کر تو بہتر پاک کرنے والا ہے، تو اس کا ولی و مولیٰ ہے، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں دَین کے غلبہ سے اور دشمن کے غلبہ سے اور ملامت گر کے شر سے اور مسیح دجّال کے فتنہ سے۔

اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں کر جو نیکی کر کے خوش ہوتے ہیں اور بُرائی کر کے استغفار کرتے ہیں۔ اے اللہ! ہم کو اپنے نیک بندوں میں کر جن کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں چمکتے ہیں جو مقبول وفد ہیں۔

اے اللہ! اس مزدلِفہ میں میرے لیے ہر خیر کو جمع کردے، اور میری ہر حالت کو درست کردے، اور ہر بُرائی کو مجھ سے پھیر دے، کہ یہ سب تیرے سوا کوئی نہیں کرسکتا اور تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا۔

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس کے شر سے جو پیٹ پر چلتا ہے، اور اس کے شر سے جو دو پاؤں پر چلتا ہے، اور اس کے شر سے جو چار پاؤں پر چلتا ہے۔

اے اللہ! تو مجھے ایسا کردے کہ میں ہمیشہ تجھ سے ڈرتا رہوں گویا تجھے دیکھ رہا ہوں یہاں تک کہ تجھ سے ملوں، اور تقویٰ سے مجھے بہرہ مند فرما، اور معصیت سے مجھے بدبخت نہ بنا، اور اپنی قضا میرے لیے بہتر کر، اور جو تو نے مقدر کیا ہے اس میں برکت دے، یہاں تک کہ جو تو نے مؤخر کیا ہے اس کی جلدی کو پسند نہ کروں اور جو تو نے جلد کردیا ہے، اس کی تاخیر کو دوست نہ رکھوں، اور میری توانگری میرے نفس میں کر، اور کان، آنکھ سے مجھ کو متمتّع کر، اور اُن کو میرا وارث کر، اور جو مجھ پر ظلم کرے ان پر مجھے فتح مند کر، اور اس میں میرا بدلہ دکھادے، اور اس سے میری آنکھ ٹھنڈی کر۔

(۲) ترجمہ: اے اللہ! میں تیری طرف واپس ہوا، اور تیرے عذاب سے ڈرا، اور میں نے تیر ی طرف رجوع کیا، اور تجھ ہی سے خائف ہوا تو میر ی عبادت قبول کر، اور میرا اجر زیادہ کر، اور میری عاجزی پر رحم کر، اور میری توبہ قبول کر، اور میری دعا قبول کر۔

نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ بِكُلِّ شَعْرَةٍ نُوْرًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ، وَامْحُ عَنِّيْ بِهَا سَيِّئَةً وَّارْفَعْ لِيْ بِهَا دَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ الْعَالِيَةِ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْ نَفْسِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَ لِلْمُحَلِّقِيْنَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ. اٰمِيْنَ.[۱]

• مُلتزم پر غلاف کعبہ تھام کر یہ دعا پڑھیں :

اگر گنجائش ہو تو دروازۂ کعبہ کے سامنے دعا کرنے کے بعد ملتزم پر آئیں اور اس سے لپٹ جائیں، پھر غلاف کعبہ تھام کر یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لَا اَنْ هَدَانَا اللّٰهُ. اَللّٰهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنَا لِهٰذَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا وَلَا تَجْعَلْ هٰذَا آخِرَ الْعَهْدِ مِنْ بَيْتِكَ الْحَرَامِ وَارْزُقْنِي الْعَوْدَ اِلَيْهِ حَتّٰى تَرْضٰى بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ.[۲]

• مدینہ منورہ میں داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھیں :

بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَآءَ اللّٰهُ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ. اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِيْ مِنْ زِيَارَةِ رَسُوْلِكَ ﷺ مَا رَزَقْتَ اَوْلِيَآئَكَ وَاَهْلَ طَاعَتِكَ وَأَنْقِذْنِيْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ يَا خَيْرَ مَسْئُوْلٍ.[۳]

---

(۱) ترجمہ: حمد ہے اللہ کے لیے اس پر کہ اس نے ہمیں ہدایت کی اور ہم پر انعام کیا اور ہماری عبادت پوری کرا دی۔ اے اللہ! یہ میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میرے لیے ہر بال کے بدلے میں قیامت کے دن نور کر اور اس کی وجہ سے میرا گناہ مٹا دے اور جنت میں درجہ بلند کر۔ اے اللہ! میرے لیے میرے نفس میں برکت دے اور مجھ سے قبول کر۔ اے اللہ! مجھ کو اور سر منڈانے والوں اور بال کٹوانے والوں کو بخش دے، اے بڑی مغفرت والے! آمین۔

(۲) ترجمہ: حمد ہے اللہ کے لیے جس نے ہمیں اس کی ہدایت کی، اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ اے اللہ! جس طرح تو نے ہمیں اس کی ہدایت کی ہے تو اسے ہماری جانب سے قبول فرما اور بیت الحرام میں یہ ہماری آخری حاضری نہ بنا اور اس کی طرف پھر لوٹنا ہمیں نصیب کر تا کہ تو اپنی رحمت کے سبب راضی ہو جائے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان! اور حمد ہے اللہ کے لیے جو رب ہے تمام جہان کا، اور اللہ درود بھیجے ہمارے سردار محمد (ﷺ) اور ان کی آل واصحاب سب پر۔

(۳) ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع، جو اللہ نے چاہا (وہ ہوا)، نیکی کی طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے، اے رب! سچائی کے ساتھ مجھے داخل فرما اور سچائی کے ساتھ باہر لے جا۔ اے اللہ! تو اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے اور اپنے رسول

- **گنبد خضرا کے پاس یہ دعا پڑھیں :**

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ رَسُوْلَكَ وَاَبَابَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاُشْهِدُ الْمَلٰٓئِكَةَ النَّازِلِيْنَ عَلٰى هٰذِهِ الرَّوْضَةِ الْكَرِيْمَةِ الْعَاكِفِيْنَ عَلَيْهَا اَنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ مُقِرٌّ بِجِنَايَتِیْ وَمَعْصِيَّتِیْ فَاغْفِرْلِیْ وَامْنُنْ عَلَیَّ بِالَّذِیْ مَنَنْتَ عَلٰى اَوْلِيَآئِكَ فَاِنَّكَ الْمَنَّانُ الْغَفُوْرُالرَّحِيْمُ. رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (۱)

- **خاص مقامات پر یہ دعا بھی کریں :**

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِاُسْتَاذِيْنَا وَلِاِخْوَانِنَا وَلِاَخَوَاتِنَا وَلِاَوْلَادِنَا وَلِاَحْفَادِنَا وَلِاَصْحَابِنَا وَلِاَحْبَابِنَا وَلِمَنْ لَّهٗ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِمَنْ اَوْصَانَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. (۲)

مکہ مکرمہ میں مقامات مقدسہ کی زیارت

- **مولد النبی ﷺ:** اس کے معنٰی ہیں نبی کریم ﷺ کے پیدا ہونے کی جگہ۔ یہ کوہِ صفا سے پورب سڑک کے کنارے واقع ہے۔ اب وہاں ایک عمارت بنادی گئی ہے جس میں کتب

ﷺ کی زیارت سے مجھے وہ عطا فرما جو اپنے اولیا اور فرماں بردار بندوں کو تو نے عطا فرمایا اور مجھے جہنم سے نجات دے اور مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، اے بہتر سوال کیے گئے۔

(۱) ترجمہ: اے اللہ! میں تجھے اور تیرے رسول کو اور ابوبکر و عمر کو اور تیرے فرشتوں کو جو اس روضۂ مبارکہ پر نازل اور معتکف ہیں، اُن سب کو گواہ کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو تنہا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اور اس کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ تیرے بندے اور رسول ہیں۔

اے اللہ! میں اپنے گناہ و معصیت کا اقرار کرتا ہوں تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر وہ احسان کر جو تو نے اپنے اولیا پر کیا۔ بیشک تو احسان کرنے والا، بخشنے والا، مہربان ہے۔ اے ہمارے رب! تو ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو عذابِ جہنم سے بچا۔

(۲) ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں، ہمارے والدین، ہمارے اساتذہ، ہمارے بھائیوں اور بہنوں، ہماری اولاد اور پوتوں، ہمارے ساتھیوں اور دوستوں کو بخش دے اور ان سب کو بخش دے جن کا ہم پر حق ہے اور جنھوں نے ہمیں دعا کرنے کی تاکید کی ہے اور تمام مومنین و مومنات اور مسلمین و مسلمات کو بخش دے۔

خانہ قائم ہے اور اس پر "مکتبة مكة المكرمة" کا بورڈ لگا ہوا ہے۔

● **مسجدِ جن:** یہ مسجد جنۃ المعلیٰ کے قریب واقع ہے، اسی جگہ جنات نے حضور اقدس ﷺ سے قرآن مجید سنا تھا۔

● **مسجدِ رایہ:** یہ مسجد جن کے قریب واقع ہے، اس جگہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے روز اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

● **جنۃ المعلیٰ:** یہ مکہ مکرمہ کا تاریخی قبرستان ہے، اس کی زیارت بھی مستحب ہے، اس میں بہت سے صحابہ وصحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی قبریں ہیں۔

● **مَدعیٰ** مسجد حرام اور جنۃ المعلیٰ کے درمیان ایک جگہ ہے، وہاں دعا مانگنا مستحب ہے۔

● **جبل نور/غار حرا:** یہ وہ مبارک پہاڑ ہے جس کی چوٹی پر حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کا سینۂ مبارک چاک فرمایا تھا۔ اسی مقدس پہاڑ پر "غار حرا" ہے جس میں اعلان نبوت سے پہلے حضور ﷺ طویل مدت تک عبادت فرماتے رہے اور جہاں سب سے پہلی وحی "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ" نازل ہوئی۔

تاریخ مکہ مکرمہ میں ہے کہ جبل نور کی بلندی سطح زمین سے ۲۸۱ر میٹر ہے، اس پہاڑ کی چوٹی پر موجود غار تک پہنچنے میں تقریباً ایک گھنٹہ صرف ہوتا ہے۔ غار کی شمالی سمت دروازہ ہے جس تک پہنچنے کے لیے دو پتھروں کے درمیان سے گزر کر جانا پڑتا ہے جن کا درمیانی فاصلہ صرف ۶۰ر سینٹی میٹر ہے۔ غار کی لمبائی تین میٹر، بلندی دو میٹر اور چوڑائی کہیں کم کہیں زیادہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ چوڑائی ۱٫۳۰ر میٹر ہے، اس میں دو آدمی ایک دوسرے کے آگے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں، داہنی سمت بھی تھوڑی سی جگہ ہے جس پر ایک آدمی بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔[1]

● **جبل ثور/غار ثور:** مسجد حرام سے چار کلو میٹر دور جنوبی سمت میں "جبل ثور" واقع ہے، سطح زمین سے اس کی بلندی ۴۵۸ر میٹر ہے، اسی پہاڑ میں "غار ثور" ہے جس میں حضور اقدس ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہجرت کے موقع پر تین رات قیام فرمایا تھا۔ اس غار تک چڑھنا بہت دشوار ہے، عموماً اس غار تک پہنچنے میں ڈیڑھ گھنٹہ سے زائد

---

(۱) تاریخ مکہ مکرمہ، ص: ۱۳۴، ۱۳۵، ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی، لاہور، پاکستان۔

صرف ہوتا ہے۔

ان مقامات مقدسہ کے علاوہ اور بہت سے مقامات ہیں جن کی زیارت باعث خیر وبرکت ہے، لیکن اب ان کے نشانات مٹادیے گئے ہیں، مثلاً:

- جبل ابو قبیس، جہاں نبی رحمت ﷺ نے چاند کے دو ٹکڑے کیے تھے۔ اب اس پہاڑ پر شاہی محل تعمیر کردیا گیا ہے اور عوام کا وہاں جانا ممنوع ہے۔
- ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مکان، جہاں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ولادت ہوئی اور جہاں کثرت سے وحی کا نزول ہوا۔
- دارارقم، جہاں حضور اقدس ﷺ تشریف فرماتے تھے کہ سیدنا امیر حمزہ اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما داخل اسلام ہوئے۔
- محلۂ مسفلہ، جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام قیام پذیر تھے اور اسی محلہ میں حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی رہتے تھے۔

اگر کوئی بتانے والا ملے تو کم از کم ان مقامات کی فضاؤں میں سانس لیں اور برکت حاصل کریں۔ **ہاں! ایک بات یاد رکھیں** کہ جب بھی زیارت کے لیے یہاں یا مدینہ منورہ میں کسی جگہ جائیں تو گروپ میں جائیں اور ٹیکسی سے سفر کرنا ہو تو مرد حضرات ٹیکسی میں پہلے بیٹھیں اور عورتیں بعد میں بیٹھیں، اور جب اترنا ہو تو عورتیں پہلے اتریں اور مرد بعد میں اتریں۔ ہندوستانی یا پاکستانی یا بنگلہ دیشی ٹیکسی ڈرائیور کی ٹیکسی میں ہی سفر کریں کہ بات چیت کرنے میں آسانی ہوگی اور اطمینان بھی رہے گا۔

مدینہ منورہ کا سفر اور اس کی اہمیت:

مدینے کا سفر ہے اور میں نم دیدہ نم دیدہ ● جبیں افسردہ افسردہ، قدم لغزیدہ لغزیدہ
چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ ● نظر شرمندہ شرمندہ، بدن لرزیدہ لرزیدہ

اب آپ مدینہ منورہ کی طرف جارہے ہیں، راستے بھر درود و ذکر میں ڈوب جائیں اور جس قدر مدینہ منورہ قریب آتا جائے، کوشش کریں کہ شوق وذوق زیادہ ہوتا جائے۔

- اللہ جل شانہٗ کا ارشاد ہے:

وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا ﴿۶۴﴾[۱]۔

ترجمہ: اوراگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تواے محبوب تمھارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے توضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والامہربان پائیں ۔[۲]

- سیّدِعالم ﷺ کی وفات شریف کے بعد ایک اعرابی روضۂ اقدس پر حاضر ہوااور روضۂ شریفہ کی خاک پاک اپنے سرپر ڈالی اور عرض کرنے لگا:

یارسول اللہ! جو آپ نے فرمایا، ہم نے سنااور جو آپ پر نازل ہوااس میں یہ آیت بھی ہے "وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا"--- میں نے بے شک اپنی جان پر ظلم کیااور میں آپ کے حضور میں اللہ سے اپنے گناہ کی بخشش چاہنے حاضر ہواتو میرے رب سے میرے گناہ کی بخشش کرائیے۔ اس پر قبر شریف سے ندا آئی کہ تیری بخشش کی گئی۔[۳]

- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہوگئی۔[۴]

- ان ہی سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے اس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔[۵]

- ایک حدیث میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی، اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔[۶]

---

(۱) پارہ:۵، النساء:۴، آیت :۶۴۔
(۲) کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ۔
(۳) خزائن العرفان فی تفسیر القرآن، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ۔
(۴) سنن الدار قطني، كتاب الحج، باب المواقيت، الحديث: ۲۶۹۵، ج:۳، ص:۳۳۴، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان۔
(۵) سنن الدارقطنی، کتاب الحج، باب المواقیت، الحدیث: ۲۶۹۳، ج:۳، ص:۳۳۳، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان۔
(۶) الکامل فی ضعفاء الرجال، رقم الحدیث: ۱۹۵۶، ج:۸، ص:۲۴۸، عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، دارالکتب العلمیہ، بیروت۔

مدینہ منورہ میں رہائش :

مکہ مکرمہ میں آپ کی رہائش کا کمرا حج کمیٹی کی طرف سے پہلے ہی سے منتخب ہوتا ہے جو آپ کے شناختی کارڈ پر درج بھی رہتا ہے اور وہاں کمرا پر آپ کے نام کی پرچی بھی لگی ہوتی ہے۔ لیکن مدینہ منورہ میں صرف بلڈنگ خاص ہوتی ہے اور کمرے حاجیوں کے پہنچنے کے بعد الاٹ کیے جاتے ہیں، پھر انھیں کمروں کی چابیاں دی جاتی ہیں۔ لہٰذا جب آپ کی بس مدینہ منورہ میں آپ کی بلڈنگ کے سامنے رکے اور آپ سے اترنے کے لیے کہا جائے تو آپ نیچے اتر کر اس بلڈنگ کے استقبالیہ کاؤنٹر پر جائیں، اگر آپ کے ساتھ پہلے ہی سے تین، چار یا اس سے زائد افراد ہیں تو آپ سب کا شناختی کارڈ وہاں جمع کر کے ایک کمرے کی چابی حاصل کرلیں، اور اگر آپ کے ساتھ تین افراد سے کم ہیں تو اپنی پسند کے دو تین افراد سے بات کرلیں اور ان کا شناختی کارڈ لے کر کاؤنٹر پر جمع کر کے کمرا کی چابی لے لیں، پھر اپنا سامان اٹھا کر کمرا میں پہنچائیں۔

- جب کمرا سے باہر جانا ہو تو چابی کاؤنٹر پر جمع کر دیا کریں، اس سے چابی غائب ہونے کا اندیشہ نہیں رہے گا اور کاؤنٹر سے اس بلڈنگ کا ایڈریس کارڈ ضرور لے لیں، کہ اس میں مسجد نبوی تک جانے کا نقشہ بھی بنا ہوتا ہے، اس سے آپ کو وہاں پہنچنے میں سہولت ہوگی اور کسی کو اپنی رہائش کا پتا بتانے میں بھی آسانی ہوگی۔
- مدینہ منورہ کی بہت سی بلڈنگوں میں کچن (باورچی خانہ) کی سہولت نہیں ہوتی ہے، ایسی بلڈنگوں میں کھانا بنانے کی کوشش نہ کریں، کہ یہ غیر قانونی ہے، ساتھ ہی غیر محفوظ بھی ہے۔
- مسجد نبوی میں مردوں اور عورتوں کے داخل ہونے اور نماز پڑھنے کا انتظام الگ الگ ہوتا ہے[1]؛ لہٰذا آپ اپنے ساتھ جانے والی خاتون سے یہ طے کرلیں کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب باہر آئیں گے تو کہاں اپنے ساتھی کا انتظار کرنا ہے۔ اس کے لیے گیٹ کا نام اور اس کا نمبر متعیّن کرنا مفید ہوگا۔
- مسجد نبوی کے صحن میں داخل ہوتے ہی آپ دیکھیں گے کہ چھوٹے چھوٹے گھر بنے

---

(۱) مسجد نبوی کے شمال مشرق کا علاقہ عورتوں کے خاص ہے، یہ حصہ جنۃ البقیع کی طرف پڑتا ہے۔ اسی طرح شمال مغرب میں بھی کچھ حصہ عورتوں کے لیے خاص ہے۔

ہوئے ہیں اور ان پر نمبر کے ساتھ انگریزی کے دو حرف W C اور عربی میں **دورات میاہ** لکھے ہوئے ہیں۔ وہ انڈر گراؤنڈ (تہ خانہ میں) بنے ہوئے طہارت خانے کا راستہ ہوتا ہے، اگر آپ کو استنجا کرنا ہے یا وضو کرنا ہے تو وہاں جائیں اور سیڑھیوں کے ذریعہ نیچے اتر جائیں، وہاں اطمینان سے اپنی ضروریات سے فارغ ہوں اور وضو کر کے اسی راستہ سے اوپر آجائیں۔

- آپ اپنی بلڈنگ سے آتے ہوئے جس گیٹ سے مسجد نبوی کے صحن میں داخل ہوں اس کا نام اور نمبر ضرور یاد کرلیں یا اسے کسی کاغذ پر نوٹ کرلیں، اس سے آپ کو واپسی میں اپنی بلڈنگ تک پہنچنے میں آسانی ہوگی۔

بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضری اور اس کے آداب :

- اب آپ کی رہائش کا کمرا منتخب ہو چکا ہے اور آپ اپنا سامان کمرا میں رکھ چکے ہیں؛ لہٰذا اب بلا تاخیر بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں حاضری کی تیاری کریں، ضروریات سے فارغ ہوں، وضو و مسواک کریں اور ہو سکے تو غسل کرلیں کہ یہ بہتر ہے، نئے سفید، یا پرانے صاف ستھرے کپڑے پہنیں، آنکھوں میں سُرمہ اور کپڑوں پر خوشبو لگائیں۔
- اب تیار ہو کر فوراً آستانۂ اقدس کی طرف نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ روتے ہوئے متوجہ ہوں، رونا نہ آئے تو رونے کا منہ بنائیں اور دل کو بزور رونے پر لائیں۔
- جب درِ مسجد پر حاضر ہوں، صلاۃ و سلام عرض کر کے تھوڑا ٹھہریں جیسے سرکار علیہ الصلاۃ والسلام سے حاضری کی اجازت مانگتے ہوں، پھر بِسْمِ اللہ کہہ کر سیدھا پاوں پہلے رکھیں اور ہمہ تن باادب ہو کر داخل ہوں۔
- اس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے ہر مسلمان کا دل جانتا ہے، آنکھ، کان، زبان، ہاتھ، پاوں، دل سب خیال غیر سے پاک کریں، مسجد اقدس کے نقش و نگار نہ دیکھیں۔
- اگر کوئی ایسا سامنے آئے جس سے سلام و کلام ضروری ہو تو جہاں تک بنے کترا جائیں، ورنہ ضرورت سے زیادہ نہ بڑھیں، پھر بھی دل سرکار ہی کی طرف ہو۔ ہرگز ہرگز مسجد اقدس میں کوئی حرف چِلاّ کر نہ نکلے۔
- یقین جانیں کہ حضور اقدس ﷺ سچی حقیقی دنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی

زندہ ہیں جیسے وفات شریف سے پہلے تھے، اُن کی اور تمام انبیا علیہم الصّلاۃ و السلام کی موت صرف وعدۂ خدا کی تصدیق کو ایک آن کے لیے تھی، اُن کا انتقال صرف نظر عوام سے چُھپ جانا ہے۔

- اب اگر غلبۂ شوق مہلت دے اور وقت کراہت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد و شکرانہ حاضری دربارِ اقدس ادا کریں، پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَاللہُ پڑھ کر نماز مکمل کریں، پھر دعا کریں کہ الٰہی! اپنے حبیب ﷺ کا ادب اور اُن کا اور اپنا قبول نصیب کر، آمین۔
- اب کمال ادب میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے، آنکھیں نیچی کیے، لرزتے، کانپتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے حضور پُر نور ﷺ کے عفو و کرم کی امید رکھتے مواجہۂ عالیہ میں حاضر ہوں۔
- خبردار! جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے کی کوشش نہ کریں، کہ خلافِ ادب ہے، بلکہ چار ہاتھ فاصلہ سے زیادہ قریب نہ جائیں۔ یہ اُن کی رحمت کیا کم ہے کہ آپ کو اپنے حضور بُلایا، اپنے مواجہۂ اقدس میں جگہ بخشی، ان کی نگاہ کریم اگرچہ ہر جگہ آپ کی طرف تھی، اب خصوصیت اور اس درجہ قرب کے ساتھ ہے، وللہ الحمد.
- اَلْحَمْدُلِلّٰہ اب دل کی طرح آپ کا منہ بھی اس پاک جالی کی طرف ہو گیا، جو اللہ عزوجل کے محبوب عظیم الشان ﷺ کی آرام گاہ ہے، نہایت ادب و وقار کے ساتھ بآوازِ حزیں و صوتِ درد آگیں و دلِ شرمناک و جگر چاک چاک، معتدل آواز سے، نہ بلند و سخت، نہ نہایت نرم و پست، مجرا و تسلیم بجالائیں اور عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَکَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللهِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِیْنَ۔[1]

(۱) ترجمہ: اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں، اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی تمام مخلوق سے بہتر! آپ پر سلام ہو۔ اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے! آپ پر سلام ہو۔ آپ پر اور آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کی تمام اُمت پر سلام ہو۔

● جہاں تک ممکن ہو اور زبان ساتھ دے اور ملال وکسل نہ ہو صلاۃ وسلام کی کثرت کریں، حضور ﷺ سے اپنے اور اپنے ماں، باپ، پیر، استاد، اولاد، عزیزوں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے شفاعت مانگیں، بار بار عرض کریں: اَسْأَلُكَ الشَّفَاعَةَ يَارَسُوْلَ اللهِ .

اے اللہ کے رسول! میں آپ سے شفاعت کا سائل ہوں۔

● پھر آپ کے جن احباب نے بارگاہ اقدس میں سلام پیش کرنے کی گزارش کی ہے، ان کا سلام نام بنام عرض کریں۔ اگر بہت سے لوگوں نے سلام عرض کرنے کے لیے کہا ہے اور آپ کو ان کے نام یاد نہیں ہیں تو سب کی طرف سے اس طرح سلام عرض کریں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مِنْ جَمِيْعِ مَنْ أَوْصَانِيْ بِالسَّلَامِ عَلَيْكَ .

اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام ہو ان سب کی جانب سے جنھوں نے مجھے آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کے لیے کہا ہے۔

● پھر اپنے داہنے ہاتھ یعنی مشرق کی طرف ہاتھ بھر ہٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رُوبرو کھڑے ہو کر عرض کریں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ . اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيْرَرَسُوْلِ اللهِ .اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ فِي الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهٗ .(۱)

● پھر اتنا ہی اور ہٹ کر حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رُوبرو کھڑے ہو کر عرض کریں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ .اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِيْنَ . اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عِزَّالْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ .(۲)

● یہ سب حاضریاں محلِ اجابت ہیں، دعا میں کوشش کریں اور کثرت سے درود شریف پڑھیں، پھر منبر اطہر کے قریب دعا مانگیں، پھر ریاض الجنۃ میں (یعنی اس جگہ جو منبر اور حجرۂ منورہ کے درمیان ہے) آکر دو رکعت نفل غیر وقتِ مکروہ میں پڑھ کر دعا کریں۔

---

(۱) ترجمہ: اے خلیفۂ رسول اللہ! آپ پر سلام ہو، اے رسول اللہ کے وزیر! آپ پر سلام ہو، اے غارِ ثور میں رسول اللہ کے رفیق! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

(۲) ترجمہ: اے امیر المومنین! آپ پر سلام ہو، اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے! آپ پر سلام ہو، اے اسلام اور مسلمانوں کی عزت! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔

- جب تک مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو، ایک سانس بیکار نہ جانے دیں، ضروریات کے سوا اکثر وقت مسجد شریف میں باطہارت حاضر رہیں، نماز و تلاوت و درود میں وقت گزاریں، جب مسجد میں جائیں اعتکاف کی نیت کرلیں نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَافِ .
- مدینہ طیبہ میں روزہ نصیب ہو خصوصاً گرمی میں تو کیا کہنا کہ اس پر وعدۂ شفاعت ہے۔ یہاں ایک نیکی پچاس ہزار لکھی جاتی ہے، لہٰذا عبادت میں زیادہ کوشش کریں، کھانے پینے کی کمی ضرور کریں اور جہاں تک ہوسکے صدقہ و خیرات کریں۔
- کوشش کریں کہ قرآن مجید کا کم سے کم ایک ختم یہاں بھی ہوجائے، کہ پچاس ہزار ختم قرآن کریم کا ثواب ملے گا۔
- گنبد خضرا دیکھنا عبادت ہے جیسے خانۂ کعبہ یا قرآن مجید کا دیکھنا، تو ادب کے ساتھ اس کی کثرت کریں اور درود و سلام عرض کریں۔
- قبر انور کو ہرگز پیٹھ نہ کریں اور حتی الامکان نماز میں بھی ایسی جگہ نہ کھڑے ہوں کہ پیٹھ کرنی پڑے۔
- پنجگانہ یا کم از کم صبح و شام مواجہہ شریف میں حاضر ہوں اور سرکار علیہ الصلاۃ والسلام اور حضرات شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی بارگاہ میں سلام عرض کریں۔
- شہر میں خواہ شہر سے باہر جہاں کہیں گنبد خضرا پر نظر پڑے، فوراً دست بستہ اُدھر منہ کرکے صلاۃ و سلام عرض کریں، بے اِس کے ہرگز آگے نہ بڑھیں، کہ خلافِ ادب ہے۔

مسجد نبوی کے فضائل:

- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے۔[1]
- ان ہی سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری اس مسجد میں آئے اور اس کا ارادہ یہ ہو کہ وہ نیکی سیکھے گا یا نیکی سکھائے گا، تو اس کا مرتبہ اتنا ہوگا جتنا خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کا مرتبہ ہوتا ہے اور جس کا ارادہ نیکی سیکھنے اور سکھانے کے

(۱) الصحیح لمسلم، باب فضل الصلوٰۃ بمسجدَی مکۃ والمدینۃ، رقم الحدیث: ۳۴۴۰، ج:۴، ص:۱۲۴، دارالآفاق الجدیدۃ، بیروت۔

علاوہ ہوتو وہ اس شخص کی طرح ہے جس کی نظر دوسرے کے سامان پر ہوتی ہے۔[۱]

- مدینہ منورہ میں جب تک رہے کوشش کرے کہ ہر نماز مسجد نبوی میں ادا کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو، تو اُس کے لیے دوزخ اور عذاب سے آزادی لکھ دی جاتی ہے اور وہ نفاق سے بری ہو جاتا ہے۔[۲]

- حتی الوسع کوشش کریں کہ مسجد اوّل یعنی حضورِ اقدس ﷺ کے زمانہ میں جتنی تھی اس میں نماز پڑھیں اور اس کی مقدار سو ہاتھ طول و سو ہاتھ عرض ہے، اس کی علامت یہ ہے کہ اس حصے میں فانوس اور جھومروں کی کثرت ہے اور ستونوں پر "حَدُّ مسجد النبی ﷺ" نقش ہے۔ اگرچہ بعد میں جو کچھ اضافہ ہوا ہے، اس میں نماز پڑھنا بھی مسجد نبوی ہی میں پڑھنا ہے، مگر اصل مسجد نبوی میں پڑھنے کی بات ہی کچھ اور ہے۔

مدینہ منورہ میں مقامات مقدسہ کی زیارت :

جنۃ البقیع کی زیارت :

جنۃ البقیع مدینہ منورہ کا قبرستان ہے، اس کی زیارت سنت ہے، روضۂ اقدس کی زیارت کرکے وہاں جائیں، خصوصاً جمعہ کے دن۔ اس قبرستان میں قریب دس ہزار صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مدفون ہیں اور تابعین و تبع تابعین و اولیا و علما و صلحا وغیرہم کی گنتی نہیں۔ اسی میں خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا، ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ، متعدّد امہات المؤمنین اور اولاد کرام و بنات طاہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم مدفون ہیں۔

یہاں جب بھی حاضر ہوں، تمام مدفون مسلمین و مسلمات کی زیارت کا قصد کریں اور یہ پڑھیں: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ اَنْـتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالىٰ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَـنَا وَلَهُمْ.[۳]

---

(۱) سنن ابن ماجہ، ج:۱، ص:۸۲، رقم الحدیث:۲۲۷، دار الفکر، بیروت، لبنان۔

(۲) مسند الامام احمد بن حنبل، رقم الحدیث: ۱۲۵۸۳، ج:۲۰، ص:۴۰، موسسۃ الرسالۃ، بیروت۔

(۳) ترجمہ: تم پر سلام ہوا ے قوم مومنین کے گھر والو! تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع والوں کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! ہمیں اور انھیں بخش دے۔

اور درود شریف، سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی اور چاروں قُلْ وغیرہ جو کچھ ہو سکے پڑھ کر ثواب اُس کا نذر کریں، اس کے بعد بقیع شریف میں جو مزارات معروف و مشہور ہیں اُن کی زیارت کریں۔ تمام اہلِ بقیع میں افضل امیر المؤمنین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اُن کے مزار پر حاضر ہو کر سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَالْـمُؤْمِنِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَالِثَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاصَاحِبَ الْهِجْرَتَيْنِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَامُجَهِّزَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ بِالنَّقْدِ وَالْعَيْنِ. جَزَاكَ اللهُ عَنْ رَّسُوْلِهٖ وَعَنْ سَائِرِ الْـمُسْلِمِيْنَ وَرَضِيَ اللهُ عَنْكَ وَعَنِ الصَّحَابَةِ اَجْـمَعِيْنَ.[۱]

تنبیہ: موجودہ حکومت نے جنۃ البقیع میں نئے نئے راستے نکالے ہیں، بہت ممکن ہے کہ کوئی قبر راستے میں آگئی ہو؛ اس لیے گیٹ سے داخل ہوں اور زیادہ اندر نہ جائیں اور بغیر ہاتھ اٹھائے دعا کریں، حکومت کے کارندے ہر طرف رہتے ہیں، ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کی صورت میں سختی کر سکتے ہیں۔

قبا شریف کی زیارت:

قبا شریف کی زیارت کریں اور مسجد شریف میں دو رکعت نماز پڑھیں۔ سنن ترمذی میں ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد قبا میں نماز، عمرہ کی مانند ہے۔[۲]

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر ہفتہ کو مسجد قبا تشریف لے جاتے تھے، کبھی سوار اور کبھی پیدل اور وہاں دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔[۳]

شہدائے اُحد کی زیارت:

شہدائے اُحد کی زیارت کریں، حدیث شریف میں ہے کہ حضورِ اقدس ﷺ ہر سال

(۱) ترجمہ: اے امیر المومنین! آپ پر سلام ہو۔ اے خلفائے راشدین میں تیسرے خلیفہ! آپ پر سلام ہو۔ اے دو ہجرت کرنے والے! آپ پر سلام ہو۔ اے غزوۂ تبوک کا لشکر تیار کرنے والے نقد و جنس کے ذریعہ! آپ پر سلام ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے رسول اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بدلہ دے۔ آپ سے اور تمام صحابہ سے اللہ تعالیٰ راضی ہو۔

(۲) سنن الترمذی، باب ماجاء فی الصلاۃ فی مسجد قباء، رقم الحدیث: ۳۲۴، ج: ۲، ص: ۱۴۵، دار احیاء التراث الاسلامی، بیروت۔

(۳) مشکاۃ المصابیح، باب المساجد و مواضع الصلاۃ، الفصل الاول، ص: ۶۸، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ۔

کے شروع میں قبورِ شہدائے اُحد پر آتے اور یہ فرماتے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ.[۱]

● اور **کوہ اُحد** کی بھی زیارت کریں، حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوہِ اُحد ہمیں محبوب رکھتا ہے اور ہم اُسے محبوب رکھتے ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ: جب تم حاضر ہو تو اُس کے درخت سے کچھ کھاؤ، اگرچہ ببول ہو۔[۲]

● بہتر یہ ہے کہ جمعرات کو صبح کے وقت زیارت کے لیے جائیں۔

● **میدان بدر:** یہ جگہ مدینہ منورہ سے تقریبا ۱۵۰ر کلو میٹر دور مکہ مکرمہ کے قدیم راستے پر واقع ہے، اسی جگہ ۱۷ر رمضان المبارک سن دو ہجری میں غزوۂ بدر پیش آیا تھا۔

● **مدینہ طیبہ کے وہ کوئیں** جو حضور ﷺ کی طرف منسوب ہیں یعنی کسی سے نبی رحمت ﷺ نے وضو کیا اور کسی کا پانی نوش فرمایا اور کسی میں لعاب دہن ڈالا۔ مثلاً بیر اریس / بیر خاتم۔ بیر غرس۔ بیر بُصّہ۔ بیر بُضاعہ۔ بیر ابوطلحہ۔ بیر عہن وغیرہ۔

اگر کوئی جاننے، بتانے والا ملے تو اُن کی بھی زیارت کریں اور اُن سے وضو کریں اور پانی پئیں۔ اور اگر چاہیں تو ہر وقت مسجدِ نبوی میں حاضر رہیں۔

● **ریاض الجنۃ/جنت کی کیاری:** اللہ کے رسول ﷺ کے حجرۂ مبارکہ اور منبر اقدس کے درمیان کی جگہ "جنت کی کیاری" ہے۔ مسجد نبوی میں ہر جگہ لال رنگ کی قالین بچھی ہوئی نظر آئے گی، مگر جنت کی کیاری میں جو قالین بچھی ہے اس کا رنگ ہلکا ہرا ہے۔ عموماً وہاں بہت بھیڑ ہوتی ہے، آپ قالین کا رنگ دیکھ کر خود "جنت کی کیاری" کو پہچان سکتے ہیں۔ یہاں دو رکعت نفل نماز پڑھیں۔

یہاں داخلہ کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اچھی طرح فراغت حاصل کر لیں تاکہ دو تین گھنٹے تک دوبارہ وضو کی حاجت نہ پڑے، پھر وضو کر کے **"باب أبي بكر"** سے داخل ہوں اور اپنی باری کا انتظار کریں۔

---

(۱) المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، باب زیارۃ سید المرسلین ﷺ، فصل فی زیارۃ جبل احد واہلہ، ص:۲۸۳، مکہ مکرمہ ۱۳۲۸ھ۔ ترجمہ: تم پر سلام ہو تمھارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

(۲) المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث:۱۹۰۵، ج:۲، ص:۲۵۵، دار الحرمین، قاہرہ۔

● **مسجد نبوی کے مقدس ستون** مثلاً: ❶ اسطوانۂ مخلقہ/اسطوانۂ حنانہ۔❷ اسطوانۂ عائشہ۔❸ اسطوانۂ توبہ/اسطوانۂ ابو لبابہ۔❹ اسطوانۂ سریر۔❺ اسطوانۂ حرس۔❻ اسطوانۂ وفود۔❼ اسطوانۂ جبریل۔❽ اسطوانۂ تہجد۔——— ان میں آخر کے دونوں ستون روضۂ مبارکہ کے اندر ہیں، باقی چھ ستون باہر ہیں، ہر ایک پر نام بھی لکھا ہوا ہے، آپ ان کی زیارت کریں اور موقع ملے تو ان ستونوں کے پاس نفل نمازیں پڑھیں اور برکت حاصل کریں۔

● **اصحاب صفہ کا چبوترہ:** یہ روضۂ مبارکہ سے متّصل اتر طرف ایک چبوترہ ہے جہاں عہدِ رسالت میں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت ہمیشہ موجود رہتی تھی۔ اِس وقت اس کے اطراف میں تقریبا دو فٹ اونچی پیتل کی جالی کا حصار بنا ہوا ہے۔ موقع ملے تو یہاں بھی نفل نماز پڑھیں، قرآن کریم کی تلاوت کریں اور برکت حاصل کریں۔

● **مساجد خمسہ:** یہ پانچ مسجدیں ہیں جو مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں ایک پہاڑ کے دامن میں قریب قریب واقع ہیں، ان کے نام یہ ہیں: ا۔ مسجد الفتح۔ ۲۔ مسجد سیدنا صدیق اکبر۔ ۳۔ مسجد سیدنا علی مرتضیٰ۔ ۴۔ مسجد سیدنا سلمان فارسی۔ ۵۔ مسجد سیدہ فاطمہ زہرا۔

● **مسجد غمامہ:** اس مقام پر اللہ کے رسول ﷺ نے عید کی نماز ادا فرمائی اور بارش کے لیے دعا کی تو فوراً بادل گھر آئے اور بارش ہونے لگی۔ بادل کو عربی میں "غَمَامَة" کہتے ہیں، اسی مناسبت سے اس کا نام "مسجد غمامہ" پڑ گیا۔ یہ مسجد، مسجد نبوی کے جنوب مغرب کی طرف ہے، گیٹ نمبر سات/آٹھ سے باہر نکلنے پر یہ مسجد سامنے نظر آتی ہے۔

● **مسجد اجابہ:** اس مقام پر اللہ کے رسول ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور تین دعائیں کیں، ان میں سے دو قبول ہوئیں اور ایک سے منع فرما دیا گیا، وہ تین دعائیں یہ ہیں:

ا۔ یا اللہ! میری امت قحط سالی کے سبب ہلاک نہ ہو۔ (قبول ہوئی)

۲۔ یا اللہ! میری امت غرق ہونے سے ہلاک نہ ہو۔ (قبول ہوئی)

۳۔ یا اللہ! میری امت آپس میں نہ لڑے۔ (منع فرما دیا گیا)

● **مسجد قبلتین:** یہ مسجد "وادی عقیق" میں واقع ہے، اسی مسجد میں نبی رحمت ﷺ ظہر کی نماز ادا فرما رہے تھے، ابھی دو رکعت ہوئی تھی کہ تحویل قبلہ کا حکم نازل ہو گیا تو حضور اقدس

ﷺ نے باقی دو رکعتیں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرکے ادا فرمائیں؛اسی وجہ سے اس کا نام "مسجد قبلتین" ہو گیا۔

نوٹ: دونوں حرم سے زیارت کے لیے بسیں اور دوسری گاڑیاں کرایے پر چلتی ہیں،زیارت کے لیے جانے سے پہلے آپ اپنے احباب، علما اور ہوٹل کے ملازمین سے بسوں کے بارے میں معلوم کرلیں تو آسانی ہوگی۔

مدینہ منورہ میں کسی دن بھی زیارت کے لیے نکلیں، مگر اس کا خیال رہے کہ بعد فجر نکلیں اور قبل ظہر واپس آجائیں تاکہ نماز ظہر مسجد نبوی میں ادا کرسکیں۔اور مکہ مکرمہ میں حج سے پہلے یا بعد کبھی بھی جاسکتے ہیں، مگر پہلے جانے میں یہ فائدہ ہے کہ منیٰ، مزدلفہ اور عرفات کی زیارت اور ان کے بارے میں ضروری معلومات حاصل ہوجائے گی اور دوران حج اس سے بڑی راحت محسوس ہوگی۔بس کا انتظام کرنے والے گائڈ کا فریضہ بھی انجام دیتے ہیں اور تمام مقامات کا تعارف کراتے جاتے ہیں۔

مدینہ منورہ سے واپسی :

- جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارداہ ہو تو مسجدی نبوی میں حاضر ہوں اور محراب نبوی یا اس کے قریب جہاں جگہ ملے دو رکعت نفل نماز پڑھیں،اس کے بعد مواجہہ انور میں حاضر ہوکر درد و غم اور گریہ وزاری کے ساتھ صلاۃ وسلام عرض کریں،سعادت دارین اور حج وزیارت کے قبول ہونے کی دعا کریں،اور حضوراقدس ﷺ سے بار بار اس نعمت کی عطا کا سوال کریں اور تمام آداب جو خانۂ کعبہ سے رخصت ہونے کے تعلق سے گزرے ملحوظ رکھیں اور سچے دل سے دعا کریں کہ الٰہی! ایمان و سنت پر مدینہ طیبہ میں مرنا اور بقیع پاک میں دفن ہونا نصیب کر۔اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا اٰمِیْن اٰمِیْن اٰمِیْن یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَابْنِہٖ وحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْن اٰمِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن.

مدینہ پہنچے تو ساتھ آیا غم جدائی کا ● ہم اشک بار ہی پہنچے تھے، اشک بار چلے

- عزیزوں دوستوں کے لیے وہاں سے کچھ نہ کچھ تحفہ ساتھ لے لیں اور حاجی کا ایک اہم تحفہ تبرکاتِ حرمین شریفین (مکہ شریف سے زم زم اور مدینہ شریف سے کھجوریں) ہے اور دوسرا

تحفہ دعا، کہ مکان میں پہنچنے سے پہلے استقبال کرنے والوں اور سب مسلمانوں کے لیے کریں۔

- واپسی میں اپنے ایئرپورٹ پر اتر کر سب سے پہلے اپنا سامان حاصل کریں، خیال رہے کہ سامان اتارنے میں ایئرپورٹ کے عملہ کو تھوڑی تاخیر ہو سکتی ہے، آپ صبر سے کام لیں اور اچھی طرح پہچان کر اپنا سامان ہی اٹھائیں، ورنہ دوسرے حاجیوں کو دقت ہو سکتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے آپ کا سامان نہ مل پائے تو ایرپورٹ عملہ کو خبر کریں اور ان کی ہدایات پر عمل کریں، گھبرائیں نہیں، ابھی یا ایک دو دن بعد آپ کا سامان مل جائے گا۔
- جب آپ اپنے وطن پہنچیں تو پہلے اپنی مسجد میں آکر دو رکعت نماز نفل پڑھیں، پھر دو رکعت نماز نفل گھر میں آکر پڑھیں، پھر سب سے بکشادہ پیشانی ملیں اور جس کے لیے جو تحفہ لائے ہیں، انھیں محبت سے پیش کریں۔

حاجیوں کا استقبال :

جب حج کرنے والے حج سے واپس آئیں تو آپ کوشش کریں کہ ان کے گھر پہنچنے سے پہلے ان سے ملاقات کریں اور سلام و مصافحہ کے بعد اپنے لیے دعا کرائیں کہ حاجی کی دعا قبول ہوتی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب حاجی سے ملاقات کرو تو سلام و مصافحہ کرو اور اس کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اپنے لیے دعا کی درخواست کرو؛ اس لیے کہ اس کے گناہ بخش دیے گئے ہیں۔ (۱)

حج مقبول اور مردود کی نشانی :

حج مقبول کی نشانیاں تین ہیں: حج کے بعد ہمیشہ کے لیے نرم دل ہو جانا۔ گناہوں سے نفرت ہو جانا۔ نیک اعمال کی طرف رغبت ہو جانا۔

اور حج مردود کی نشانیاں بھی تین ہیں: سخت دل ہو جانا۔ گناہوں کی طرف مائل ہونا۔ نیکیوں سے نفرت ہونا۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: بزرگوں نے فرمایا ہے کہ حج مقبول کی نشانی یہ ہے کہ حاجی پہلے سے اچھا ہو کر واپس ہو، اور آخرت کی طرف رغبت

---

(۱) مشکاۃ المصابیح، کتاب المناسک، الفصل الثالث، ص: ۲۲۳، مجلس برکات، جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ۔

رکھے، اور دنیا سے بے رغبت ہو جائے، اور گناہوں میں دوبارہ ملوث نہ ہو۔[۱]

لہذا ہر حاجی کو اپنے بارے میں غور کرنا چاہیے اور ہمیشہ نیک اعمال کی کوشش کرنی چاہیے۔ خدائے وحدہٗ لاشریک کی بارگاہ بے نیاز میں دعا ہے کہ اپنے حبیب علیہ الصلاۃ والتسلیم کے طفیل تمام مسلمانوں کے حج وزیارت کو قبول فرمائے اور خانۂ کعبہ وگنبد خضرا کے دیدار سے بار بار مشرف فرمائے۔ آمین بجاہ حبیبه سيد المرسلين صلوات الله تعالىٰ وسلامه عليه وعلى آله و أصحابه أجمعين.

جاں فدائے تو یا رسولَ اللہ

از بلبلِ شیراز حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

جان فدائے تو یا رسولَ اللہ
دل گدائے تو یا رسولَ اللہ

اَرحم الراحمیں نہ بخشاید
بے رضائے تو یا رسولَ اللہ

کاش ہر موئے مَن زباں بودے
در ثنائے تو یا رسولَ اللہ

گر بیابم بجائے سرمہ کشم
خاک پائے تو یا رسولَ اللہ

سر نہاد ست بر درت سعدیؔ
بے نوائے تو یا رسولَ اللہ

(۱) اشعۃ اللمعات، جلد دوم، کتاب المناسک، الفصل الاول، ص: ۱۴۰، کارخانہ محمدی، ممبئی، ۱۲۷۷ھ۔

زادِ سفر برائے حج و زیارت (دو نفر کے لیے)

احرام کا کپڑا (مرد کے لیے)	۲/سیٹ
سلے ہوئے کپڑے (مرد کے لیے)	۵/سیٹ
لنگی، سلی ہوئی	۲/عدد
رنگین لنگی بغیر سلی (عرفات میں	۱/عدد
غسل کے لیے)	------
بیلٹ جیب والا (احرام کے وقت	۱/عدد
باندھنے کے لیے)	------
سلیپر چپل (مرد کے لیے)	۳/جوڑی
نئے کپڑے (عورت کے لیے)	۶/سیٹ
اسکارف یا فُل سائز کاٹن کا دوپٹہ	۲/عدد
(عورت کے احرام کے لیے)	------
سلیپر چپل (عورت کے لیے)	۳/جوڑی
کپڑا دھونے والا صابن	۶/عدد
نہانے والا صابن	۳/عدد
شیمپو	حسب ضرورت
سرف (واشنگ پاؤڈر)	۱/کلو
تیل (سر میں لگانے والا)	ایک شیشی
کنگھی، کنگھا (مرد و عورت کے لیے)	۱/۱/عدد
آئینہ (شیشہ)	۱/عدد
ناخن تراش (نیل کٹر)	۱/عدد
چھوٹی قینچی	۱/عدد
تولیہ/رومال	۱/عدد

کالا چشمہ، دھوپ والا	۱/عدد
(مقامات مقدسہ کی زیارت میں	-----
آنکھ کی حفاظت کے لیے)	-----
سیفٹی ریزر	۱/عدد
بلیڈ (پتی)	۱۰/عدد
منجن	۱/عدد
برش/مسواک	۱/۱/عدد
(دونوں کے لیے)	-----
موبائل فون، مرد کے لیے	۱/عدد
موبائل فون، عورت کے لیے	۱/عدد
موبائل چارجر	۱/عدد
پلاسٹک کی رسی	۳۰/میٹر
پلاسٹیک کا لوٹا	۱/عدد
چادر/پلاسٹیک (عرفات	۱/عدد
و مزدلفہ میں بچھانے کے لیے)	-----
دستی پنکھا	۲/عدد
تھالی (آٹا گوندھنے اور روٹی	۱/عدد
بیلنے کے لیے)	-----
بیلن	۱/عدد
گلاس	۳/عدد
چاے چھنی	۱/عدد
دسترخوان	۱/عدد

نمکین	ضرورت بھر	چھیلنی	۱رعدد
بسکٹ	ضرورت بھر	چاقو	۱رعدد
توس/کھاری	ضرورت بھر	توا	۱رعدد
چٹنی	ضرورت بھر	چاول	۸رکلو
بھناچنا	۱رکلو	دال	۳رکلو
ریفائن تیل	۱رکلو	آٹا	۷رکلو
رائی کاتیل	۳رکلو	نمک	۱رکلو
گھی	ضرورت بھر	آلو	۵رکلو
کوکردولیٹروالا	۱رعدد	پیاز	۵رکلو
پتیلی	۱رعدد	مرچا	آدھاکلو
چھوٹابھگونا	۱رعدد	اَدرک	۱رپاو
چھوٹاچمچہ	۲رعدد	چینی	۳رکلو
کرچھل	۱رعدد	چائے پتی	آدھاکلو
پلیٹ	۳رعدد	پساہوامسالہ	ضرورت بھر
کٹورا	۳رعدد	کھڑامسالہ	ضرورت بھر

نوٹ: ہرحاجی اپنے ساتھ تین سامان لے جاسکتاہے،اس کے سائزاوروزن کی تفصیل یہ ہے:

سوٹ کیس دوعدد: (برائے لگیج) ہرایک کی لمبائی+چوڑائی+اونچائی ۱۵۸رسینٹی میٹر۔
ان میں سے ہرایک کاوزن زیادہ سے زیادہ:۲۲رکلوگرام۔

ایک ہینڈبیگ: (۵۵رسینٹی میٹرلمبائی + ۴۰رسینٹی میٹرچوڑائی + ۲۳رسینٹی میٹراونچائی)۔
وزن زیادہ سے زیادہ:۱۰رکلوگرام۔

اس سے سائزبڑاہونے یاوزن زیادہ ہونے پردقت پیش آسکتی ہے۔کوشش کریں کہ اچھی کمپنی کاسوٹ کیس لیں،کیوں کہ ایئرپورٹ کاعملہ ایسی بے احتیاطی سے نقل وحمل کاکام انجام دیتاہے کہ کمزورسوٹ کیس ٹوٹ جاتاہے اورحاجی دشواری میں پڑجاتاہے؛اس لیے اچھی کمپنی کا

سوٹ کیس خریدیں اور چاروں طرف رسی سے باندھ بھی دیں۔
ان سامانوں پر جلی حروف میں اپنا نام، پتا(وَطن کا)، موبائل نمبر، کَور نمبر ضرور لکھ لیں،
تاکہ سامان غائب نہ ہو اور اپنا لگیج یا ہینڈ بیگ پہچاننے میں کوئی دقت بھی نہ ہو۔ مثلاً اس طرح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مضامین کی ایک جھلک

صفحہ نمبر

- تفصیلات ---------- ۰۲
- اشاعت کا پس منظر ---------- ۰۳
- کلماتِ خیر ---------- ۰۶
- زائر مدینہ کی روانگی ---------- ۰۸
- زیارت ہونے والی ہے ---------- ۱۰
- **حج وعمرہ کی فضیلت ---------- ۱۳**
- حج کی فرضیت اور اس کی قسمیں ---------- ۱۵
- حج تین طرح کا ہوتا ہے ---------- ۱۵
- **حج وعمرہ سے متعلق چند اصطلاحات ---------- ۱۵**
- حج ، عمرہ، اشہر حج ، میقات ---------- ۱۶
- ذوالحلیفہ ، ذات عرق ، جحفہ، قرن المنازل ---------- ۱۶
- یلملم، احرام، تلبیہ، حرم، اہل حرم، حل ---------- ۱۷
- اہل حل، آفاقی، میقاتی ---------- ۱۸
- تنعیم/مسجد عائشہ، جعرانہ، مسجد حرام، باب السلام ---------- ۱۸
- خانۂ کعبہ، مطاف، طواف، اضطباع، استلام، رمل ---------- ۱۹
- طواف قدوم، طواف زیارت ---------- ۱۹
- طواف وداع، طواف عمرہ ---------- ۲۰
- خانۂ کعبہ، رکن، رکن اسود، حجر اسود، رکن عراقی ---------- ۲۰
- ملتزم، رکن شامی، میزاب رحمت، حطیم ---------- ۲۱

- رکن یمانی، مستجار، مستجاب، مقام ابراہیم، بیر زم زم ---- ۲۱
- باب الصفا، کوہ صفا، کوہ مروہ، میلین اخضرین ---- ۲۲
- مسعیٰ، سعی، حلق، تقصیر، یوم الترویہ، یوم عرفہ ---- ۲۲
- یوم نحر، ایام تشریق، منیٰ، رمی، جمرات، مسجد خیف، عرفات ---- ۲۳
- وقوف عرفہ، بطن عرنہ، مسجد نمرہ، جبل رحمت ---- ۲۴
- مزدلفہ، وقوف مزدلفہ، مشعر حرام، وادی محسر ---- ۲۴
- **سفر حج وزیارت کے آداب ---- ۲۵**
- قبول حج کی تین شرطیں ---- ۲۸
- وطن سے روانگی، تنبیہ، سفر کی نماز ---- ۲۹
- عمرہ کا احرام ---- ۳۰
- احرام باندھنے کا طریقہ ---- ۳۱
- عمرہ کی نیت ---- ۳۲
- **حرم مکہ میں حاضری کے آداب ---- ۳۳**
- طواف کا طریقہ، طواف کی نیت ---- ۳۵
- استلام اور اس کی دعا ---- ۳۵
- ضروری نصیحت ---- ۳۷
- نماز واجب الطواف ---- ۳۸
- زم زم کی حاضری ---- ۳۸
- زم زم پینے کے وقت کی دعا ---- ۳۹
- صفا و مروہ کی سعی ---- ۳۹
- سعی کی نیت ---- ۴۰
- ایک ضروری نصیحت ---- ۴۱
- سر مونڈانا یا بال کٹوانا ---- ۴۱

- ایام اقامت میں کیا کریں ---------- ۴۲
- طواف وسعی کے مسائل میں مرد وعورت کے درمیان فرق ---------- ۴۳
- حج کا پہلا دن (۸/ ذی الحجہ) منیٰ کی طرف روانگی ---------- ۴۳
- حج کی نیت ---------- ۴۴
- حج کا دوسرا دن (۹/ ذی الحجہ) عرفات کی طرف روانگی ---------- ۴۵
- عرفات میں ظہر وعصر کی نماز ---------- ۴۶
- عرفہ کا وقوف ---------- ۴۷
- مزدلفہ کی روانگی اور مغرب وعشا کی نماز ---------- ۴۸
- حج کا تیسرا دن (۱۰/ ذی الحجہ) مزدلفہ کا وقوف ---------- ۴۸
- منیٰ کی روانگی اور وہاں کے باقی افعال ---------- ۴۹
- جمرۃ العقبہ کی رمی ---------- ۴۹
- رمی کے مسائل ---------- ۵۰
- حج کی قربانی ---------- ۵۱
- سر مونڈانا یا بال کٹوانا ---------- ۵۱
- طواف فرض/طواف زیارت ---------- ۵۲
- حج کا چوتھا دن (۱۱/ ذی الحجہ) رمی جمرات ---------- ۵۳
- حج کا پانچواں دن (۱۲/ ذی الحجہ) رمی جمرات ---------- ۵۴
- حج کے بعد عمرہ کرنا ---------- ۵۵
- طواف رخصت/طواف وَداع ---------- ۵۵
- حج تمتع میں کیے جانے والے اعمال ایک نظر میں ---------- ۵۶
- حج کا پہلا دن ---------- ۵۶
- حج کا دوسرا دن، حج کا تیسرا دن، حج کا چوتھا دن ---------- ۵۷
- حج کا پانچواں دن ---------- ۵۸

- **حج وعمرہ سے متعلق بعض احکام ومسائل ---------- ۵۸**
- احرام کی حالت میں یہ کام حرام ہیں ---------- ۵۸
- تنبیہ، احرام کی حالت میں یہ باتیں مکروہ ہیں ---------- ۵۹
- احرام کی حالت میں یہ باتیں جائز ہیں ---------- ۶۰
- طواف میں یہ باتیں حرام ہیں ---------- ۶۰
- طواف میں یہ باتیں مکروہ ہیں ---------- ۶۰
- یہ باتیں طواف وسعی دونوں میں مباح ہیں ---------- ۶۱
- سعی میں یہ باتیں مکروہ ہیں ---------- ۶۱
- **جرم اور ان کے کفارے کا بیان ---------- ۶۱**
- خوش بو اور تیل لگانا ---------- ۶۲
- سلے کپڑے پہننا ---------- ۶۳
- بال دور کرنا ---------- ۶۴
- ناخن کترنا ---------- ۶۵
- بوس وکنار وغیرہ ، جماع ---------- ۶۶
- طواف میں غلطی ---------- ۶۶
- سعی میں غلطی ---------- ۶۷
- وقوف عرفہ میں غلطی ---------- ۶۷
- وقوف مزدلفہ میں غلطی ---------- ۶۸
- رمی میں غلطی ---------- ۶۸
- قربانی اور حلق میں غلطی ---------- ۶۸
- حرم کے پیڑ وغیرہ کاٹنا ---------- ۶۹
- جوں مارنا ---------- ۶۹
- بغیر احرام میقات سے گزرنا ---------- ۷۰

- حج وعمرہ سے متعلق بعض دعائیں ---------- ۷۰
- مکہ مکرمہ میں مقاماتِ مقدسہ کی زیارت ---------- ۸۱
- مدینہ منورہ کا سفر اور اس کی اہمیت ---------- ۸۳
- مدینہ منورہ میں رہائش ---------- ۸۵
- بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں حاضری اور اس کے آداب ---------- ۸۶
- مسجد نبوی کے فضائل ---------- ۸۹
- مدینہ منورہ میں مقاماتِ مقدسہ کی زیارت ---------- ۹۰
- جنۃ البقیع کی زیارت ---------- ۹۰
- قباشریف کی زیارت ---------- ۹۱
- شہدائے احد کی زیارت ---------- ۹۱
- کوہِ اُحد، میدان بدر، مدینہ طیبہ کے کنوئیں، جنت کی کیاری ---------- ۹۲
- مسجد نبوی کے مقدس ستون ---------- ۹۳
- اصحاب صفہ کا چبوترہ ---------- ۹۳
- مساجد خمسہ، مسجد غمامہ، مسجد اجابہ، مسجد قبلتین ---------- ۹۳
- مدینہ منورہ سے واپسی ---------- ۹۴
- حاجیوں کا استقبال ---------- ۹۵
- حج مقبول اور حج مردود کی نشانی ---------- ۹۵
- جاں فدائے تو یارسول اللہ ---------- ۹۶
- زادِ سفر برائے حج وزیارت (دو نفر کے لیے) ---------- ۹۷
- مضامین کی ایک جھلک ---------- ۱۰۰